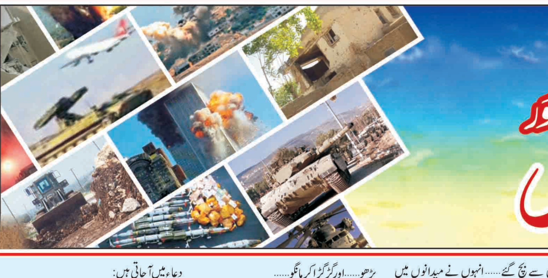

ہفت روزہ القلم پشاور
537
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

۱۵تا۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۵تا۳۱ مارچ ۲۰۱۶ء

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

مُخلص، میٹھے

اللہ تعالیٰ نے ''مجاہدین'' کو بڑی قیمتی اور اونچی دعاء سکھلا دی ہے......

ایسی دعاء جو غموں کے پہاڑ مٹا دیتی ہے......ایسی دعاء جو ڈوبتے دل کو شیر بنا دیتی ہے......ایسی دعاء جو لرزتے قدموں کو جما دیتی ہے......ایسی دعاء جو وساوس کے سیلاب کو اڑا دیتی ہے......ایسی دعاء جو سخت شیطانی حملے کے وقت ایمان کو بچا لیتی ہے......سورہ آل عمران، چوتھا پارہ کھولیں...... دیکھیں دعاء مسکرا رہی ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

دل بیچ کے آؤ

جہاد فی سبیل اللہ پر وہ آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے...... دین کی یہ بلند ترین چوٹی اللہ تعالیٰ کے ''یاروں'' کے لئے خاص ہے......اور یار وہ ہوتا ہے جو جان سے پہلے دل دیتا ہے......

ہم نے اُن کے سامنے اول تو خنجر رکھ دیا
پھر کلیجہ رکھ دیا، دِل رکھ دیا، سر رکھ دیا

جن کو اپنی عقل پر ناز ہو......اور دل ان کے مردہ ہوں، وہ جہاد پر نہیں آتے......جن کو بس اپنے ''بچاؤ'' کی فکر ہو......وہ جہاد پر نہیں آتے......اس عظیم اور مبارک راستے پر صرف اللہ والے آتے ہیں، دل والے آتے ہیں......

آنا ہے جو بزم جاناں میں
پندار خودی کو توڑ کے آ
اے ہوش و خرد کے دیوانے
یاں ہوش و خرد کا کام نہیں

حضرات انبیاء علیہم السلام...... جہاد میں شریک ہوئے، قید ہوئے، زخمی ہوئے...... ہاں دنیا میں اللہ تعالیٰ کے یاروں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے......حضرات صدیقین، اولیاء جہاد میں شہید ہوئے، قید ہوئے، معذور ہوئے......آسان زندگی تو ہر کوئی جی لیتا ہے......بےکار اور بے مقصد......سستی نعمتیں تو ہر کوئی پا لیتا ہے......مگر جہاد تو اونچی چوٹی ہے......موت اور کفر کو شکست دینے والی چوٹی...... جہاد تو بڑی مہنگی نعمت ہے...... کیونکہ یہ...... اللہ تعالیٰ کے قرب کا خاص مقام ہے...... اس لئے اس میں ہمت والے ہی اترتے ہیں...... اور پھر ہمت والوں میں بھی عزم والے اس میں کامیاب ہوتے ہیں...... وہ جو ہر مشکل پر مسکراتے ہیں......اور ہر تکلیف کو چومتے ہیں......

تو خوش ہے کہ تجھ کو حاصل ہیں
میں خوش کہ مرے حصے میں نہیں
وہ کام جو آساں ہوتے ہیں
وہ جلوے جو ارزاں ہوتے ہیں

قرآن پاک جہاد کی طرف بلا رہا ہے......حضرت آقا مدنی ﷺ جہاد کے لئے پکار رہے ہیں......مگر ساتھ یہ بھی سمجھایا جا رہا ہے کہ جہاد میں ''جہد'' ہوگا......تکلیف، محنت اور مشقت

جہاد میں قیمتی نعمتیں ہوں گی...... شہادت، قید اور زخم......اور جہاد کا انعام بہت اونچا ہوگا......محبت، زندگی، حساب سے خلاصی......اور فردوس اعلیٰ...... جس کو آنا ہو آ جائے......مگر جو آئے وہ اپنا دل اللہ تعالیٰ کو بیچ کر آئے...... اب اپنی کوئی خواہش نہیں......بس محبوب جو چاہے اسی میں دل خوش، اسی میں دل راضی...... ہاں! جہاد میں انسان کی ذاتی زندگی کی ''بربادی'' ہے...... ویرانی ہے......مگر اسی بربادی اور ویرانی کے اندر تعمیر ہی تعمیر ہے......آبادی ہی آبادی ہے......اور کامیابی ہی کامیابی ہے......

یہ صحن و روش، لالہ و گل
ہونے دو جو ویراں ہوتے ہیں
تخریب جنوں کے پردے میں
تعمیر کے ساماں ہوتے ہیں

سبحان اللہ! اربوں انسان قبروں میں پڑے ہزاروں سال سے ''حشر'' کا انتظار کر رہے ہیں...... جبکہ جہاد کے شہداء......اللہ تعالیٰ کا رزق کھا رہے ہیں، جام بھر بھر کے پی رہے ہیں......اونچی اڑانوں میں اُڑ رہے ہیں......کائنات اور آسمانوں کی سیریں کر رہے ہیں......یعنی وہ جو جان بچا بچا کر جیتے رہے وہ مر گئے، مٹ گئے اور جو جان دینے کو دوڑے...... ان کی جان کو ہمیشہ کی زندگی مل گئی......

> سبحان اللہ! اربوں انسان قبروں میں پڑے ہزاروں سال سے ''حشر'' کا انتظار کر رہے ہیں...... جبکہ جہاد کے شہداء...... اللہ تعالیٰ کا رزق کھا رہے ہیں، جام بھر بھر کے پی رہے ہیں...... اونچی اڑانوں میں اُڑ رہے ہیں...... کائنات اور آسمانوں کی سیریں کر رہے ہیں......

عشق کی بربادیوں کو رائیگاں سمجھا تھا میں
بستیاں نکلیں، جنہیں ویرانیاں سمجھا تھا میں
شاد باش و زندہ باش اے عشق خوش سودائے من
تجھ سے پہلے اپنی عظمت بھی کہاں سمجھا تھا میں

نہ چال بدلی نہ کھال

جہاد فی سبیل اللہ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ''یاری'' کا نام ہے......اور یہ دوستی اور یاری ان کی قبول ہوتی ہے جو جہاد کی مشکلات میں پڑھتے ہیں......

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِين

سمجھا دیا گیا کہ...... جہاد میں روٹی والے جعلی مجنوں نہیں ٹھہر سکتے...... نیپال میں ایک معمولی سی پہاڑی چوٹی ہے......اس کا نام ''ایورسٹ'' ہے...... معمولی اس لئے کہا کہ جہاد والی چوٹی بہت اونچی ہے......دنیا کے سارے پہاڑ اٹھا کر ایک دوسرے کے اوپر رکھ دو......پھر ان پر چاند رکھ دو، سورج رکھ دو......پھر ان پر مریخ رکھ دو، مشتری رکھ دو......تب بھی یہ سب مل کر جہاد کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے......یقین نہ آئے تو شہداءِ اُحد کے حالات پڑھ لو......اللہ تعالیٰ نے ان سے کس طرح خود باتیں فرمائیں...... اور کس طرح ان کا پیغام ساری دنیا کو سنایا......ایورسٹ کی معمولی سی بلندی پر چڑھنے کے لئے ''کوہ پیما'' ایسی خوفناک تکلیفیں اٹھاتے ہیں کہ جن کا...... عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا...... کتنے کوہ پیما، راستے میں گر مرے......اور کتنے زخمی اور معذور ہو آئے...... جہاد ''ایورسٹ'' سے زیادہ بلند ہے......اس لئے اس میں زیادہ تکلیفیں آتی ہیں......اور بار بار آتی ہیں......اب جو ان آزمائشوں کے دوران نہ چال بدلتے ہیں نہ کھال...... نہ تلوار چھوڑتے ہیں نہ ڈھال...... بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں......اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں ان حالات میں جہاد سے محروم نہ فرما......بس یہی وہ لوگ ہیں جن کی یاری اور دوستی مقبول ہے......اور ان کا جہاد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے......فرمایا:

وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ

شیطان کے حملے

یہودیوں نے جنگ کا ایک بزدلانہ طریقہ نکالا...... دیواروں کے پیچھے سے لڑنا......اب دنیا کے کئی ممالک نے یہ طریقہ اپنا لیا ہے......آگے ٹینک اور بکتر پیچھے اس کی اوٹ میں فوجی...... جہاد کے دوران مجاہدین پر جو آزمائشیں اور مصیبتیں آتی ہیں......وہ خوفناک ٹینکوں کی طرح ہوتی ہیں......اور ان ٹینکوں کے پیچھے شیطان چھپا ہوتا ہے...... بس جیسے ہی مجاہد پر کوئی آزمائش آئی......مثلاً وہ زخمی ہوا، معذور ہوا، گرفتار ہوا یا پسپا ہوا......شیطان نے فوراً اس پر تین قاتل تیر پھینک دیئے......

(۱) ''وھن'' کا تیر
(۲) ''ضعف'' کا تیر
(۳) ''اِستکانت'' کا تیر

آپ میں سے کئی افراد کو تجربہ ہوا ہوگا......

آزمائش کے وقت ''وھن'' کا حملہ ہوتا ہے...... بزدلی، کم ہمتی، بے دلی......بس یار بھاگ جاؤ، جان بچاؤ، گھر بناؤ، بچے سنبھالو......دوسرا حملہ ''ضعف'' کا......یعنی کمزوری......کہ اب ہم نہیں لڑ سکتے......اب ہمیں نہیں لڑنا چاہیے......اور تیسرا حملہ ''استکانت'' کا...... یار بہت تکلیف دیکھ لی اب اپنے نظریہ میں لچک دکھاؤ......دشمنوں سے ہاتھ ملاؤ...... کافروں اور منافقوں سے اَمن کی اور صلح کی بھیک مانگو...... جو شیطان کے ان تیروں میں سے کسی تیر کا شکار ہوگیا......وہ مارا گیا......وہ عشق میں ناکام ہوگیا......اس کی یاری جھوٹی نکلی......اس کا جہاد کھوٹا نکلا......مگر سوال یہ ہے کہ ان تیروں سے بچیں کیسے؟......فرمایا وہ جو ہمارے تھے وہ ان تیروں سے بچ گئے......انہوں نے میدانوں میں اپنے انبیاء علیہم السلام کے شہید ہونے کی خبر سنی...... اللہ، اللہ اس سے بڑا غم اور صدمہ اور کیا ہو سکتا ہے؟......اس سے زیادہ بے ہمت اور بے حوصلہ کرنے والی اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟......مگر وہ ڈٹے رہے......کیوں؟...... اس لئے کہ انہوں نے شیطانی تیروں کا فوری دفاع اور علاج کر لیا......وہ علاج ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

انہوں نے اپنے محبوب رب سے مغفرت مانگ لی ''رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا''......مغفرت علاج ہے ''وھن'' کا......کیونکہ بزدلی اور کم ہمتی گناہوں کی وجہ سے آتی ہے......گناہ مٹے تو بزدلی بھی بھاگ گئی......اور انہوں نے اپنے محبوب رب سے ثابت قدمی مانگ لی......وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا......ثابت قدمی ''علاج'' ہے ''ضعف'' کا......جب اللہ تعالیٰ پاؤں جما دے تو پھر کیسی کمزوری اور کونسی کمزوری؟......

اور انہوں نے اپنے محبوب رب سے ''نصرت'' مانگ لی......وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ......

اور نصرت الٰہی ''علاج'' ہے...... استکانت کا......اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آجائے تو پھر کون جھکے؟ کون دبے؟ اور کیوں دبے؟......

بھائیو! دل سے پڑھو، سمجھ کر پڑھو، کثرت سے پڑھو......اور گڑگڑا کر مانگو

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اس مبارک دعا کا مکمل مفہوم، معنیٰ اور پس منظر سمجھنے کے لئے سورہ آل عمران کی آیات ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸ کا......فتح الجواد میں مطالعہ فرما لیں......

فرق واضح ہے

آپ نے ''تربوز'' دیکھا ہوگا......اسے متیرہ اور ہندوانہ بھی کہتے ہیں......اوپر سے سارے تربوز ایک جیسے لگتے ہیں......مگر جب کاٹیں تو کوئی سرخ میٹھا نکلتا ہے......اور کوئی سفید پھیکا......جو سرخ اور میٹھا ہو اسے قبول کر لیا جاتا ہے......اور جو سفید پھیکا ہو وہ پھینک دیا جاتا ہے یا جانوروں کو ڈال دیا جاتا ہے......اسی طرح دیکھنے میں سب ''مجاہد'' ایک جیسے لگتے ہیں......لیکن جب آزمائش کی ''چھری'' چلتی ہے تو اصل رنگ ظاہر ہو جاتا ہے...... میٹھے مخلص قبول کر لئے جاتے ہیں......اور پھیکے کچے پھینک دیئے جاتے ہیں......میٹھے مخلص وہ ہوتے ہیں جو آزمائشوں کے وقت ڈٹے رہتے ہیں......آپ اندازہ لگائیں کتنا بڑا فرق ہے......ایک شخص پر آزمائش آئی تو وہ جہاد سے بھاگنے کی تدبیریں کر رہا ہے......یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے کو چھوڑ رہا ہے......اور دوسرا وہ کہ جس پر آزمائش آئی تو اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگ مانگ کر منت کر رہا ہے کہ......یا اللہ! مجھے ثابت قدم رکھ اور مجھے اپنے راستے سے محروم نہ فرما......

اب سوال یہ ہے کہ ہم بہت کمزور ہیں......جبکہ آزمائشیں بہت سخت ہیں تو پھر......ایسے سخت حالات میں کس طرح سے میٹھے اور مخلص رہیں؟......جواب آیا کہ اخلاص و یقین کے ساتھ یہ پڑھنے میں لگ جاؤ:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِين

یعنی سچا استغفار کرو......اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی مانگو...... اور اللہ تعالیٰ کی نصرت مانگو......بھاگنے، کچا ہونے، پھیکا پڑنے اور جھکنے یا دبنے کا خیال دل سے نکال دو......اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور ڈٹے رہنے کا عزم باندھو......یہ تمام باتیں اسی دعاء میں آجاتی ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِين

حکمرانوں کے لئے جگر کا ایک شعر

قرآن مجید میں سمجھایا گیا کہ...... ماضی کی امتوں میں ایسے اللہ والے مجاہد موجود تھے......جو جہاد کی آزمائشوں سے نہ کم ہمت ہوئے، نہ کمزور پڑے، نہ جھکے......بلکہ انہوں نے کہا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِين

> قرآن مجید میں سمجھایا گیا کہ...... ماضی کی امتوں میں ایسے اللہ والے مجاہد موجود تھے...... جو جہاد کی آزمائشوں سے نہ کم ہمت ہوئے، نہ کمزور پڑے، نہ جھکے...... بلکہ انہوں نے کہا: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِين

ایسے مجاہدین کا بدلہ یہ ہے کہ......دنیا میں ان کو اعلیٰ درجے کی عزت اور آخرت میں دوسروں سے اونچا مقام ملا......اس میں ایک تو سبق ہے کہ......امت محمد ﷺ سب سے افضل امت ہے......اس کے مجاہدین کو بھی یہی طرز اپنانی چاہیے......اور دوسرا اس میں یہ پیغام ہے کہ......جب سابقہ امتوں میں ایسے مجاہدین موجود تھے تو اس امت میں ان سے بھی بڑھ کر موجود رہیں گے......کیونکہ یہ ''خیر اُمت'' ہے......اس لئے حکمرانوں کے لئے بڑی بُری خبر ہے کہ......جہاد کے خلاف ان کے تمام اقدامات ناکام رہیں گے......اور ان شاء اللہ جہاد بھی موجود رہے گا اور مخلص مجاہدین بھی......اس موقع پر پاکستان کے ہندو پرست حکمران ٹولے کے لئے......جگر کا ایک شعر پیش ہے:

آسودہ ساحل تو ہے مگر
شاید یہ تجھے معلوم نہیں
ساحل سے بھی موجیں اٹھتی ہیں
خاموش بھی طوفاں ہوتے ہیں

اسی کا وقت ہے

جماعت پر اس وقت جہاد کے راستے کی آزمائشوں کا زور ہے...... پابندیاں، گرفتاریاں، چھاپے اور سازشیں......بعض گرفتاریاں تو ہمارے لئے اپنی گرفتاری سے بھی زیادہ اذیت ناک ہیں......مگر یہ جہاد ہے...... یاروں والا فریضہ......عشق والا عمل......اس لئے ضروری ہے کہ......ہم ثابت قدم رہیں......اور یہی وہ وقت ہے، ہم دل کی توجہ اور کثرت سے پڑھیں......

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد
i.maqsood313@yahoo.com

ایک داستانِ عبرت

تاریخ کا ایک دور مکمل ہوگیا......

دنیا نے عجیب منظر دیکھا۔ رات کا آخری پہر......اسلام آباد کا ایئر پورٹ...... پاکستان کا ایک غاصب اور آمر...... چوہوں کی طرح...... بھاگ رہا ہے......اپنی قوم کو مکے دکھانے والے کی اوقات بس یہی کچھ تھی......مقامی عدالتوں نے ناقابل ضمانت وارنٹ کیا جاری کیے......دنیا بھر کا بزدل ترین کمانڈو......اس مزاحیہ شعر کا مصداق بن گیا:

''گوڈے'' میرے میں درد جگر ہوگیا
''گوڈا'' میرا ادھر سے اُدھر ہوگیا

کیا عبرت کا منظر ہے......جو شخص قوم کو مکے دکھاتا تھا...... جو اکثر اقتدار کے نشے میں مست ہو کر کہا کرتا تھا ''میں ڈرتا ورتا کسی سے نہیں'' جس نے بلوچستان والوں کو کہا تھا ''میں تمہیں وہاں سے ہٹ کروں گا، جہاں سے تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا''...... جس نے کلمہ طیبہ کی بنیاد پر حاصل کیے گئے اس ملک میں...... اسلام دشمنی کو اپنی تمام پالیسیوں کا محور بنائے رکھا......جس کی بے تدبیری نے پاکستان سے اُس کے مخلص ترین دوست ''افغان طالبان'' چھین لیے......جس کی مدہوشی نے اُسے جہادِ کشمیر ختم کرنے پر آمادہ کیا......اور جس کی کم عقلی کی وجہ سے آدھے سے زیادہ وطن عزیز میدان جنگ میں تبدیل ہوگیا۔

جی ہاں! یہ تاریخی حقیقت ہے کہ پرویزی دور سے پہلے پاکستان میں خودکش حملہ کا نام بھی کسی نے نہیں سنا تھا، ہے کوئی جو عبرت حاصل کرے...... پاکستان کے بے لگام صدر سکندر مرزا نے کہا تھا......ملک کا سارا فساد مولویوں کی وجہ سے ہے...... میرا جی چاہتا ہے کہ میں ایک بڑی کشتی بنواؤں......سارے مولویوں کو اس پر سوار کروں اور کراچی کے سمندر میں غرق کر دوں...... اُس وقت، درویش خدامست حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے جواب دیا تھا......سکندر مرزا؟ تیرا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا اور تجھے تو اس وطن کی مٹی بھی نصیب نہیں ہوگی...... اُس وقت ہر طرف سکندر مرزا کا طوطی بولتا تھا......

پھر وقت بدلا......صدر ایوب نے سکندر مرزا کو اقتدار کے ایوانوں سے بے دخل کر دیا...... یہ بھاگ کر ایران چلا گیا...... اُس وقت ایران میں رضا شاہ پہلوی کی حکومت تھی...... جب انتقال ہوا تو ایران میں ہی تدفین ہوئی...... ایرانی انقلاب آیا تو انقلابیوں نے قبر کھود کر ہڈیاں باہر نکال پھینکیں......بیوی اور بچے کسی طرح جان بچا کر یورپ پہنچے اور پاکستان کی خاتون اول...... ایک عرصے تک ایک معمولی ہوٹل میں خادمہ کے طور پر کام کرتی رہی......کون کہتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو نہیں دُہراتی......

پرویز مشرف کے پاکستان سے فرار نے ایک بات تو واضح کر دی کہ یہاں کی عدالت ہو یا حکومت...... بیرونی آقاؤں کے دباؤ کے سامنے ایک منٹ بھی یہ لوگ نہیں ٹھہر سکتے...... ورنہ یہی موجودہ وزیر اعظم صاحب تھے......جنہیں اس شخص نے وزیر سے اسیر بنا دیا تھا اور پھر یہ کراچی کی جیل میں......بچوں کی طرح روتے تھے...... یہی نون لیگ تھی، جس کی بنیادوں پر ق لیگ کی عمارت کھڑی کی گئی تھی...... عدالت عظمیٰ کے صدر نشین کے ساتھ جو برا سلوک کیا گیا اور پھر برسرِ عام لاٹھیاں برسائی گئیں......کیا وہ سب کچھ بھلا دیا گیا ہے......وہ بارہ مئی کو کراچی میں تڑپتی لاشیں......جن پر کھڑے ہو کر اپنی طاقت کا اعلان کر کے مکے لہرائے جا رہے تھے......یہ سب کیا ماضی کی من گھڑت داستانیں تھیں......

پھر اُن کا المیہ کون لکھے گا......جنہیں ڈالروں کے عوض کفار کے ہاتھوں بیچا گیا اور اس بات کو فخریہ پیشکش کے طور پر اپنی کتاب میں بھی لکھا گیا......سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بلند کرنے والے منافقین نے پاکستان کی ہی عفت مآب بیٹی محترمہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو کیسے فروخت کیا......شکر ہے یہ ساری کالک اور یہ ساری رسوائیاں کسی مدرسے کے مولوی کے حصے میں نہیں آئیں ورنہ یار لوگوں نے کیا اودھم مچانا تھا......اس کا اندازہ تو آپ کو ہوگا......

سانحہ لال مسجد میں تو یہ شخص...... پاکستان کی عدالتوں میں مطلوب تھا...... اسلام آباد کے قلب میں جس طرح یلغار کر کے فاسفورس بم تک استعمال کیے گئے......وہ دل اور روح کو زخمی کر دینے والی ایک تکلیف دہ کہانی ہے......جسے آج مکمل طور پر بیان کرنا بھی شاید کسی کیلئے ممکن نہ ہو......لیکن مؤرخ کا قلم تو ایک دن لکھے گا......وہ پورا سچ لکھے گا کیونکہ اُسے کوئی خوف ہوگا نہ کوئی لالچ......

غازی ممتاز حسین قادری شہیدؒ کو حیرت انگیز، غیر معمولی تیزی کے ساتھ تختۂ دار پر پہنچانے سے پاکستانی عدالت اور حکومت کی اسلام سے ''محبت'' ظاہر ہوگئی تھی اور صدر پرویز کو فرار کروانے سے ان کی ''وطن دوستی'' آشکارا ہوگئی ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ ایسے کالے کرتوتوں کے بعد یہ لوگ کس منہ سے اسلام اور پاکستان کی بات کرتے ہیں اور کتنی ڈھٹائی سے اپنی جماعت کو ''مسلم لیگ'' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے اور اُس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ حکومت پورے ملک میں سیمنٹ اور پتھر کی نہیں، سونے اور چاندی کی سڑکیں بھی تعمیر کر دے، تب بھی اسلام اور پاکستان سے بے وفائی پر مبنی اس کے یہ کارنامے، خود اس کیلئے تباہی کا پیغام ثابت ہوں گے۔

آج تو علی الاعلان ہمارے مقتدر طبقات اُن بنیادوں پر ہی کلہاڑی چلا رہے ہیں، جن پر وطنِ عزیز کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ اب تو سول سوسائٹی کے نام پر ملحدین اور بے دینوں کا ایک ایسا مادر پدر آزاد گروہ بھی وجود میں آچکا ہے، جس کی عددی حیثیت کچھ بھی نہیں لیکن میڈیا کے کیمروں نے انہیں قوم کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔ یہ لوگ تاریخ کو پھر سے لکھنا چاہتے ہیں تاکہ پاکستان کو ایک لبرل اور سیکولر ریاست ثابت کر سکیں۔ ان کے نزدیک ''نظریہ پاکستان'' کا کوئی وجود ہی نہیں اور یہ محض ایک افسانہ ہے۔ حالانکہ جس شخص کو بھی پاکستان کی تاریخ سے ذرا برابر واقفیت ہے، وہ جانتا ہے کہ پاکستان جغرافیائی سے زیادہ ایک نظریاتی مملکت ہے۔

کون نہیں جانتا کہ ایک ملک اسلام کے نام پر مانگا گیا۔ اس ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کی غرض سے تمام جانی و مالی نقصانات اور حوادث و آلام برداشت کئے گئے کہ اس خداداد مملکت پر پھر ایک دفعہ اسلام کا جھنڈا لہرائے گا نہ صرف یہ کہ اس پاک سرزمین میں اسلامی شریعت کے قوانین نافذ ہوں گے بلکہ یہ ''مثالی اسلامی حکومت'' تمام عالم اسلام کو بھولا ہوا سبق یاد دلائے گی اور پاکستان سے لے کر ترکی اور مراکش تک یہ اسلامی حکومت مسلمانوں کی قیادت کرے گی، اسلام کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں ہوگا، طاقتوروں کی چیرہ دستیاں کمزوروں پر، مالداروں کی دراز دستیاں غریبوں پر مٹا دی جائیں گی، استحصال اور ظلم و عدوان کے جابرانہ اور سرمایہ دارانہ سیاہ قوانین یکسر ختم کر دیئے جائیں گے وہ اسلامی شریعت کے عادلانہ قوانین نافذ ہوں گے جن کے ذریعہ مظلوموں کی دادرسی ہوگی۔ زنا کاری اور شراب نوشی کے اڈے ختم کر دیے جائیں گے، بے حیائی و عریانی اور فواحش و منکرات کی نجاست سے اس پاک سرزمین کو پاک و صاف رکھا جائے گا، چوروں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، زنا کاروں کو سنگسار کیا جائے گا یا کوڑے لگائے جائیں گے، ڈاکوؤں کو سرِ راہ سولی پر لٹکایا جائے گا، قصاص و دیت کا عادلانہ نظام قائم کر کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی، فقر و افلاس کا ملک سے خاتمہ کر دیا جائے گا، کوئی متنفس خوراک و لباس سے محروم نہ رہے گا، کوئی غریب بیروزگار نہ رہے گا، سرمایہ دارانہ معاشی نظام، سود اور سودی کاروبار اور بینکاری سسٹم جس کے ذریعہ ملک کی دولت چند افراد یا خاندانوں میں سمٹ آتی ہے اور غریب غریب سے غریب تر اور امیر، امیر سے امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے اور ملک معاشی بحران کا شکار ہو جاتا ہے اور غیر متوازن معاشرہ کو جنم دیتا ہے، یکسر ختم کر کے اس کی جگہ اسلام کا وہ عادلانہ معاشی نظام جاری کیا جائے گا جس کے ذریعہ دولت کی گردش برابر جاری رہتی ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حکمرانوں کی نظر میں یہ تمام دعوے جھوٹے تھے، تمام نعرے سیاسی ڈھونگ تھے، اسلام کی شیدائی سادہ لوح قوم کو یہ سبز باغ دکھا کر چند خود غرض افراد اور جماعتوں نے عوام کو اپنا آلہ کار بنایا تھا، نہ اسلام کو سربلند کرنے کی نیت تھی نہ اسلامی قوانین نافذ کرنے کا ارادہ تھا بلکہ مٹھی بھر دولت مندوں اور ان کے سرپرست حکمرانوں نے بے خوف و خطر اور بے شرکت غیرے معاشی لوٹ گھسوٹ اور استحصال کی غرض سے یہ ملک حاصل کیا تھا اسی لئے اس ساٹھ سال کے عرصہ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا، اور تو اور ملک سے اسلامی خدوخال بھی مٹنے لگے، اعلانیہ کتاب و سنت کے خلاف قوانین بنائے اور نافذ کئے گئے، سود اور شراب جیسی گندی چیزوں کو حلال اور جائز ثابت کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ انہی لوگوں نے ہر موقع پر نفاذِ اسلام کا راستہ روکا۔ کبھی جبر کے کوڑے برسائے گئے......

بقیہ صفحہ ۵ پر

اظہار تعزیت

ھم

جماعتی کارکن سید بخت باچا (خار) کے بھائی اور بھائی اشفاق (منتظم حلقہ عمر راولپنڈی) کی ساس کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

خلفائے اربعہ کی ترتیب خلافت میں قدرت وحکمت الٰہی کی کارفرمائی

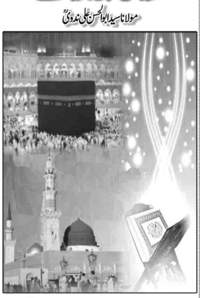

و الشمس تجری لمستقرلها ذلک تقدیر العزیز العلیم (سورہ یٰسین:۳۸)

اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں فرماتا ہے کہ:

''آفتاب اپنے مستقر کی طرف (اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے طلوع اور غروب کی جو جگہ متعین کی ہے) بے اختیارانہ بڑھتا اور اس کی طرف چلتا رہتا ہے اور یہ اس مالک کا مقدر کیا اور بنایا ہوا نظام وحساب اور اس کا قانون ہے جو ''العزیز'' بھی ہے، ''العلیم'' بھی ہے اور علم والا بھی، نظام بنانے والا اور حساب مقرر کرنے والا بھی۔''

اگر کوئی صرف غالب ہو تو ضروری نہیں کہ اس کا نظام وحساب حکمت پر مبنی ہو اور وہ محض اپنی قوت سے کام لیتا ہے، لیکن اس کی ساری کاروائی اور کارفرمائی ضروری نہیں کہ حکومت پر مبنی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حکم دینے والا علیم ہو لیکن غالب نہ ہو، تو سارا کام پورا ہونا مشکل ہے۔

آفتاب دین ودعوت کے نظامِ شمس کا انضباط

اس آیت مبارکہ (جس میں نظام شمس کا ذکر کیا گیا ہے کہ آفتاب اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ایک خاص جگہ سے چلتا ہے اور ایک خاص جگہ پہنچتا ہے اور وہ اپنا پورا سفر اللہ کی قدرت اور اُس کے علم کے مطابق طے کرتا ہے) روشنی میں آفتاب رسالت، آفتاب دین حق، آفتاب دین ودعوت کے نظام شمس کے انضباط اور اپنے مقاصد کی تکمیل کو بھی سمجھا جاسکتا ہے، ان کا معاملہ بھی یہی ہے کہ اس میں اتفاقات کوئی چیز نہیں ہیں، وہ سب اللہ کی منشا اور اس کے حکم کے مطابق اور اس کی حکمت کے عین موافق گردش کرتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق اور اس کی حکمت کے عین موافق گردش کرتے ہیں اور اس کے تابع ہوکر ان کا نظام چلتا ہے۔

آپ اس نظام نیابت کو دیکھیں جو ''خلافت راشدہ'' کے لقب سے مشہور ہے کہ آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے سفر کرنے کے بعد جو شخصیتیں مسند خلافت پر آئیں اور پھر جس ترتیب کے ساتھ مسند خلافت پر متمکن ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے فرائض خلافت ادا کرنے کا جو موقعہ ان کو عطا فرمایا یہ بالکل ''ذلک تقدیر العزیز العلیم'' کا مظہر ہے۔ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ترتیب اور ایسے نظام کے ساتھ چلایا کہ وہ اس کی رحمت واسعہ، اس کی حکمتِ بالغہ اور اس کی قوتِ قاہرہ کی ایک مثال ہے۔

پہلی ضرورت دین کی حفاظت کا کام

مذاہب وادیان کی تاریخ بتاتی ہے کہ دین کے لئے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے (میں ریڑھ کی ہڈی نہیں کہوں گا، اس کے لئے یہ روح کا درجہ رکھتی ہے) وہ اس دین کی حفاظت کا کام ہے۔ اس کا لانے والا، اس کا حامل اول اس کو جس طرح لایا ہے اور اس میں جس چیز کا جو مقام ہے اور جس چیز کا جو درجہ اور اس کی جو ترتیب ہے اس کے مطابق اس کا جانشین اس کو قائم رکھے اور اس میں ذرا بھی تبدیلی کا روادار نہ ہو، یہ سب سے ضروری اور اہم کام ہوتا ہے، مذاہب کی تقدیر کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ پیغمبر کے بعد (اس دین کے اولین لانے والے کے بعد) کون اس کی جگہ لیتا ہے کہ دین اپنی اصلی حالت اور صحیح ترتیب پر اور اس کی تعلیمات اپنی اہمیت کے مطابق اپنے مقام پر قائم وباقی رہیں؟

ایمان کامل کے بعد، معرفت الٰہی کے بعد اور توحید خالص کے بعد دنیا میں جو بہترین اوصاف ہوسکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ کسی مذہب کے بقاء کے لئے (میں ارتقاء نہیں کہتا اور ارتقاء تو بعد کی چیز ہے) جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ ہے جذبہ حفاظت اور نبی ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں شدید غیرت......دوسری صفات بعد کی ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر ان سب کا مقام ہے لیکن پہلی شرط جس پر دین کی بقاء کا انحصار ہے وہ ہے کہ نبی ﷺ کا جانشین اس کا نائب اس کی جگہ پر امت کی رہنمائی کا منصب سنبھالنے والا جو کچھ بھی ہو اپنی جگہ پر لیکن دین کے معاملہ میں حد درجہ غیور ہو، اس سے بڑھ کر ذکی الحس اس سے بڑھ کر خوددار وحساس، اس کے ایک ایک نقطہ کی حفاظت کا جذبہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہ ہو۔

سارے مذاہب وادیان کی تاریخ بتاتی ہے کہ سب سے زیادہ یہ مذہب اس وجہ سے تحریف کا شکار ہوئے اور انہوں نے بہت جلد اپنی شکل بدل دی اور ایک دوسرے راستہ پر پڑگئے کہ ان مذاہب کو اپنے لانے والوں کے بعد (لاکھوں درود وسلام ہوں ان پر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا جانشین، محافظ وامین اور وفادار وغیور جانشین نہیں ملا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کس درجہ کے آدمی تھے؟ ان کی صفات، کمالات، فضیلت، ان کا عدل وتقویٰ، خدا کے ساتھ ان کا تعلق اور ان کا زہد وایثار یہ سب سیرت اور حدیث کی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

لیکن ان کی سب سے بڑی اور غالب صفت جس کی پہلے مرحلہ میں سب سے بڑھ کر ضرورت تھی وہ ان کی دین کے بارے میں حد سے بڑھی ہوئی غیرت، ذکاوت حس، اس کے ایک ایک نقطہ کی حفاظت کا جذبہ اور منشائے رسول کی تکمیل کا غیر متزلزل عزم وفیصلہ تھا۔ یہ ان کا وصف خاص اور ان کی سیرت کی کلیدی صفت ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ آج دین پر عمل ہو رہا ہے، فرائض اور شرعی احکام زندہ ہیں، دین تحریف اور امت کلی طور پر ضلالت سے جو محفوظ ہے یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اسی حفاظت دین کے جذبہ کا نتیجہ اور ظہور ہے اور ان کی خلافت اولیٰ کا رہین منت ہے۔

☆......☆......☆

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

دشمن اور حکمران سے ملنے کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابو دائود)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ، وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ، بِکَ اَجُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ (ابو دائود)

اس مستقل سلسلے میں ''القلم'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرنظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ''حلال وحرام'' سے ماخوذ ہے۔

۱۸۰۰۰۰ روپیہ بہت بڑی رقم ہے، اس لیے آپ کیسے اس طرح کے آدمی کو اجازت دے سکتے ہیں اور دوسرے ''سوال نمبر: ۲۷۵۵'' میں آپ نے لون لینے کی اجازت نہیں دی اور اس کو حرام قرار دیا ہے، برائے کرم مجھے جلد از جلد جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:

فتویٰ اور اس کے جواب کو آپ نے اچھی طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور غور سے نہیں پڑھا۔

(الف) سود تو بینک کے لفظوں میں ہے، ورنہ یہ درحقیقت ایک چیز خرید کر دوسرے کے ہاتھ زیادہ دام میں فروخت کرنا ہے، جو یقیناً جائز ہے اور خریدار کا زیادہ دام میں خریدنا بھی درست ہے۔

(ب) بالاقساط ادا کیے جانے کی وجہ سے کسی چیز کی قیمت بڑھا کر لینا بھی جائز ہے، جبکہ معاملہ کے وقت بالاقساط ادائیگی کی شرط پر ایک قیمت متعین ہو کر طے ہوگئی ہو مثلاً ایک چیز کی قیمت بازار میں ۵ روپے ہے، فروخت کنندہ خریدار سے یہ معاملہ کرتا ہے کہ میں تمہیں دس روپے میں یہ چیز دوں گا تم دو روپے ماہانہ قیمت ادا کردینا، یہ صورت بھی بلاشبہ جائز ہے۔

جواب مذکور میں اسی طرح کا معاملہ کرنے کی بات کار خریدنے والے سے کہی گئی ہے کہ اگر تم بینک سے اس طرح معاملہ کرلو کہ بینک خود کار خرید کر اپنا نفع شامل کرکے مجموعی رقم پر تمہارے بدست بالاقساط ادائیگی کی شرط پر کار فروخت کردے تو یہ صورت جواز کی ہے، بازار میں کار کی قیمت کچھ بھی ہو، جب کار کی قیمت تراضی طرفین سے طے ہوجائے گی، تو ان کے حق میں یہی قیمت مقررہ قرار پائے گی۔

(ج) بینک نے چونکہ خود کار خرید کر گاہک کو دی ہے، اس لیے زائد رقم اس کا نفع ہوگا، سود نہیں کہلائے گا، ہاں اگر بینک گاہک کو بجائے کار کے نقد رقم دیتا ہے، تاکہ وہ خود کار خرید لے، تو اس صورت میں زائد رقم جو بینک لے گا یقیناً بلاشبہ وہ سود کہلائے گا، جس کا لینا اور دینا حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

تعمیر سے قبل فلیٹ کی بیع اور اجارہ کی ناجائز شکل

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ آج کل کوئی کمپنی کسی بلڈنگ کا نقشہ تیار کرتی ہے اور اس کی تعمیر سے پہلے ہی اس کے فلیٹ یعنی منزل فروخت کرتی ہے، تو کیا محض نقشہ کی وجہ سے منزل کی تعمیر سے پہلے، اس کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں؟ برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلع فرمائیں نوازش ہوگی۔

نیز ایک کمپنی ایسی بھی ہے جو تعمیر سے پہلے محض نقشہ کی بنا پر فلیٹ کی قیمت لے لیتی ہے، پھر پانچ سال تک اس فلیٹ کا کرایہ مشتری کو دیتی ہے، پھر تقریباً پانچ سال بعد جب تک فلیٹ تعمیر بھی ہوجاتا ہے، پھر مشتری کے حوالہ کردیتی ہے۔

تو کیا اس فلیٹ کو خریدنا اور کمپنی سے پانچ سال تک کرایہ لینا جبکہ وہ تعمیر بھی نہیں ہوا ہے جائز ہے یا نہیں؟ مطلع فرمائیں:

الجواب وباللہ التوفیق:

محض نقشے کی بنیاد پر منزل کی تعمیر سے پہلے ''بیع استصناع'' کے حکم میں ہوکر فلیٹ کی خریداری جائز ہے: **بان الاستصناع جائز فی کل ماجری التعامل فیه کالقلنسوۃ والخف والأوانی المتخذۃ من الصفرۃ والنحاس وماأشبه ذلک استحسانا** (الفتاوی التاتارخانیہ: ۴۰۰/۹)

البتہ مشتری کا کمپنی سے کرایہ لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کرایہ کسی چیز کا عوض ہوا کرتا ہے اور یہاں کرائے کی مالیت کے مقابلے میں کوئی عوض نہیں، لہٰذا فلیٹ کا کرایہ لینا جائز نہیں ہے، **الاجارۃ اسم للاجرۃ، وهی کراء الأجیر، وقد آجرہ اذا أعطاہ اجرته، وفی الهدایة: الأجارۃ عقد علی المنافع بعوض، وفی الزاد: یرید بالعوض عوضا هو مال** (الفتاوی التاتارخانیہ: ۳/۱۵)

واضح رہے کہ فلیٹ پر مکمل قبضے سے پہلے اس کو کسی دوسرے شخص کو بیچنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ ابھی مبیع پر قبضہ نہیں ہوا ہے اور بیع قبل القبض جائز نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

سکول کے مونوگرام کا معاوضہ لینے اور کچھ دن ''بس'' استعمال کرنے پر مکمل مدت کا کرایہ وصول کرنا کیسا ہے؟

سوال: عرض اینکہ: ہمارا ایک اسلامی سکول ہے، جس میں بچوں کو سالانہ پڑھائی جانے والی کتابیں اور کاپیاں لینے کے لیے ایک دکان متعین کردی گئی ہے، تاکہ کاغذ چھپائی وغیرہ کا معیار برقرار رہے اور عام بازاری قیمت سے زیادہ پیسہ لینے سے بھی دوکاندار باز رہے، نیز سکول کا مونوگرام بھی ان کاپیوں اور کتابوں کے ساتھ چسپاں کروانے کا دوکاندار کو کہا جاتا ہے، جس سے سکول کے مخصوص فوائد وابستہ ہیں، ان تمام چیزوں کی نگرانی بھی سکول کی طرف سے رکھی جاتی ہے، دوکاندار کو سکول کے سبھی طلبہ بطور خریدار ملتے ہیں، جس سے ان کو مناسب نفع بھی ملتا ہے، وہ دوکاندار اپنی منفعت میں سے ''مونوگرام'' کی نگرانی اور سکول کی طرف سے تعیین کے پیش نظر اسکول کو سالانہ طے شدہ رقم دیتا ہے کیا وہ رقم لینا اسکول کے لیے شرعاً جائز ہے؟

۲) اسی طرح سکول میں ایک کینٹین (ہوٹل) کھول دیا گیا ہے، جو سکول والوں نے اپنے خرچ سے اسے بنا کر دیا ہے، نیز سکول کا پانی اور بجلی وغیرہ بھی استعمال کی جاتی ہے، لیکن چلانے والے دوسرے لوگ ہیں، کیا سکول والوں کا ان سے کرایہ لینا درست ہے؟ اور کیا ان لوگوں سے تعمیر میں لگنے والے رقم اور اخراجات کا لینا جائز ہے؟ نیز یہ ملحوظ رہے کہ خود یہ سکول کرایہ پر ہے۔

۳) اسی طرح سکول کے بچوں کے لیے سکول نے بس کی سہولت بھی دی ہے، جس میں بچے نے تین مہینے گذرنے کے بعد بھی اگر ''بس'' کی خدمت لی، تو اسے چھ مہینے کی فیس بھرنی ہوتی ہے، نیز اگر ایک مہینہ ''بس'' کی خدمت لینے کے بعد وہ بس کی سہولت نہیں لینا چاہتا ہے تو بھی اسے چھ مہینے کی فیس ادا کرنی ہوتی ہے، تو اس طرح کی شکل شرعی اعتبار سے درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ اطلاع ''بس فارم'' پر لکھ دی گئی ہے۔

۴) اسی طرح اگر سکول میں کوئی طالب علم درمیان سال میں آتا ہے، تو اس سے بھی پورے سال کی فیس لی جاتی ہے، نیز اگر درمیان سال میں کوئی طالب علم اس کو چھوڑ کر جاتا ہے تو بھی اس سے پورے سال کی فیس لی جاتی ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ درمیان سال سے جانے والے طالب علم کی جگہ خالی رہ جاتی ہے جس سے سکول کا نقصان ہوتا ہے، یہ شکل درست ہے یا شرعی جواز کی کیا شکل ہے؟ نیز اس کی اطلاع ''سکول فارم'' پردے دی گئی ہے۔

۵) اسی طرح سکول کے بچوں کے یونیفارم کے لیے سکول والوں نے ایک ٹیلر متعین کیا ہے، جس کے یہاں کپڑے کا معیار اور سلائی وغیرہ کی نگرانی سکول والے کرتے ہیں، نیز مونوگرام کی اجازت بھی صرف اسی کو دی گئی ہے نیز سلائی عام ریٹ سے زیادہ نہیں لی جاتی، یکجا طور پر سبھی طلبہ بطور خریدار ملنے اور مناسب نفع ہونے سے یہ ٹیلر ایک طے شدہ رقم ہر یونیفارم پر سکول والوں کو دیتا ہے، کیا یہ رقم لینا از روئے شرع جائز ہے؟ برائے کرم ان سوالات کے جوابات تحریر فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

معارفِ نبوی

البتہ یہ بات ضرور ہے کہ بعض اوقات آنحضرت ﷺ کی محبت اس راکھ کے ڈھیر میں دبی ہوئی ہوتی ہے، دوسری محبتیں اتنی ہجوم کرلیتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی محبت اس میں چھپ جاتی ہے، نظر نہیں آتی اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ آنحضرت ﷺ کے مقابلے میں دوسرے لوگوں کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں یا اپنے نفس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ان کے اندر رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوسروں کی محبت نے اتنا دباؤ اور غلبہ ڈال لیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی محبت چھپ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک میں ہوجاؤں تمہارے نزدیک زیادہ محبوب اپنی جان سے بھی، یہ بات فرمائی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بات یہ ہے کہ اب تو اللہ کی قسم! آپ ﷺ میرے لئے زیادہ محبوب ہیں میری جان سے بھی۔ فرمایا: ہاں! اب ہوئے اے عمر!''

تشریح: اس حدیث میں ایک قصہ ہے، حضور اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے چل رہے تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''**والذی نفسی بیدہ!**'' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا ''**لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہ وولدہ والناس اجمعین**'' یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں اس کے باپ، اس کے بیٹے، اس کی جان اور سب لوگوں سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یارسول اللہ! اور تو سب سے زیادہ آپ کی محبت ہے لیکن اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں، یعنی اپنی جان کی محبت آپ ﷺ سے زیادہ معلوم ہوتی ہے، تو اس موقع پر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مومن نہیں ہوگے جب تک کہ میں اس کی جان سے بھی زیادہ اسے محبوب نہ ہوجاؤں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! اب تو آپ ﷺ کی محبت مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے، فرمایا: ہاں! اب ہوئی بات۔

اس حدیث شریف کے سلسلے میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں، آنحضرت ﷺ کی محبت کا اپنے باپ سے، اپنی اولاد سے، اپنی جان سے زیادہ محبوب ہونا شرط ہے اس کے بغیر ایمان کامل نہیں اور وجہ اس کی بالکل ظاہر ہے، کسی شخص کا دنیا میں کسی سے بھی اتنا قوی تعلق نہیں جتنا کہ رسول اللہ ﷺ سے قوی ہے اور محبت کی بنیاد تعلق پر ہے، تو جتنا تعلق قوی ہوگا اسی قدر محبت زیادہ ہوگی اور آنحضرت ﷺ کا تعلق ہر مسلمان کے ساتھ اس کی جان سے بھی زیادہ ہے اور یہ بات قرآن کریم نے ارشاد فرمائی ہے:

النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم (الاحزاب: ۶)

ترجمہ: ''نبی کو زیادہ قرب حاصل ہے اہل ایمان کے ساتھ ان کی جان سے بھی اور نبی کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں ہیں۔''

تو اللہ تعالیٰ کی شہادت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اہل ایمان کے ساتھ ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ تعلق اور قرب ہے اس تعلق اور قرب کا نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے حق میں اتنے شفیق اور رؤف رحیم ہیں کہ آدمی خود اپنا بھلا اتنا نہیں سوچ سکتا، چنانچہ اس کو بھی قرآن کریم نے ذکر فرمایا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم (التوبہ: ۱۲۸)

''آئے ہیں تمہارے پاس ایک رسول تمہاری ہی جنس میں سے، جو تمہارے نفع کے حق میں بہت ہی حریص ہیں، نہایت شاق اور گراں گزرتی ہے آپ کو وہ بات جو تم کو مشقت میں ڈالے۔''

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حریص کہا اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ تم پر حریص ہیں، تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچے آنحضرت ﷺ کو نہایت گراں گزرتی ہے، (**حریص علیکم**) تمہارے نفع کے حق میں بہت ہی زیادہ حریص ہیں اور یہ تو تم سب کے لئے ہے، مومنوں کے ساتھ نہایت شفیق ہیں اور بے حد رحم کرنے والے ہیں۔

تو تعلق کی بنیاد پر آدمی کسی کی نفع رسانی پر حریص ہوتا ہے اور اس کی مشقت اس کو گراں گزرا کرتی ہے، قرآن کریم بتاتا ہے کہ تم اپنے نفس کے لئے اتنے حریص نہیں ہو جتنا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے نفع کے لئے حریص ہیں اور تمہیں اپنی مشقت کی باتیں اتنی دشوار نہیں گزرتیں، تکلیف دہ نہیں ہیں جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کو ہیں۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ہر امتی کے ساتھ اتنا قوی تعلق ہے کہ کسی امتی کو اپنی جان سے بھی نہیں، تو ایسی صورت حال میں تو آنحضرت ﷺ کی محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہئے، حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہئے اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاطر آدمی اپنی جان بھی نثار کردیتا ہے، ایک مومن اپنی جان کی ہی بازی لگا دیتا ہے حضور ﷺ کی عزت وناموس کے لئے۔

میں نے ایک صاحب کی تحریر پڑھی تھی، جگر مراد آبادی مرحوم، آخر میں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت ہی کرم فرمادیا تھا، داڑھی بھی بڑھالی تھی اور صوفی بن گئے تھے، سب چیزوں سے تائب ہوگئے تھے لیکن پہلے زمانے میں آزاد قسم کے شاعر تھے، مے نوش (شرابی) تھے، نشے میں دھت رہتے تھے کسی مشاعرے میں غیر مسلم بھی جمع تھے، کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے، محفل میں باتیں ہونے لگیں، کسی غیر مسلم نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کوئی ایسا (گستاخی کا) کلمہ کہہ دیا اور یہ اس وقت جب پی ہوئی بھی تھی آنکھیں سرخ تھیں، مدہوش تھے، جگر مرحوم ان صاحب سے کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ گناہگار تو ہوں لیکن کافر نہیں ہوں، تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی شان میں یہ بات برداشت نہیں کرسکتا، اب خدانخواستہ تم نے دوبارہ یہ بات کہہ دی تو دوبارہ یہ حادثہ پیش آسکتا ہے، اس نے فوراً معافی مانگی وہ بھی مدہوش تھا۔ یہ سب رندوں کی محفل تھی، اس واقعے کو نقل کرتے ہوئے وہ صاحب تبصرہ کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اس گناہگاری کی حالت میں یہ تعلق رکھتا ہے اگر ہوش میں ہوتو کیا عالم ہوگا؟ ایک رند شرابی اور وہ بھی ایک آزاد منش شاعر، جن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، آنحضرت ﷺ کی محبت ہر شخص کے دل میں پیوست ہے، یہ الگ بات ہے کہ یہ چنگاری دبی ہوئی ہو اور راکھ کے اندر، ورنہ ایک لوہار کا لڑکا غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ اس نے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی ایک بات سنی تھی وہیں سے چھرا لے کر آیا اور راج پال کو قتل کردیا اور چھرے سمیت تھانے چلا گیا۔

آنحضرت ﷺ کی ناموس پر حرف آجائے مسلمان یہ برداشت نہیں کرسکتا، اپنی جان سے کھیل سکتا ہے لیکن اس کو برداشت نہیں کرسکتا، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت ﷺ کی محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

حضرت داؤد علیہ السلام

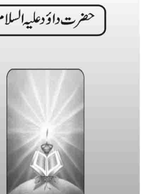

اس مزبور میں اس ہولناک واقعہ کا تذکرہ ہے جو بنوکدرزر (بخت نصر) کے ہاتھوں بنی اسرائیل کو پیش آیا اور ظاہر ہے کہ یہ واقعہ داؤد علیہ السلام کے صدیوں بعد پیش آیا ہے۔

بہرحال خدائے تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل فرمائی اور ان کے ذریعہ بنی اسرائیل کو رشد و ہدایت کا پیغام سنایا:

اور بیشک ہم نے بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور بخشی۔ (اسراء)

واتینا داؤد زبورا (اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی) (نساء)

بخاری کتاب الانبیاء میں ایک روایت منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پوری زبور کو اتنے مختصر وقت میں تلاوت کرلیا کرتے تھے کہ جب دو گھوڑے پر زین کسنا شروع کرتے تو تلاوت بھی شروع کرتے اور کس کر فارغ ہوتے تو پوری زبور ختم کرچکے ہوتے۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور قرآن وتورات

اس مقام پر قرآن عزیز اور تورات کے درمیان سخت اختلاف ہے، قرآن عزیز تو حضرت داؤد علیہ السلام کو اگر صاحب شوکت وصولت بادشاہ مانتا ہے تو جلیل القدر پیغمبر اور رسول بھی تسلیم کرتا ہے، لیکن تورات ان کو صرف ''کنگ داؤد'' (شاہ داؤد) ہی تسلیم کرتی ہے اور ان کی نبوت و رسالت کا اقرار نہیں کرتی۔ ظاہر ہے کہ تورات کا انکار تحکم اور بے سروپا بات ہے اور اسی قسم کے کذب وافترا پر مبنی ہے جس کا ثبوت بارہا ان ہی صفحات میں پیش کیا جاچکا ہے۔

خصائص داؤد علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے یوں تو سب ہی پیغمبروں کو خصوصی شرف وامتیاز بخشا ہے اور اپنے نبیوں اور رسولوں کو بے شمار انعام واکرام سے نوازا ہے، تاہم شرف وخصوصیت کے درجات کے اعتبار سے ان کے درمیان بھی فرق مراتب رکھا ہے اور یہ امتیازی درجات ومراتب ان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔

تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض

یہ رسول! ہم نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ (بقرہ)

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق بھی قرآن عزیز نے چند خصائص وامتیازات کا تذکرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس رسول کو کس درجہ بزرگی اور عظمت عطا فرمائی ہے لیکن یہ واضح رہے کہ قرآن عزیز کی بیان کردہ خصائص انبیاء ورسل میں خاصہ کے وہ منطقی معنی مراد نہیں ہیں کہ کسی دوسرے شخص میں قطعاً اس کا وجود نہ پایا جائے اور وہ وصف صرف اسی کے اندر محدود ہو بلکہ اس مقام پر خاصہ سے وہ وصف مراد ہے جو اس ذات میں تمام وکمال درجہ پر پایا جاتا ہو اور اس کے ذکر سے ذہن فوراً اس شخصیت کی جانب متوجہ ہوجاتا ہو، اگرچہ بعض حالات میں اسی وصف خاص کا وجود دوسرے نبیوں میں بھی جلوہ گر نظر آتا ہو۔

۱) تسخیر وتسبیح جبال وطیور

حضرت داؤد علیہ السلام خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں بہت زیادہ مصروف رہتے تھے اور اس قدر خوش الحان تھے کہ جب زبور پڑھتے یا خدا کی تسبیح وتہلیل میں مشغول ہوتے تو ان کے وجد آفریں نغموں سے نہ صرف انسان بلکہ وحوش وطیور وجد میں آجاتے اور آپ کے اردگرد جمع ہوکر حکم خدا کے ترانے گاتے اور سریلی پرکیف آوازوں سے تقدیس وتسبیح میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ہمنوائی کرتے اور صرف یہ نہیں بلکہ پہاڑ بھی خدا کی حمد میں گونج اُٹھتے، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اس فضیلت کا قرآن عزیز نے سورۂ انبیاء، سبا اور ص میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے:

''اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو تابع کردیا ہے کہ وہ داؤد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم ہی میں ایسا کرنے کی قدرت ہے۔'' (انبیاء)

''اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنی جانب سے فضیلت بخشی ہے (وہ یہ کہ ہم نے حکم دیا) اے پہاڑو اور پرندو تم داؤد کے ساتھ مل کر تسبیح اور پاکی بیان کرو۔'' (سبا)

''بے شک ہم نے داؤد کے لئے پہاڑوں کو مسخر کردیا کہ اس کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کرتے ہیں اور پرندوں کے پرے کے پرے جمع ہوتے اور سب مل کر حمد خدا کرتے ہیں۔'' (ص)

بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں کہا ہے کہ چرند و پرند اور پہاڑوں کی تسبیح زبان حال سے تھی گویا کائنات کی ہر شے کا وجود اور اس کی ترکیب بلکہ اس کی حقیقت کا ذرہ ذرہ خدا کی خالقیت کا شاہد ہے اور یہ اس کی تسبیح وتحمید ہے۔

سیب اگرچہ زبان قال نہیں رکھتا اور نطق سے محروم ہے لیکن اس کی خوشبو اور اس کی لطافت، اس کا حسن اور اس کی نزاکت جدا جدا پکار کر کہہ رہے ہیں: ''**فتبارک اللہ احسن الخالقین**''

امام رازی رحمہ اللہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے مگر بایں جلالت قدر اس مسلک کے ثبوت میں ایسی فلسفیانہ دلیل پیش کی ہے جو عقل ونقل دونوں اعتبار سے رکیک ہے بلکہ اس کو دلیل کہنا بھی غلط ہے۔

ہم کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ قرآن عزیز کا طرزِ استدلال ان فلسفیانہ موشگافیوں کے تابع نہیں ہے جو محض ظن اور تخمین کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ خصوصاً یونانی فلسفہ کے مزعومہ اصول پر ایک بات کہی جائے اور پھر قرآن عزیز کے صاف اور سادہ مطلب کو اس کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی جائے تو قرآن عزیز اس کو برداشت نہیں کرتا۔

☆......☆......☆

حدیث ۳۵۵: دشمن کو دیکھ کر بآواز بلند یاصباحاہ پکارنا تاکہ لوگ سن لیں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ سے غابہ کی طرف جارہا تھا۔ جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا: تیری خرابی ہو تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے کہا: نبی کریم ﷺ کی دودھیل اونٹنیاں چھین لی گئی ہیں۔ میں نے کہا: انہیں کس نے چھینا ہے؟ اس نے کہا: غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے۔ اس کے بعد میں تین بار یاصباحاہ! یاصباحاہ! کہتا ہوا خوب چلایا حتیٰ کہ مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں رہنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں دوڑتا ہوا ڈاکوؤں سے جاملا جبکہ وہ اونٹنیاں لیے جارہے تھے۔ اس کے بعد میں نے انہیں تیر مارنے شروع کردیئے اور میں یہ کہہ رہا تھا:

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو
آج کمینے سب مریں گے مان لو

چنانچہ میں نے وہ اونٹنیاں ان سے چھین لیں قبل اس کے کہ وہ ان کا دودھ پیتے۔ میں انہیں ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے ملے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ڈاکو پیاسے ہیں۔ میں نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا، لہٰذا آپ جلد ہی ان کے تعاقب میں کسی کو روانہ کردیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تو ان پر غالب ہوچکا، اب انہیں جانے دو۔ وہ اپنی قوم میں پہنچ چکے ہیں اور وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔

جس نے کہا: اس سزا کو وصول کرو میں فلاں کا بیٹا ہوں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وار کو وصول کرو میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

حدیث ۳۵۶: نبی کریم ﷺ سب سے بڑھ کر بہادر تھے

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوعمارہ! کیا غزوۂ حنین کے موقع پر تم بھاگ گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن راہ فرار اختیار نہیں کی تھی بلکہ ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا، جب مشرکین نے آپ ﷺ کا گھیراؤ کرلیا تو آپ ﷺ نے اُتر کر یہ کہنا شروع کردیا: ''میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

راوی کہتے ہیں: اس روز آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بہادر نہیں دیکھا گیا۔

حدیث ۳۵۷: جب دشمن کسی دوسرے کے فیصلے پر قلعے سے نیچے اُتر آئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

ترجمہ: کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

انہوں نے فرمایا کہ جب بنوقریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی پر ہتھیار ڈال کر قلعے سے اُتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیغام بھیجا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہیں قریب ہی ایک مقام پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے، وہ گدھے پر (سوار ہوکر) تشریف لائے۔ جب قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے استقبال کے لیے اُٹھو، چنانچہ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ان لوگوں (یہود بنی قریظہ) نے آپ کی ثالثی پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں جو جنگجو ہیں انہیں قتل کردیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حدیث ۳۵۸: قیدی کو قتل کرنا اور ایک جگہ روک کر نشانہ بنانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر خود پہن رکھا تھا۔ جب آپ ﷺ اسے اُتار رہے تھے تو ایک شخص نے آکر آپ ﷺ کو خبر دی کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہیں) قتل کردو۔

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن۔ قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	15 تا 21 جمادی الثانی 1437ھ بمطابق 25 تا 31 مارچ 2017ء	19

افغانستان: طالبان نے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا، 12 ٹینک تباہ

اتحادی افواج 76 اہلکاروں سے محروم

ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی جہنم واصل، قلات شہر میں پولیس اہلکاروں کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ، سوار غند آب ڈسٹرکٹ پولیس چیف سمیت 6 اہلکار لقمہ اجل بن گئے

مجاہدین نے صوبہ فراہ میں 3 کمانڈروں سمیت 12 اہلکاروں کو نشانِ عبرت بنا دیا، 9 اہلکار روزگان کے چنارتو اور چھار چینہ میں کام آئے، کنٹر میں 4 ٹینک تباہ

لشکر گاہ شہر کے علاقے بابا جی میں پولیس اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی جو ایک گھنٹے تک جاری رہی جس میں 14 کٹھ پتلی اہلکاروں کو ٹھکانے لگائے گئے

چار چینہ میں 22 اور دہراود کے مربوطہ علاقوں میں 49 پولیس اہلکار طالبان مخالفت سے دستبردار ہوئے، کابل جلال آباد شاہراہ پر مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین کی افغانستان میں وسیع پیمانے پر کامیاب کارروائیاں، طالبان نے ہلمند میں امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس میں سوار تمام فوجی جل مرے، مجاہدین نے امارت اسلامیہ کے مختلف علاقوں میں فوج اور پولیس کی چوکیوں کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملے کر شدید نقصان پہنچایا، کئی چوکیوں پر مجاہدین نے قبضہ بھی کر لیا، حملوں میں اتحادی فورسز کے 12 ٹینک اور متعدد فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور اتحادی اپنے 76 اہلکاروں سے بھی محروم ہوگئے، حقائق کا ادراک کرتے ہوئے 77 پولیس اہلکار مجاہدین کی مخالفت سے دستبردار ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق غاصب اور کٹھ پتلی فوجیوں کو شاول ماندہ کے علاقے میں عوام پر تشدد کی غرض سے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے منتقل کیا جا رہا تھا تو مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا جو شتہ جامع کے علاقے میں گر کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام وحشی فوجی واصل جہنم ہوئے۔ پولیس اہلکاروں اور کٹھ پتلی فوجیوں پر صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر اور ضلع اتغر میں دھماکے ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق صوبائی دارالحکومت قلات شہر میں پولیس اہلکاروں کا ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب شدہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ اور اس میں (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

اَللّٰھُمَّ

قول حق کہنے کیلئے توفیق کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِیo
وَیَسِّرْلِیٓ اَمْرِیo وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّنْ لِّسَانِیo یَفْقَهُوْا قَوْلِیo

ترجمہ: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

بہاولپور: المرابطون کے تحت آل پاکستان طلبہ مدارس کے مابین تقریری مقابلے کا انعقاد

37 خطباء نے حصہ لیا

تقریری مقابلے میں تین چار ماہ سے ملک میں ڈویژنل سطح پر ''غزوہ احد، معارف واسباق'' کے عنوان سے منعقدہ تقریبات کے پوزیشن ہولڈرز نے شرکت کی

اول انعام عطاء اللہ مرکز الجمیل الاسلامی اسلام آباد، دوسرا محمد حذیفہ جامعہ الصابر بہاولپور، سوم عمر فاروق تعلیم القرآن جابہ بالاکوٹ اور ولی حسن جامعۃ الصابر بہاولپور نے حاصل کیا

حضرت مفتی مظہر اسعدی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن (ملتان)، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن (کہروڑپکا) نے منصفین کے فرائض انجام دیئے، امیر المجاہدین کے برادر صغیر مولانا عمار مہمان خصوصی تھے

بہاولپور (القلم نیوز) المرابطون کے زیر اہتمام مرکز عثمانؓ وعلیؓ بہاولپور میں ''غزوہ بدر معارف واسباق'' کے موضوع پر آل پاکستان طلبۂ مدارس کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں تین چار ماہ سے ملک میں ڈویژنل سطح ''غزوہ احد، معارف واسباق'' کے عنوان سے منعقدہ تقریبات کے پوزیشن ہولڈرز نے شرکت کی۔ المرابطون کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کا یہ منفرد پروگرام تھا۔ مقابلے کے مہمان خصوصی امیر المجاہدین کے برادر صغیر مولانا عمار صاحب تھے۔ مقابلے میں ملک بھر سے 37 خطاب نے شرکت کی۔ حضرت مفتی مظہر اسعدی صاحب (مدیر اسعد بن زرارہ، بہاولپور) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (استاذ الحدیث (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

اسرائیلی فورسز کی دہشتگرد کارروائیاں جاری، 4 فلسطینی شہید

صیہونی جیلوں میں 64 خواتین قید

2 فلسطینی شہریوں کو مغربی کنارے میں اسرائیلی غنڈوں نے گولیاں مار کر شہید کیا، غرب اردن میں 17 سالہ نوجوان کو چاقو حملے کے الزام میں شہید کر دیا گیا

اسرائیلی ٹرین پر پتھراؤ کے الزام میں بیت المقدس سے 5 فلسطینی بچے گرفتار کر لئے گئے، تحریک انتفاضہ میں اب تک 188 فلسطینی شہید ہو چکے

دہشت گرد فوج نے غزہ کے شہریوں کی مسجد اقصیٰ آنے پر پابندی عائد کر دی، اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کی فلسطینی متاثرین کیلئے 33 ملین ڈالر کی امداد

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) فلسطین میں اسرائیلی فورسز کی دہشت گرد کارروائیاں جاری، مزید 4 فلسطینی نوجوانوں کو شہید کر دیا گیا، یہودی ٹرین پر پتھراؤ کے الزام میں 5 بچوں کو گرفتار کر لیا گیا، تحریک انتفاضہ میں اب تک 188 فلسطینی شہید ہو چکے، صیہونی جیلوں میں 64 فلسطینی خواتین قید ہیں جن میں 14 کم عمر بچیاں بھی شامل ہیں، جنگ سے متاثرہ فلسطین شہریوں کیلئے اقوام متحدہ اور دیگر اداروں نے 33 ملین ڈالر کی امداد دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی فورس کی فائرنگ سے مزید 2 فلسطینی شہید ہوگئے، حکام کے مطابق مقبوضہ مغربی کنارے میں صیہونی فورسز نے دونوں فلسطینیوں کو گولیاں (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

4 ماہ سے جاری ہائی سیکورٹی آپریشن دھرے کا دھرا رہ گیا

بیلجیئم: برسلز دھماکوں سے گونج اٹھا، متعدد ہلاکتیں

عوام میں خوف وہراس
ٹرین سروس معطل
پروازیں منسوخ

دو دھماکے دارالحکومت برسلز کے ہوائی اڈے کے ڈیپارچر ہال میں صبح آٹھ بجے ہوئے جبکہ ایک دھماکہ میٹرو سٹیشن پر ہوا، عمارت میں افراتفری پھیل گئی اور لوگوں نے جانیں بچانے کیلئے دوڑیں لگا دیں

انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر دھماکوں کے بعد جو تصاویر جاری کی گئی ہیں ان میں عمارت سے دھواں اٹھتا اور شیشے ٹوٹے واضح نظر آئے، دھماکوں کے بعد برسلز سمیت تمام شہروں میں سیکورٹی ہائی الرٹ

بیلجیئم حکومت کی بھی دھماکوں میں متعدد افراد کے ہلاک یا زخمی ہونے کی تصدیق، حتمی تعداد نہیں بتائی، دھماکوں سے چند روز قبل پیرس حملوں کے مرکزی ملزم صالح عبدالسلام نامی شخص کی برسلز سے گرفتاری

برسلز (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) بیلجیئم کا دارالحکومت دھماکوں سے گونج اٹھا، متعدد ہلاکتوں کی اطلاعات، 4 ماہ سے جاری ہائی سیکورٹی آپریشن دھرے کا دھرا رہ گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دارالحکومت برسلز میں تین دھماکے ہوئے۔ جس کے باعث لوگوں میں شدید خوف وہراس پھیل گیا، دھماکوں کے بعد حکومت نے ٹرین سروس کو عارضی طور پر معطل کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق دو دھماکے امیریکن ایئر لائنز کے چیک ان مرکز میں ہوئے جبکہ ایک بلاسٹ برسلز میٹرو سٹیشن پر بھی ہوا۔ دھماکوں سے چند روز قبل ایک شخص کو گرفتار کیا گیا تھا جس پر پیرس حملوں کا مرکزی ملزم ہونے کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ صالح عبدالسلام کی گرفتاری کے بعد برسلز میں سیکورٹی ہائی الرٹ کردی گئی تھی، ہونے والی تمام پروازیں منسوخ کردی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق برسلز کے ہوائی اڈے کے ڈیپارچر ہال میں مقامی وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے دو دھماکے ہوئے۔ دھماکوں کے بعد عمارت میں افراتفری پھیل گئی اور لوگوں نے جانیں بچانے (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

کراچی، ضلعی مرکز توحید مسجد محمود آباد میں دورہ تفسیر کا آغاز

مدرس مولانا عمار صاحب ہیں، پہلے دن 125 دوسرے دن 200 افراد کی شرکت

کراچی (القلم نیوز) صوبہ حضرت علیؓ، ضلع عمرؓ کے ضلعی مرکز توحید مسجد محمود آباد میں بروز ہفتہ مغرب تا رات ۱۱ بجے تک دورہ تفسیر شروع ہوا۔ مدرس مولانا عمار صاحب ہیں۔ پہلے دن شرکاء ۱۲۵ اور دوسرے دن سے ۲۰۰ تک پہنچ گئے۔

شعبہ تبلیغ کے تحت آئندہ کے پروگرامات کا شیڈول

☆......یکم اپریل مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب راولاکوٹ اور مولانا استاد عبدالرشید صاحب خانیوال نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب فرمائیں گے۔

سید علی گیلانی کا نئی دہلی میں تفصیلی طبی معائنہ، مکمل آرام کا مشورہ

سرینگر (نیٹ نیوز) چیئرمین حریت کانفرنس سید علی گیلانی کا نئی دہلی کے میکس ہسپتال میں تفصیلی طبی معائنہ کیا گیا اور ڈاکٹروں نے کچھ اضافی ادویات تجویز کرتے ہوئے انہیں مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ علی گیلانی 10 مارچ کو اچانک بے ہوش ہوگئے تھے، جس کے بعد انہیں میکس ہسپتال میں داخل (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

کراچی میں دورہ تربیہ شروع، 117 شرکاء کی شرکت

بہاولپور کے مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں جاری دورہ تربیہ شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہوگیا

بہاولپور (القلم نیوز) کراچی میں دورہ تربیہ کا شاندار طریقے سے آغاز جس میں 117 افراد شریک ہوئے اور امیر المجاہدین کے مرتب کردہ فرمودات سے مستفید ہوتے ہوئے جبکہ دوسری جانب بہاولپور کے مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں دورہ تربیہ عمدہ طریقے سے اختتام پذیر ہوگیا جس میں 170 افراد شریک تھے۔

تمام تر کوششوں کے باوجود دشمنان جہاد پوری دنیا میں ناکام اور رسوا ہو رہے ہیں: مولانا عمار

آج کے ابوجہل جہاد کے سامنے خاک چاٹ رہے ہیں، دنیا ان کی ذلت اور رسوائی کا تماشا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے

غزوہ بدر کل بھی مسلمانوں کے لیے حجت تھا، آج بھی ہے اور قیامت تک لیے حجت رہے گا، تقریری مقابلے سے خطاب

بہاولپور (القلم نیوز) تمام تر کوششوں کے باوجود دشمنان جہاد پوری دنیا میں ناکام، رسوا اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر المجاہدین کے برادر صغیر مولانا عمار نے مرکز عثمانؓ وعلیؓ بہاولپور میں منعقدہ تقریری مقابلے سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے مفصل، ولولہ انگیز، موثر علمی، اور فکری بیان فرمایا جس میں جہاد کی اہمیت، جہادی کی ابدیت، غزوہ بدر کا دل افروز تذکرہ، شہدائے اسلام کی مثالی قربانیاں اور امت مسلمہ کے جسد واحد میں زہر قاتل بن کر (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

اپنی آنکھوں سے انڈین جیلوں میں اللہ کی مدد کے مناظر دیکھے

اللہ کی مدد آج بھی مسلمانوں کو ملتی ہے، کاش ہم قدر کرنے والے بنیں، مولانا الیاس قاسمی

بہاولپور (القلم نیوز) اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت آج بھی مسلمانوں کو ملتی ہے۔ کاش کہ ہم اس کی قدر کرنے والے بنیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے انڈیا کی جیلوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے عظیم مناظر دیکھے اور مشرکین کو ذلیل و رسوا ہوتے ہوئے دیکھا۔ ان خیالات کا اظہار غازی ہند مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب نے بہاولپور میں منعقدہ طلبہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ اجتماع اپنی نوعیت کا ایک منفرد اجتماع تھا۔

مسلمان آج بھی غزوہ بدر سے رہنمائی لیں تو امت کی اجتماعی حالت سدھر سکتی ہے: مفتی محمد منصور

غزوہ بدر مسلمانوں کو جہاد کا سبق دیتا ہے اور اسکے تمام اہم ترین پہلوؤں پر رہنمائی کا سامان فراہم کرتا ہے، مدیر مرکز الجمیل الاسلامی

مرابطون کے تحت اس اجتماع کا مقصد طلبہ کرام کو علمی کیساتھ ساتھ عملی اور جہادی خدمات کیلئے آگاہ کرنا ہے، تقریب سے خطاب

بہاولپور (القلم نیوز) غزوہ بدر مسلمانوں کو جہاد کا سبق دیتا ہے اور جہاد کے تمام اہم ترین پہلوؤں پر رہنمائی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ مسلمان آج بھی غزوہ بدر سے رہنمائی لیں تو امت کی اجتماعی حالت سدھر سکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف کالم نگار اور مرکز الجمیل الاسلامی کے مدیر مفتی محمد منصور احمد صاحب (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

عراق، مجاہدین کے حملے میں طیارہ تباہ، فائرنگ سے امریکی فوجی ہلاک

طیارہ کرکوک میں مار گرایا گیا، 5 اہلکار ہلاک، سڑک کنارے بم پھٹنے سے گاڑی تباہ

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق میں مجاہدین نے عراقی فوج کا ایک طیارہ مار گرایا جس کے نتیجے میں طیارے میں سوار 3 افراد لاپتہ ہوگئے جبکہ شمالی عراق میں راکٹ حملے کے نتیجے میں ایک امریکی فوجی ہلاک ہوگیا، کرکوک میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے پولیس گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا جس کے نتیجے میں 3 اہلکار زخمی بھی ہوئے، صوبہ انبار میں عراقی فورسز اور مسلح افراد کے درمیان جھڑپ میں 2 افراد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق عراقی فوج کا کہنا ہے کہ اس کا طیارہ کرکوک شہر کے قریب (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

ترکی، دارالحکومت انقرہ میں فائرنگ، 4 افراد ہلاک

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں فائرنگ کے دو مختلف واقعات میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ حکام کے مطابق ایک واقعے میں ایک مرد پولیس اہلکار نے ایک خاتون پولیس اہلکار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تاہم مزید تفصیلات نہیں بتائی (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

کشمیری شہداء کے مشن کو ادھورا نہیں چھوڑیں گے، صلاح الدین

قربانیاں دینا آسان نہیں، حریت پسند عوام کے درمیان کالی بھیڑیوں پر نظر رکھیں

سری نگر (نیٹ نیوز) حزب المجاہدین کے سربراہ سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ قربانیاں دینا آسان کام نہیں انہی کی بدولت منزلوں کا تعین ہوتا ہے شہداء کے مشن کو ادھورا نہیں چھوڑیں گے حریت پسند قائدین اپنے درمیان کالی بھیڑوں پر نظر رکھیں۔ حزب کمانڈ کونسل کے ایک خصوصی اجلاس سے خطاب میں سید صلاح الدین نے کیموہ کولگام میں فورسز کے ساتھ جھڑپ میں شہید داد احمد شیخ کو خراج عقیدت ادا کرتے (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

کشمیری بھارت کے کسی کونے میں محفوظ نہیں، حریت رہنما

ہندو انتہا پسندوں میں عدم برداشت عروج پر

کشمیری طلبا کو ہراساں کرنے کے پیچھے فرقہ پرست فسطائی قوتوں کا ہاتھ ہے، اسکے خلاف زبردست آواز بلند کی جانی چاہیے

طالب علموں اور تاجروں کو خفیہ ایجنسیوں اور انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے ہراساں کرنا منظم بھارتی حکمت عملی ہے، بیان

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر کے حریت رہنماؤں اور تنظیموں نے بھارت میں کشمیری طالب علموں اور تاجروں کو ہراساں کئے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کارروائی کے پیچھے فرقہ پرست فسطائی جماعتوں کا ہاتھ ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق حریت رہنماؤں نے اپنے بیانات (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

ایکواڈور میں فوجی طیارہ جنگل میں گر کر تباہ، 22 افراد ہلاک

حادثہ پاستاسا صوبے کے جنگلات میں پیش آیا، ہلاک ہونیوالوں میں 19 فوجی شامل

کیٹو (نیٹ نیوز) جنوبی امریکا کے ملک ایکواڈور میں فوجی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 19 اہلکاروں سمیت 22 افراد ہلاک ہوگئے۔ ایکواڈور کے صدر رافیل کوریا کے مطابق حادثہ پاستاسا صوبے کے جنگلات میں پیش آیا جہاں فوجی اہلکار پیراشوٹ کورس میں حصہ لینے کیلئے جا رہے تھے۔ حادثے میں طیارے میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے جن میں 19 فوجی اہلکار 2 پائلٹ اور ایک میکینک (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

مشرقی لکی مروت میں پہلی مرتبہ دعوت جہاد کی بہار، مساجد میں بیانات

2 دن گاؤں لڈیوہ ومضافات، کچی کمبر میں علماء کا دورہ، امیر محترم کی کتب تقسیم

مولانا حسن صاحب بیانات کی ترتیبات، ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کی شرکت

مشرقی لکی مروت (القلم نیوز) الحمدللہ ریگستانی علاقہ مشرقی لکی مروت میں پہلی مرتبہ دعوت جہاد کی بہار 2 دن گاؤں لڈیوہ ومضافات، کچی کمبر وغیرہ کا مفصل دورہ ہوا۔ علماء اور دیگر حضرات سے ملاقات اور ضلعی منتظم مولانا حسن صاحب کے لیے مرکزی مساجد میں بیانات کی ترتیبات۔ جس میں ہزاروں عوام الناس نے شرکت کی۔ کچی کمبر میں 9 اصحاب رسول ﷺ کی قبروں کی زیارت اور ان کی مسجد کی صفائی اور آس پاس افغان کوچی وشکاریوں کو دعوت جہاد۔ 70 امیر محترم کی کتب تقسیم۔

ٹنڈو محمد خان میں مولانا عبدالعزیز کا بیان، 200 افراد کی شرکت

ٹنڈو محمد خان (القلم نیوز) ٹنڈو محمد خان جامع مسجد جنت الفردوس باقر نظامانی میں مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کا بیان ہوا جس میں حضرت نے شہداء کرام کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ پروگرام میں 200 افراد نے شرکت کی۔

نوشہرہ میں ماہانہ اجتماع، جہاد کے فضائل کی تعلیم پر زور

ماہانہ اور ہفتہ وار اجتماعات کے ذریعے جہاد کیلئے افراد تیار ہوتے ہیں، بھائی بخت زیب

اجتماع میں تحصیل ویونٹ منتظمین وکارکنان اور منتظم جناب علی محمد کی خصوصی شرکت

نوشہرہ (القلم نیوز) 20 مارچ بروز اتوار ضلع نوشہرہ کا ماہانہ اجتماع ہوا۔ اجتماع میں تحصیل ویونٹ منتظمین وکارکنان، ضلعی منتظم بھائی بخت زیب کے علاوہ صوبائی منتظم جناب علی محمد صاحب نے خصوصی شرکت کی۔ جناب علی محمد صاحب نے سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کی عظمت و اہمیت پر بیان کیا، جبکہ جماعتی دورات خصوصاً ''دورہ تربیہ کے لیے (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

جہاد سے ہی مسلمانوں کی نسلیں محفوظ رہیں گی، مولانا عبدالرشید

نبی کریم ﷺ کے طریقے سے نماز اور حج ادا کریں، قرآن کانفرنس سے خطاب

گھوٹکی (القلم نیوز) جہاد سے ہی مسلمانوں کی نسلیں، فصلیں اور عزت محفوظ رہے گی، ان خیالات کا اظہار مولانا عبدالرشید صاحب نے ضلع گھوٹکی تحصیل ڈھرکی کے حلقہ حضرت علیؓ نوکوٹ میں جلسہ درس قرآن کانفرنس سے بیان میں فرمایا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ اللہ نے ہم کو حکم دیا کہ نماز پڑھو! (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے امیر کے بھی ڈیتھ وارنٹ جاری

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بنگلا دیش میں پاکستان کے حامیوں کی پھانسیوں کا سلسلہ تھمنے میں نہیں آ رہا۔ جماعت اسلامی بنگلا دیش کے امیر مطیع الرحمان کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیے گئے ہیں۔ مطیع الرحمان کو 1971ء کی جنگ میں جنگی جرائم میں ملوث قرار دے کر سزائے موت سنائی گئی ہے۔ بنگلا دیشی وزیراعظم حسینہ واجد کی قائم کردہ عدالتوں نے گزشتہ برس جماعت (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

مقبوضہ کشمیر: جھڑپوں میں 4 مجاہد شہید، 2 بھارتی فوجی ہلاک، 6 زخمی

طلباء کو ہراساں کرنے کیخلاف مظاہرے، درجنوں گرفتار

پلوامہ اور کپواڑہ میں قابض فورسز کے ساتھ جھڑپوں کے دوران ایک ایک مجاہد نے جام نوش فرمایا، 2 نوجوان کو پاکستانی سرحد کے قریب مجاہدین دیکر شہید کیا گیا

پروفیسر گیلانی کی گرفتاری اور طلباء کو ہراساں کرنے کیخلاف سرینگر، سوپور ودیگر شہروں میں عوام سڑکوں پر نکل آئے، پولیس نے علاقے کی سخت ناکہ بندی کر دی

مظاہرین کا مودی سرکار کی جانب سے نہتے کشمیریوں پر پلیٹ گن اور مہلک ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال بند کرنے کا مطالبہ، بھارتی حکومت کیخلاف نعرے بازی

پلوامہ میں مجاہدین کی فورسز کیخلاف کارروائی، ہینڈ گرینیڈ دھماکے میں 5 اہلکار زخمی، دو کی حالت تشویشناک، راجواڑ میں شہید ہونیوالے دونوں نوجوان سپرد خاک

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فورسز اور مجاہدین کے درمیان مختلف جھڑپوں کے دوران 4 مجاہد شہید جبکہ 2 بھارتی فوجی واصل جہنم اور 6 زخمی ہوگئے جن میں 2 کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جاتی ہے دوسری جانب قابض فورسز کی جانب سے پروفیسر گیلانی کی گرفتاری اور طلباء کو ہراساں کرنے کے خلاف سرینگر، سوپور اور دیگر شہروں میں ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور بھارتی فوج اور مودی سرکار کے مظالم کے خلاف شدید نعرے بازی کی، اس موقع پر پولیس نے علاقے کی ناکہ بندی کر کے گرفتاریوں اور تلاشی کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھا اور فرنٹ کے قائدین سمیت درجنوں افراد کو گرفتار کر (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

جنونی ہندوؤں نے 2 مسلمانوں کو درخت سے لٹکا کر پھانسی دیدی

گائے ذبح کرنے کا شبہ

افسوسناک واقعہ جھارکھنڈ کے ضلع لیتہار میں پیش آیا، 35 سالہ محمد مجلوم اور 15 سالہ ابراہیم مویشیوں کا کاروبار کرتے تھے

دل خراش واقعہ کے بعد علاقے میں کشیدگی، لواحقین کا مظاہرہ، پتھراؤ، کئی اہلکار زخمی، پولیس کا لاٹھی چارج، ہوائی فائرنگ

رانچی (نیٹ نیوز) بھارت میں عدم برداشت عروج پر ہے۔ ریاست جھارکھنڈ میں 2 مسلمانوں کو گائے چرانے اور اسے ذبح کرنے کے شبہ کے الزام میں وحشیانہ تشدد کے بعد پھانسی دیدی۔ بھارتی اخبار کے مطابق واقعہ جھارکھنڈ کے ضلع لیتہار میں پیش آیا جہاں خود ساختہ مویشیوں کی حفاظت پر مامور افراد (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

سطح سمندر بڑھنے سے 1 کروڑ 30 لاکھ امریکیوں کے بے گھر ہونیکا خدشہ

نیویارک (نیٹ نیوز) سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے سمندر کی سطح اسی طرح بڑھتی رہی تو صدی کے آخر تک ایک کروڑ 30 لاکھ افراد امریکا میں بے گھر ہو سکتے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ سب سے زیادہ خطرہ ریاست فلوریڈا کو ہے، جس کی سمندری سطح میں 6 فٹ تک اضافے کا خدشہ ہے، جس کے نتیجے میں 60 لاکھ افراد دربدر ہو سکتے ہیں جبکہ لوزیانا میں 12 لاکھ (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

سعودی عرب، 7 ہزار سال پرانا قبرستان دریافت

راولپنڈی (مانیٹرنگ ڈیسک) سعودی عرب کے شہر الجوف میں سات ہزار سال پرانا قبرستان دریافت کیا گیا ہے۔ یہ جگہ لبنان کے ساتھ شمالی سرحد کے ساتھ واقع ہے، وہاں سے متعدد قدیم مقامات بھی دریافت ہوئے ہیں۔ ریاض میں ایک تقریب میں برلن یونیورسٹی کے پروفیسر اور سعودی جرمن کھدائی ٹیم کے سربراہ ہینز جارگ گیبل نے کہا کہ الجوف (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

اسدالدین اویسی کو بھارت رہنے کا حق نہیں پاکستان چلے جائیں، شیوسینا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) مسلمان اور پاکستان مخالف بھارتی انتہا پسند شیوسینا بھارتی مسلمان رہنما اسدالدین اویسی کے خلاف میدان میں آ گئی۔ شیوسینا کے رہنما کا کہنا ہے کہ اسدالدین اویسی کو بھارت میں رہنے کا کوئی حق نہیں انہیں پاکستان چلے جانا چاہیے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اور رکن اسمبلی اسدالدین اویسی کے بیان پر شیوسینا بھڑک اٹھی۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

بحیرہ روم سے 2 ہزار مہاجرین کو بچا لیا گیا، 2 ہلاک

روم (نیٹ نیوز) بحیرہ روم میں لیبیا کے قریب ایک ریسکیو آپریشن کے ذریعے یورپ پہنچنے کی کوشش کرنے والے دو ہزار مہاجرین کو بچا لیا گیا جبکہ اس دوران دو افراد ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔ اطالوی کوسٹ گارڈز کا کہنا ہے کہ ریسکیو آپریشن ابھی جاری ہے۔ لیبیا سے یورپ پہنچنے کی کوشش کرنے والے ہزاروں مہاجرین شکستہ حال کشتیوں کے ذریعے اطالوی جزائر کا رخ کرتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا! بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ حجامہ ہے۔ (بخاری)

السنۃ الحجامۃ مطب

الرحمت ٹرسٹ

کیا آپ بیمار ہیں؟ دواؤں کے استعمال سے تنگ آ چکے ہیں؟ تو آیئے!

نظر بد، کینسر، ہیپاٹائٹس، بلڈ پریشر، فالج، جوڑوں کے امراض، سر کا درد، آدھے سر کا درد، امراض معدہ، عرق النساء، اعصابی کھچاؤ، شوگر، جسم کے دفاعی نظام کے امراض، نفسیاتی امراض، برص کی بیماری، الرجی، خارش

اور دیگر موذی امراض کا علاج بھی ہے اور ان سے بچاؤ کا ذریعہ بھی

حدیث کی رو سے ''حجامۃ'' سحر کا بھی علاج ہے

حجامہ کروائیے

یہ علاج بھی ہے اور سنت بھی، ترقی بھی، شفاء بھی

آپ بھی انتہائی کم معاوضے میں فائدہ اٹھائیے

فی پوائنٹ 60 روپے

مقامی رابطہ

0321-6381413
0332-9440101
0321-6315285
0321-8719133

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

وفاق المدارس اجتماع

ضرورت، اہمیت، تقاضے اور پیغام

ملک عزیز پاکستان میں علوم دینیہ کے ہزاروں چھوٹے بڑے مراکز شب و روز ملت اسلامیہ کی دینی راہنمائی اور علوم نبوت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ یہ فیض ہے دارالعلوم دیوبند کے اکابر حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہما اللہ تعالیٰ اور ان کے رفقاء کا جو ایک طرف انگریز کے خلاف میدان جہاد میں بنفس نفیس شریک رہے اور دوسری جانب انہوں نے انگریز نے نظام تعلیم کے مقابل ایک ایسے نظام و نصاب کو رائج کیا جس نے مسلمانوں کے دینی و ملی ورثے کو نازک ترین وقت میں سنبھالا دیا اور اس باب میں وسائل و حالات کی ناسازگاری کے باوجود انمٹ خدمات کے نقوش ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ثبت کر دیئے۔

قیام پاکستان کے بعد لازم تھا کہ سب سے پہلے ایک اسلامی حکومت کے شایان شان ایسا نظام تعلیم رائج کیا جاتا، اسلامی تعلیمات کے ماہرین، قرآن و حدیث پر گہری نگاہ رکھنے والے علماء اور علوم اسلامیہ میں دسترس رکھنے والے رجال کار پیدا کیے جائیں۔ جو آگے مسلمان معاشرہ کا اسلام سے ناطہ جوڑنے، مسلمانوں میں اسلام کی بنیادی اور ضروری تعلیم عام کرنے اور اسلامی تہذیب و تمدن کی ابدی صداقت کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیں۔ چنانچہ انہی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے دینی مدارس قائم کیے گئے اور ان کے کردار کو موثر و فعال بنانے کے لیے تنظیم سازی کے طور پر وفاق المدارس العربیہ بورڈ کی داغ بیل ڈالی گئی۔

یہ وفاق اور اس سے منسلکہ مدارس کی علمی و دینی خدمات کا دائرہ کار ملک سے بیرون دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے مگر ابھی تک ان خدمات سے روشناس کرانے اور اپنے دائرہ اثر کا اجتماعی مظاہرہ پیش کرنے کی کوئی نوبت نہیں آئی تھی مگر گزشتہ ایک دھائی میں دینی مدارس کے خلاف اور دینی تعلیم کے خلاف جو فضا بنائی گئی اس کا تقاضا تھا کہ اس مقصد کے لیے کوئی بڑا قدم اٹھایا جائے اور مقام شکر ہے یہ بات کہ اس وقت یہ ادارہ ۱۳ اپریل کو لاہور میں ''استحکام دینی مدارس و پاکستان کانفرنس'' کے زیر عنوان اس کا اظہار کرنے جا رہا ہے۔

بلاشبہ پاکستانی قوم اور دنیا بھر میں ان دینی مدارس کے بارے میں مختلف ذوق رکھنے والوں کی نظریں اس وقت اس اجتماع پر لگی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں ذمہ داران پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس اجتماع کو بھرپور موثر بنانے کی کوشش کریں، اس کے پیغام میں جامعیت اور وسعت لانے کے لیے تمام موثر وسائل بروئے کار لانے چاہئیں جس سے امید ہے کہ اس اجتماع کے نہ صرف پاکستان بلکہ امت مسلمہ کے دینی، تعلیمی اور تربیتی مستقبل پر دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ اہل مدارس کو اپنی اجتماعی قوت کا احساس پیدا ہوگا۔ دینی مدارس کا روشن کردار سامنے آئے گا۔ عالمی سطح پر جہاد اور دہشت گردی کو خلط ملط کرنے کا جو رجحان چل رہا ہے اس کا بھی سدباب ہوگا، دینی مدارس کے ساتھ دہشت گردی کو نتھی کرنے کی جو ریت چل نکلی ہے اس کے آگے بند بندھے گا، دینی مدارس اور اہل وفاق کے لیے عالمی سطح پر آگے بڑھنے کے لیے ایک بہترین موقع ہاتھ آئے گا، اپنی بات پوری قوت اور تاثیر کے ساتھ ایوان حکومت تک پہنچانے کا مثالی موقع ملے گا، دینی قوتوں کے خلاف جو منفی پروپیگنڈے ہیں ان کا موثر توڑ ہوگا اور وفاق کی نصف صدی پر پھیلی خدمات آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ ہوں گی جو ملک و ملت پر ایک احسان عظیم ہیں۔ ہماری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور اسے تمام شرور و فتن سے حفاظت فرمائے۔ آمین

سرّ دلبراں

اس آیت پاک ۱۷۷ (سورۃ البقرۃ) میں اَعمال حسنہ اور اَخلاق عالیہ کا بیان ہے۔ فرمایا: ایسا شخص گویا خود سراپا نیکی ہے۔ زبانی کلامی دعوے کسی کام کے نہیں ہوتے۔ مشرق و مغرب کا فرق بھی بارگاہ الٰہی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰہِ وَاَحِبَّاءُہٗ کے دعوے بھی محض بیکار ہیں۔ بس یہاں تو ایمان کے بعد اعمال ہیں کہ اگر ایمان ہے اور عمل محض اللہ کے لئے ہے تو ایسے عمل کا وزن ہوگا اور یہاں صیغے تمام ماضی کے استعمال ہوئے۔ گویا اللہ کے ایسے نیک بندے اپنے حال کو ماضی بناتے چلے جاتے ہیں۔ حال کی بجائے ماضی پختہ ہوتا ہے۔ حال میں تبدیلی ممکن ہوتی ہے، اختیاری ہو یا اضطراری مگر ماضی میں تبدیلی ناممکن ہوتی ہے۔

ایسا خوش نصیب کہ وہ اللہ پر ایمان لایا، آخرت پر ایمان لایا، فرشتوں پر ایمان لایا، اللہ کی کتابوں پر ایمان لایا اور اللہ کے نبیوں پر ایمان لایا۔ آمَنَ ایک بار استعمال ہوا یعنی ان پانچوں بنیادوں پر ایمان ایک ہے، شئی واحد ہے۔ اگر ایک پر ایمان نہیں تو کسی پر ایمان نہیں۔ مصارف خیر چھے بتائے اور یہاں بھی صیغہ ماضی کا لائے۔ آگے نماز کا ذکر فرمایا، صیغہ ماضی کا لائے، زکوۃ دینے کا ذکر فرمایا صیغہ ماضی کا لائے۔ گویا یہ ایمان اور یہ اعمال ایسے صاحب خیر کے کردار کا وہ وصف ہے جو ماضی کی پختگی رکھتا ہے، اس میں فعل مضارع اور فعل حال والا خوفِ تغیر نہیں، اور مالک کائنات نے کمال کر دیا کہ آگے ماضی سے بھی زیادہ پختگی اسم فاعل اور اسم صفت میں ہوتی ہے تو اب فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے کیے گئے عہد و پیمان میں باوفا ہیں اور مالک کی بندہ نوازی دیکھیے کہ اسم فاعل ''صبر کرنے والے'' کو صورت مفعولی میں لا کر مزید پختگی کا وصف مبرہن کر دیا کہ یہ سختی میں، تکلیف میں اور جنگ (و جہاد) میں صابرین ہیں۔ ان کی صفت صبر لائق تحسین، لائق تبریک ہے۔ صفات مذکورہ اہل ایمان میں جس درجہ کی ہوں گی وہ اہل ایمان اسی درجہ میں ایمان کی بلندیوں کو حاصل کریں گے۔ نماز اور زکوۃ کا ایک ساتھ ذکر کرنا ان کی اہمیت اور فرضیت کو واضح کر رہا ہے۔

خاتم المعصومین ﷺ کے بلافصل خلیفہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آغاز خلافت میں بعض قبائل نے کہا تھا کہ ہم نماز تو پڑھیں گے مگر زکوۃ نہیں دیں گے۔ اس پر ثانی رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرما دیا کہ جو کوئی نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا میں اس کے ساتھ قتال کروں گا۔ اور عملی طور پر ایسے قبائل کے خلاف قتال کیا۔ نماز کے لئے اَقَامَ اور زکوۃ کے لئے اٰتیٰ دونوں ماضی کے صیغے ہیں یعنی نماز اور زکوۃ دونوں اپنا حال اور اپنا ماضی بنانا ہوگا ورنہ اہل ایمان کی ان تکمیلی صفات میں سے حصہ پانا ناممکن ہوگا۔ نماز سے آدمی کا جسم و جان اور کپڑے پاک ہوں گے اور زکوۃ سے اس کا مال پاک ہوگا۔ عہد معاہدوں پر عمل درآمد سے معاملات درست ہوں گے۔ افراد کے ساتھ معاہدے ہوں یا اقوام کے ساتھ سب کا پورا کرنا شرعاً ضروری ہے۔ معاہدہ کرنے والا فرد ہو یا حکومت و ریاست، تمام کا ایفا ضروری ہے۔ کافروں سے کیا گیا وعدہ بھی پورا کیا جائے گا ہاں اگر کسی وقت کسی وجہ سے کیا گیا معاہدہ پورا کرنا ممکن نہ ہو یا قومی و ملی مصلحت اسی میں ہو تو پہلے ان کو بتا کر موقع دیا جائے گا تا کہ وہ غلطی اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنی قوم مسلمان برادری سے، مسلمان حاکم وعدہ کر کے مکر جائے تو بفرمان نبوی ﷺ اس سے بڑھ کر بڑا دھوکے باز کوئی نہیں جو عوام کا حاکم ہو اور عوام کو دھوکا دے (صحیح مسلم بحوالہ تفسیر انوارالبیان) اور جو شخص مسلمانوں کا والی بنایا جائے پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ وہ ان کے ساتھ خیانت کرنے والا ہو تو اللہ اس پر جنت حرام فرما دے گا۔ (بخاری)

قومی اور ملی مصالح کی خاطر غیر مسلموں سے معاہدے بھی کیے جاتے ہیں اور جنگیں بھی لڑی جاتی ہیں لیکن صلح کا معاہدہ کرتے وقت قومی وقار اور ملی غیرت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ جتنا دباؤ اور جتنے سخت اور مایوس کن حالات رسول مقبول ﷺ کی وفات پر پیدا ہوئے اور خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیش آئے، اتنے اور ایسے پریشان کن حالات قیامت تک پیش نہ آئیں گے مگر سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی استقامت اور اسلامی حمیت کے لئے ڈٹ جانے پر اللہ نے کامیابی دی اور فتوحات کے دروازے کھل گئے۔ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیا گیا۔ انکار کرنے والوں اور اسلام کے خلاف فتنے پیدا کرنے والوں کو مٹا کر رکھ دیا گیا۔ ''صابرین حین البأس'' جہاد میں ڈٹ جانے والوں کو اللہ نے اپنے پاک کلام میں صابرین کا اَنْ مِٹ خطاب دے دیا۔ آخر میں فرما دیا کہ یہ لوگ (جن میں سب سے اول اصحاب رسول رضی اللہ عنہم) جن کی صفات مذکور ہوئیں کہ یہی ایمان قلبی کے ساتھ ایمان کے تقاضوں کو بھی پورا کرتے ہیں اور یہی لوگ تقویٰ والے ہیں کہ حرام سے بچتے اور گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

اصحاب رسول کا یہاں غائبانہ ذکر فرمایا کہ یہ لوگ ''مُتَّقُوْنَ'' ہیں اور یہی لوگ ''اَلَّذِیْنَ صَدَقُوْا'' ہیں۔ حاضر کی بجائے غائب کا صیغہ بسا اوقات زیادہ مزہ دیتا ہے۔

خوش تر آں باشد کہ سرّ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

☆......☆......☆

دار العلوم جنت کا فاضل

مولانا محمد عارف

گزشتہ سال تعطیلات میں ان سے یہ میری دوسری ملاقات تھی سابقہ ملاقات تو مجھے یاد نہیں۔ انہوں نے ہی فرمایا تھا بندہ سے کہ میں نے کراچی جامعۃ النور میں پڑھا تھا اس سال جو آپ کا پہلا سال تھا مگر آپ تو چلے گئے ''سرکاری مہمان'' بن گئے، مگر بندہ کو یہ ملاقات یاد نہ تھی۔

ہم دوبارہ آٹھ سال بعد ملے، ایک سرسبز شاداب وادی میں، ایک دینی تربیت گاہ میں۔ میں نے اس کو ساتھیوں کی خدمت کرتے دیکھا۔ جذبۂ جہاد سے سرشار دیکھا۔ ساتھیوں کا سالن روٹی پکاتے ہوئے دیکھا۔ نماز میں اقامت بھی کرتے تھے، ذمہ دار بھی تھے، ہم نے بہت ساری باتیں کیں، گپ شپ لگائی۔

تازہ القلم کا شمارہ اٹھایا بندہ کے پسندیدہ ترین مضامین میں سے ایک مضمون ''بل احیاء'' پڑھنا چاہا اوپر جو نام لکھا تھا ''حافظ ضیاء الحق شہیدؒ'' شہادت کا متوالا۔ یقین نہ تھا کہ یہ وہی دوست ہے جسے میں مولانا ضیاء الحق کہا کرتا تھا، کیونکہ عنوان میں صرف حافظ لکھا تھا، لیکن جب پڑھنا شروع کیا تو دل پر ایک چوٹ لگی، فراق کا، آنکھوں نے برسنا شروع کیا۔ مسجد ہی میں تھا فجر کے بعد، مبارک جگہ پر صاف دل شہید کا تذکرہ پڑھ رہا تھا، ہاتھ اٹھائے رو، رو کر دعاء کی، یا اللہ! یہ حقیقی طور پر مرد مومن مرد حق، ضیاء الحق بھائی بھی چلے گئے۔ ابھی تو بھائی اشفاق شہیدؒ دل پر چھائے ہوئے تھے اور کوہاٹ کے عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک قدیم طالب علم جانباز فدائی، حافظ ندیمؒ، بھائی عثمانؒ (ڈیرہ اسماعیل خان) یہ سب دل پر اب تک چھائے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر دو بھائیوں نے بندہ کو تسبیح اور عطر بھی ہدیہ کیا تھا۔

مولانا ضیاء الحقؒ بندہ کو کسی کام کو ہاتھ لگانے بھی نہ دیتے تھے، حالانکہ بندہ جب سفر پر جاتا ہے تو عہدوں کو گھر پر رکھ کر جاتا ہے، تا کہ جانبازوں کی خدمت میں عہدے آڑے نہ آجائیں۔ مزاج ہی ان عاشقان کی خدمت کا ہے۔

ایک دن مجاہدین کی سہولت کے لیے گارے پتھر سے غسل خانے وغیرہ بنا رہے تھے۔ سب اجتماعی کام میں لگے ہوئے تھے، بندہ بھی وہاں آدھمکا، مگر مولانا شہیدؒ اوپر چھت سے چیخنے لگے ''نہ مولانا صیب! نہ مہ کوا، پریدا، قلارشا'' کہ آپ خدمت نہ کریں مگر بندہ نے ایک تغاری پکڑا دی بڑی ضد کر کے تا کہ اس کام میں بندہ کا حصہ ہو ایصال ثواب ہو۔

بندہ زیادہ تر بھائی ضیاء الحق شہیدؒ اور بھائی اشفاق شہیدؒ کے ساتھ وقت گزارا کرتا تھا، دونوں کو اللہ پاک نے شوق شہادت خوب عطاء فرمایا تھا۔ بھائی اشفاق شہیدؒ (صوابی) عموماً مجاہدین کی کرامات کے قصے سنتے اور سناتے رہتے تھے۔ اسی طرح مولانا صاحبؒ بھی دیگر جانباز اور ان کے استاذ محترم بھی ہم اکثر جنت کے تذکرے، حوروں کے تذکرے کرتے تھے۔

ایک دن دسترخوان پر مولانا صاحبؒ اور دیگر جانباز جو تمام مراحل طے کر کے دشمنان اسلام، کافروں پر جلد ہی ضرب حیدری لگانے والے تھے، ہم ایک بار کھانے کے دوران خوب ہنسی مذاق کر رہے تھے تو میں نے کوہاٹ کے جانباز حافظ ندیم شہیدؒ کو کہا کہ زیادہ شرارت مت کرو ورنہ اللہ پاک جب ہمیں جنت میں لے جائیں گے تو میں تم کو پکڑ کر دودھ کی نہر میں ڈال دوں گا پھر شہد کی نہر میں ڈالوں گا۔ حافظ جنید صاحبؒ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہنس کر کہنے لگے ''مولانا صاحب! بیا خو بہ زما مزے شی، حورے بہ ما چوئی'' (مولانا صاحب! پھر تو میرے مزے ہوں گے حوریں مجھے چاٹیں گی) اس پر ہم سب خوب ہنس پڑے۔

چند دن بعد حافظ ندیم شہیدؒ پہنچ گئے اپنے ٹھکانے پر تین یاروں کے ساتھ اور دشمنوں کو جہنم پہنچایا اور پھر کچھ عرصہ بعد بھائی اشفاق صاحب شہیدؒ عیسائیوں کے ہاتھ جام شہادت نوش فرما کر دھری، ڈبل شہادت پا گئے اور اب میرے بھائی مولانا ضیاء الحق بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ جنت میں ان شاء اللہ ہمارے ساتھیوں کا انتظار فرما رہے ہونگے اور بندہ ان تک پہنچنے کی اللہ پاک سے حسب سابق اور اب مزید جہاد فی سبیل اللہ کے آخری مرحلہ آخری منزل کی دعاؤں میں اضافہ کرے گا ''ان شاء اللہ'' استقامت سے قارئین میرے لیے بھی مانگیں اور اپنے لیے بھی کیونکہ اہل دنیا ہر طرف سے آج کل ہم پر حملہ آور ہیں، شیاطین کے لشکر طرح طرح سے اپنے انداز بدل بدل کر اہل حق کو دین سے، خصوصاً جہاد مقدس سے جو افضل ترین عبادت ہے، اس سے ہٹا رہے ہیں اور ہم استقامت اپنے محبوب رب ہی سے مانگتے ہیں۔

تذکرہ چل رہا تھا اپنے محبوب دوست بھائی مولانا ضیاء الحق صاحب شہیدؒ کا۔ آٹھ دس دن تو اکٹھے رہے پھر جس دن بندہ رخصت ہو رہا تھا، اس دن مولانا بھی کچھ دن کے لیے گھر جا رہے تھے۔ مولانا شہیدؒ اور بندہ ڈاٹسن کی چھت پر بیٹھ کر مفت کی سیر و سیاحت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تقریباً تین گھنٹے کا سفر تھا مرکز تک، وہ تین گھنٹے ہمارے خوب گپ شپ، جہادی باتیں، قدیم و جدید یادوں کے تذکروں میں گزرے۔ راستے میں بہتے نہر میں گاڑی بھی ہماری پھنس گئی، اس کے نکالنے میں بھی ہم دونوں نے کافی حصہ لیا مگر نکال نہ سکے۔ آخر ایک گاڑی آئی، اسے باندھا اس سے گاڑی نکل آئی۔ (اچھا ہوا گاڑی خراب ہوئی، دوست کے ساتھ زیادہ وقت گزرا)

بندہ کو معلوم نہ تھا کہ مولانا نے علم کی تکمیل دورہ حدیث تک نہی کی، بل احیاء کے مضمون سے علم ہوا کہ دو سال باقی تھے، شوق شہادت و جہاد میں تکمیل نہ کر سکے مگر شہید کی کرامت بعد از شہادت پڑھی کہ خواب میں ان کے بہنوئی نے ان کو دیکھا، تو خوشی سے دل مچلنے لگا۔

واہ ربا! کتنا پیار ہے تجھے اپنے عاشقوں سے کہ لوگ تو ان کے بارے میں کہتے ہیں کتنا باصلاحیت تھا علم چھوڑ کر اپنے آپ کو ضائع کیا، کیا فائدہ ہوا؟ مگر اللہ پاک تو دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اخلاص پر فیصلہ فرماتے ہیں، چاہے لوگ کتنا دہشت گرد، بے کار، فضول کے طعنے دیتے رہیں مگر جب اللہ پاک تک مجاہد فی سبیل اللہ پہنچ جاتا ہے تو اللہ پاک ان کے دنیا میں جس کام کی تکمیل نہ کر سکے ہوں اس کو وہاں بھی پورا فرماتے ہیں۔

مولانا شہیدؒ کو بجائے حافظ کہ میں ''مولانا'' لکھ رہا ہوں، اس کی اصل وجہ وہ خواب نہیں جو ان کے بہنوئی نے دیکھا۔ اصل وجہ اور ہے کہ شرعاً درست ہے کہ سادسہ پڑھنے والے کو مولوی یا مولانا کہا جائے۔ استاذ العلماء والمجاہدین پیکر تواضع شیخ الحدیث مولانا سید شیر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ جنگل خیل میں تقریب حفظ کے سلسلہ میں بیان فرما رہے تھے اور اس بیان میں فرمایا کہ جو طلباء کرام چند درجات پڑھ لیں یہاں تک کہ قدوری بھی پڑھ لیں تب بھی شرعاً وہ عالم دین ہیں، یہ جو نصاب ہے عالم کورس کا یہ رسمی ہے شرعی نہیں، شرعاً قدوری تک بھی پڑھ لے کوئی تو اس پر اطلاق ہوسکتا ہے مولوی یا عالم کا (یہ بیان بندہ نے خود سنا) تو مولانا شہیدؒ تو حافظ تھے اور سادسہ تک پڑھ چکے تھے اور صرف دو سال باقی تھے......مگر رسماً بھی اللہ پاک نے مولانا شہیدؒ کی لاج رکھ لی اور دو سال کورس کی تکمیل جنت میں کروائی اور باقاعدہ تقریب ہوئی۔ اللہ پاک نے محفل سجادی۔ وہ خواب شمارہ القلم ''بل احیاء'' میں چھپا ہے جو ان کے بہنوئی نے بعد از شہادت دیکھا ''کہ مولانا شہیدؒ نہایت سفید اجلے لباس میں اور نہایت درجہ خوش ہیں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: کہ آج میری دستار بندی ہے کیونکہ جہاد اور شہادت کی محبت کی وجہ سے میں اپنی تعلیم کی تکمیل نہ کر سکا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت میں میری دستار بندی کی تقریب سجادی''

اللہ پاک راقم الحروف کو ان کی طرح کا جذبہ عطاء فرمائے۔ مجھے، میری اولاد کو اسی راستہ میں چلتے چلتے شہادت کا عظیم مرتبہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب الشہداء والمجاہدین

کچھ ابتدائی کتب جامعۃ النور میں اور دستار بندی جامعۃ جنت میں، سبحان اللہ! مولانا شہیدؒ کا ایک طالب علم ساتھی کے سامنے تذکرہ کیا۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ یہ طالب علم ان کا ابتدائی ہمسفر تھا۔ وہ طالب علم کہنے لگا کہ میں تو آپ سے ان کا نمبر مانگ رہا تھا۔ بندہ نے القلم کے حوالے سے عرض کیا کہ ان کی تمنا پوری ہوچکی۔

ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ مولاناؒ کے ساتھی اس سال ۱۴۳۳ھ میں فارغ ہونے والے ہیں یعنی دورہ حدیث میں ہیں اور آج کل انکی دستار بندی بھی قریب ہے۔ عجیب اتفاق کی مولانا صاحبؒ کی بھی انہی دنوں وطن اصلی (جنت) میں دستار بندی ہوگئی اور ان کے ساتھیوں کی وطن عارضی (دنیا) میں ہوگی۔

اے اللہ! آپ ہی نے مجھے دیکھا تھا کہ مولانا شہیدؒ، بھائی اشفاق شہیدؒ، بھائی عثمان شہیدؒ، بھائی جنید شہیدؒ اور میجر شہیدؒ اور دیگر شہید ساتھیوں کے ساتھ بندہ نے خوب گپ شپ لگائی۔ یا اللہ! ان کے اخلاص کے واسطے سے عرض ہے آپ کی وہ رحمت جو ان کی طرف متوجہ ہوئی ہے وہ رحمت بندہ کی طرف متوجہ فرما اور بندہ کو بھی اپنے راستے میں استقامت اور شہادت کی عظیم موت عطاء فرما۔

ان ساتھیوں کو جذبہ اور جہاد کیسا تھا؟ فضائل جہاد میں شہداء کے تین طبقے ذکر ہیں۔ اسی پر مضمون ختم کرتا ہوں ان شاء اللہ۔ سب سے تیسرے درجے کے شہداء ہونگے۔ خصوصاً وہ جو ایک ضرب حیدری سے کئی ملکوں کو ہلا دیتے ہیں۔ مولانا ضیاء الحق شہیدؒ کی ٹکر بھی ایسی جگہ پر کافروں سے ہوئی کہ ایک تیر سے دو شکار بلکہ کئی ممالک شکار ہوئے۔

فضائل جہاد (ص ۴۳۹) پر حدیث مبارک ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شہداء تین قسم کے ہیں:

پہلا وہ آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ (جہاد) میں نکلا اس کا ارادہ لڑنے اور شہید ہونے کا نہیں وہ صرف مسلمانوں کی جماعت کو بڑھانے کے لیے آیا ہے، اگر یہ آدمی اللہ کی راہ میں مر گیا یا قتل ہوگیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور عذاب قبر سے اس کو بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے مامون ہوگا اور حور عین سے اس کا نکاح کیا جائے گا اور اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار اور ہمیشگی کا تاج رکھا جائے گا۔

دوسرا وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا ثواب کی نیت کر کے اس کی نیت ہے کہ وہ کافروں کو قتل کرے گا اور خود قتل نہیں کیا جائے گا پس اگر یہ مر گیا یا قتل ہوگیا تو اس کا گھٹنہ حضرت ابراہیم (خلیل اللہ علیہ السلام) کے ساتھ ہوگا اللہ رب العزت کے سامنے بھی بیٹھک میں اس بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے نزدیک جس کا سب پر قبضہ ہے۔

تیسرا وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اجر کی نیت کے ساتھ اور وہ چاہتا ہے کہ قتل کرے اور قتل کیا جائے۔ پس اگر یہ مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ قیامت کے دن اپنی تلوار کو کندھے پر رکھ کر ظاہر کرتا ہوا آئے گا اور لوگ گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہونگے۔ وہ کہے گا کیا تم ہمارے لیے راستہ کشادہ نہیں کرتے؟ بیشک ہم نے اپنا خون اپنا مال اللہ تعالیٰ کے لیے لٹایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یا انبیاء میں سے کسی نبی سے بھی کہے تو وہ اس کے لیے راستہ چھوڑ دیں بوجہ ان کے حق واجب کے دیکھنے کے، یہاں تک کہ وہ آئیں گے نور کے ممبروں پر عرش کے نیچے اور اس پر بیٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے فیصلے کس طرح کیے جاتے ہیں۔ انہیں نہ موت کا غم پہنچے گا اور نہ ہی قبر کی تکلیف اور نہ ہی حشر کا نفخہ انہیں خوف زدہ کرے گا، نہ انہیں حساب کی فکر ہوگی اور نہ ہی میزان اور پل صراط کی۔ وہ جو مانگیں گے انہیں دیا جائے گا اور جس کی شفاعت کریں گے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی (اس جملہ میں مولانا ضیاء الحق شہیدؒ کے رشتہ داروں کے لیے خوشخبری ہے) جنت میں جو ان کو پسند ہوگا دیا جائے گا اور جنت کی جس جگہ وہ چاہیں گے ان کا ٹھکانا بنایا جائے گا۔'' (بزار بیہقی) (فضائل جہاد ترجمہ و تشریح کتاب مشارع الاشواق از شیخ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ)

ایک ضروری بات یاد آگئی مشکوۃ شریف (ص ۵۲۰) میں حدیث مبارک موجود ہے کہ جب آقا مدنی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا مدت رضاعت یعنی دودھ پینے کے زمانے ہی میں انتقال ہوگیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی (ای فی مدۃ الرضاع) وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ.'' (مسلم)

(میرے بیٹے ابراہیم کا مدت رضاعت میں انتقال ہوگیا۔ یقیناً اس کے لیے جنت میں دو دودھ پلانے والیاں مقرر کی گئی جو ابراہیم کی مدت رضاعت کو پورا کریں گی جنت میں)

سبحان اللہ! ہمارے حافظ ضیاء الحقؒ کی مدت تعلیم باقی تھی، اللہ پاک نے تکمیل جنت میں کی، اب مولانا بن گئے۔

مولانا ضیاء الحق شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں کے نام کچھ اشعار پیش خدمت ہیں۔

چہ شو لے فدائی اشنا دمینی پہ لمبو
رنگینہ جنازہ بہ دی اوڈی حوری پہ اگو
لہ بریدادے قربان شمہ حیرانہ د دنیا کڑا
پزور د سپین ایمان دی بیاد کفر شپہ سبا کڑا
یو تندر طوفانئی چہ داؤلیگے پہ تیارو
رنگینہ جنازہ بہ د اوڑے حوری پہ اگو

مطلب یہ ہے کہ اے فدائی جب آپ عشق کے شعلوں پر قربان ہوگئے تو حوریں آپ کے خون سے رنگین جنازے کو کندھا دیں گیں۔ قربان جاؤں آپ کے خوف ناک حملے سے کہ دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا۔ آپ نے اپنے روشن چمکتے ایمان کی طاقت کے زور پر کفر کے اندھیروں کا خاتمہ کر دیا۔ آپ ایک طوفانی بجلی ہو جو اندھیروں پر گرتے ہو۔ کیسی خوش قسمت حوریں آپ کے خون شہادت سے رنگین جنازے کو کندھا دینگی۔

☆......☆......☆

بسم اللہ والا کرشماتی عمل (۴)

ابوجندل شفیق

تا کہ پولیس ہماری مدد کو پہنچے، ایسا اس لئے کیا گیا کہ جیلوں میں اتنے بڑے پیمانے پر قیدیوں کے خلاف کارروائی کے لئے اوپری سطح سے اجازت لینی پڑتی ہے اور وہ تھی نہیں، یہ سب کچھ اندر کھاتے ہو رہا تھا اور اپنی بھڑاس نکالی جا رہی تھی۔ جیل کے ہوٹر کی آواز کان پڑتے ہی شہر کی فورس نے جیل کو چاروں طرف سے آگھیرا اور ایک بھاری نفری جیل کے داخلی مین گیٹ پر آپہنچی اور جیل کا گیٹ کھولنے کا مطالبہ کیا مگر جیل حکام نے اپنے کالے کرتوت پر یوں پردہ ڈالا کہ باہر کی فورس کو اندر آنے ہی نہ دیا اور یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہم نے قیدیوں کو کنٹرول کر لیا ہے۔ بلاک نمبر ۶ جہاں چند مخصوص ساتھیوں کو لا کر تشدد کیا گیا تھا۔ یہ حالات تھے۔ باقی ماندہ ساتھیوں کو بھی بیرکوں سے نکال کر چھوٹے چھوٹے سیلوں میں الگ الگ کر دیا گیا یہ خبر باہر کی دنیا میں بھی شدہ شدہ نکل گئی۔ ادھر حکام بالا کے اس کارروائی کے بعد دورے شروع ہوئے۔ ڈی آئی جی جیل خانہ جات کو بھی اس جیل کا دورہ کرنا پڑا۔ برائے نام تحقیقات ہوئیں قیدیوں کو تو کچھ فائدہ نہ ہوا البتہ تشدد کروانے والے ایس پی کو اس کارروائی کے بعد ترقی ضرور مل گئی وہ وہاں سے ڈی آئی جی بن کر ہیڈ آفس دفع ہو گیا۔

اس تنگی کے عالم میں بھی اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی کہ کافی عرصہ سے خطوط کی آمد و رفت کا سلسلہ رکا ہوا تھا وہ ایک بار کھلا۔ سیل میں بندہ کے نام کا بھی خط ملا جس میں کچھ اکابر کے دنیا سے رخصت ہو جانے کا ذکر تھا، حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، حضرت شامزئیؒ اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی وفات کا پڑھ کر بہت گہرا صدمہ ہوا۔ ان اکابر کی مجاہدین کے ساتھ شفقت اور والہانہ محبت اور سرپرستی اور دلجوئی کسی پر مخفی نہ تھی۔ کافروں کی بربریت کسی قیدی کو نہ رلا سکی۔ ہاں اللہ والوں کی جدائی کے صدمے نے آنکھوں کے بند توڑ دیئے۔ خط پڑھتے ہوئے کاغذ ٹپکتے آنسوؤں سے بھیگنے لگا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تیز دھوپ میں سر سے سائباں ہٹ گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اکابر کے فیوض و برکات تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

پندرہ بیس دن بعد ایک ایک دو دو کر کے ساتھیوں کو بلاک نمبر ۶ کے سیلوں سے نکال کر واپس بلاک نمبر ۹ میں لے جایا جانے لگا۔ آخر میں اس بلاک (۶) میں دو ساتھی باقی بچ گئے۔ جنہیں مزید آزمائش میں رکھا گیا۔ جیل کی دنیا میں عام (ہندو) قیدی لوگ قید تنہائی سے بہت گھبراتے تھے۔ پیر کے دن ایس پی پریڈ پر آتا تو قیدی لوگ اس کے پاؤں گر جاتے تھے اور اپنے کیے کی معافی مانگتے تھے، آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کرنے کا بھروسہ دلاتے تھے کہ کسی طرح سیلوں کی آزمائشوں سے جان چھوٹ جائے۔ جیل حکام اپنے اس زعم میں تھے کہ دیگر قیدیوں کی طرح یہ دو لوگ بھی تنگ آ کر معافی کی درخواست کریں گے۔ پھر ہم احسان دھرتے رعب جماتے ڈراتے دھمکاتے واپس بیرک میں بھیجیں گے۔ یوں قیدی ہم سے ہمیشہ خوف کھاتے رہیں گے کہ مبادہ پھر کسی حرکت پر قید تنہائی میں نہ ڈال دیئے جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو حسرت بنا دیا اور وہ لوگ مایوس ہو کر دیگر ہتھکنڈوں پر اتر آئے۔ نیا حکم یہ دے دیا گیا کہ ان کے روزانہ سیل تبدیل کیے جائیں۔ ان سیلوں میں کچھ ایسے ویران سیل تھے جس میں بیت الخلاء کی سہولت بھی میسر نہ تھی ہر وقت اندر بند رکھا جاتا چوبیس گھنٹے کے بعد سیل تبدیلی کے وقت قضائے حاجت کرنے کا موقع ملتا بس چھوٹے شاشے کے لئے لوہے کا ایک لبوترا سا ڈبہ تھا جو سیل میں پڑا رہتا پینے اور استنجے، وضو وغیرہ کے لئے پانی کا ایک عدد مٹکا تھا چوبیس گھنٹوں کے لئے۔ یہاں تک کہ ایس ایس پی جیل تبدیل ہوگیا۔ ڈی ایس پی بھی کہیں اور ہاں مگر وہ خبیث جیلر بھارت بھوشن بھٹ موجود رہا۔ پھر کسی ذریعے یہ خبر ملی کہ اس جیل سے ہمارے کچھ ساتھی کسی اور جیل منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ اس جیل سے کسی بھی جیل منتقل کیا جانے والا خوش قسمت سمجھا جاتا ان حضرات میں سے ابو حیدر میانا صاحب، بھائی نثار احمد، حافظ ناصر اکرام صاحب، بھائی سیف اللہ خالد صاحب، بھائی محمد سعید صاحب کو جموں کے ضلع کٹھوعہ جیل منتقل کیا گیا ان کے بدلے چند دیگر ساتھیوں کو کوٹ بھلوال جیل جموں سے یہاں لایا گیا تھا اور حسب دستور جودھ پور جیل ان حضرات پر کافی تشدد کیا گیا اور جسم کے کپڑے تک اتروا لئے گئے فقط جیل کے بدبودار کمبل ہی تھے جو جسم ڈھانپنے کے کام بھی آتے۔ ان دو میں سے بھی ایک ساتھی پہلے یا دوسرے روز ہی جموں کی کسی جیل منتقل کر دیئے گئے باقی ایک ساتھ بچ رہے قریباً چار ماہ بالکل تنہائی میں رکھا گیا۔ اپنے ذاتی سامان تک بھی رسائی نہ تھی۔ فقط ایک آدھ کپڑوں کا جوڑا، تولیہ اور سرکاری کمبل کے سوا کچھ نہ تھا۔ بسم اللہ شریف والے عمل نے اپنے اثرات و کرشمات دکھانا شروع کر دیئے تھے وہ سالوں پر محیط جمود ٹوٹنے لگا۔ پہلی بار امید کی کرن نظر آئی۔ انڈیا پاکستان کے مذاکرات شروع ہوئے تو قیدیوں کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ طے یہ پایا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے سفارت خانوں کو ان کے قیدیوں تک رسائی دیں گے۔ اس دوران ایک اور پارسل قیدیوں کی دادی اماں (چچا جی ایم صاحب کو ہمارے قیدی بھائی پیار سے کہتے ہیں) کی وساطت سے پہنچا، اس میں ایک کتاب تھی۔ جی ہاں! ''سات دن روشنی کے جزیرے پر''

(جاری ہے)

میری نماز

ساجد محمود

ہم باجماعت نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک میرے ساتھ کھڑے ایک ساتھی کے جیب سے موبائل فون پر Ringing tone سنائی دینے لگی۔ موبائل کی میوزک نے کافی نمازیوں کو اپنی طرف متوجہ کر دیا۔ میں سوچنے لگا کہ آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ لوگ مسجد میں آ کر باوضو حالت میں باجماعت نماز کے دوران بھی موسیقی چلانے سے گریز نہیں کرتے۔ کیا یہ مسجد کے در و دیوار سے موسیقی کی گونج پیدا کرنے والے اپنے موبائل بند کرنا بھول جاتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ان سوالات نے نماز کے دوران ہی میرے دماغ میں خیالات کا ایک طویل سلسلہ شروع کر دیا۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ کوئی نماز شروع کرنے سے پہلے اپنا موبائل بند کرنا یا اسے Silent پہ کرنا بھول جائے جبکہ مسجد کے دروازوں اور کئی جگہوں پہ یہ فقرہ لکھا نظر آتا ہے کہ موبائل بند کر دیں۔ اور پھر امام صاحب نماز شروع کرتے ہی موبائل فون بند کرنے کی تاکید کرتے ہیں نماز کے لیے جاتے ہی راستے میں موبائل بند کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لوگ بند کرنا بھول جاتے ہیں تو پھر یہ بھول نماز کے سلسلے میں ہی کیوں ہوتی ہے۔

یہ بھول دنیا کے کسی اور شعبے میں کیوں نہیں ہوتی۔ دنیا کے معاملات میں ہم اتنے محتاط ہیں کہ اپنا ایک روپیہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے ہیں۔ مجھے نماز کی ادائیگی کے دوران وہ ریڑھی والے بھی یاد آگئے جو بڑی احتیاط سے اور مہارت سے اپنے خراب فروٹ کو گاہک کی آنکھوں سے چھپا کر شاپنگ بیگ میں ڈال دیتے ہیں۔ سارا دن ایک فروٹ بیچنے والا داغ والے فروٹ کو اس طرح سجاتا رہتا ہے کہ داغ کا نشان چھپ جاتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص اپنے کاروبار کو اتنی ہوشیاری سے ترتیب دیتا ہے کہ نقصان کا خدشہ نہ ہو۔ لیکن مسجد میں اکثریت کو بھولنے کی بیماری کیوں لگ جاتی ہے؟۔ ہم مسجد میں دورانِ نماز موبائل پر موسیقی بجانے کے عادی مجرم بنتے جا رہے ہیں۔ تقریباً ہر نماز میں کسی نہ کسی طرف سے موسیقی کی آواز ضرور سنائی دیتی ہے۔ مجھے جج صاحبان، ڈاکٹرز اور مختلف اداروں کے سربراہ بھی یاد آئے جن کے سامنے موبائل فون بڑے ادب سے خاموش رہتے ہیں۔ موبائل کی کیا مجال کہ یہ کسی دفتر، عدالت یا کسی سرکاری ادارے میں ذرا سی چوں چراں بھی کرے۔ یہ موبائل اتنے بے ادب ہیں کہ مالک حقیقی، مختار کل، تمام کائنات کے منتظم اعلیٰ، ہر جاندار کو زندگی یا موت بخشنے والی طاقت اور ہر چیز پہ قادر ذات کے سامنے برملا اعلانِ بغاوت کرتے ہیں۔ جی ہاں ہم باغی ہیں یہ ہماری بھول مسجد میں اپنے خالق حقیقی کے سامنے سربسجدہ ہوتے ہی ہوتی ہے اور باقی نفع و نقصان کے معاملات میں ہم بڑے ہوشیار اور محتاط ہیں۔ یہ کیسا امتزاج ہے کہ آگے امام صاحب کی قراءت ہو رہی ہوتی ہے اور صفوں میں سے اچانک موسیقی کے کئی سر سنائی دیتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری نمازیں حقیقی روح سے قاصر ہیں۔ ہم باوضو ہو کر باجماعت کھڑے ہو کر بھی شاید نماز کی اصل فضیلت سے محروم ہوتے ہیں۔ ہم اوپر نیچے ہو کر اور نماز کے کلمات سے ادائیگی کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اس میں خشوع و خضوع نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہمارے سجدے ایسے ہیں جیسے کہ ہمارے ذمے کوئی قرض ہو اور جسے ہم بادل نخواستہ اتارتے ہیں۔ دھیان کہیں اور ہوتا ہے اور ہم ایک روٹین ورک کی طرح صفوں میں کھڑے ہو کر ایک عمل کر لیتے ہیں اور ہمیں پتہ ہی نہیں کہ ہم رکوع و سجود کیوں کرتے ہیں۔ آخر اس نماز کا کیا مقصد ہے جسے ہم ایک فارمیلٹی سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ یہ نماز کی اصلی صورت نہیں، بلکہ یہ ایک روٹین ورک ہے جو ایک عادت کی طرح ہم سرانجام دے رہے ہیں۔ مسجد میں آتے ہیں، نیت کر کے امام کے پیچھے اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں مگر دماغ کہیں اور ہوتا ہے، کچھ اور پلاننگ کر رہے ہوتے ہیں، بعض اوقات پتہ بھی نہیں ہوتا کہ کونسا رکن ادا کر رہے ہیں۔ یہی وہ نماز ہے جس کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ نمازی کے سر سے ایک بالشت برابر بھی پیش ہونے کے لیے اوپر نہیں جاتی بلکہ نمازی کے منہ پہ مار دی جاتی ہے۔ اسی نماز کے بارے میں اقبال نے فرمایا تھا کہ

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی
تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز میں

ایسی نماز، نماز کی توہین ہے۔ وہ ذات جس نے ہمیں اس کی تاکید فرمائی ہے، وہ ہماری نماز کی محتاج تو نہیں بلکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے اور اس کی صحیح ادائیگی میں ہی ہمارے لیے بے شمار فوائد مضمر ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بخشش کی ذمہ داری لی ہے جو پانچ وقت اپنی نماز پورے اہتمام اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے اور جس نے نماز کی ادائیگی میں غفلت برتی اس کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں کہ اس کی مغفرت ہوگی۔ پانچوں نمازوں کی خشوع و خضوع کے ساتھ ادائیگی بندے اور رب کے درمیان ایک معاہدہ ہے۔ نماز کی درست ادائیگی بندے اور خالق کے درمیان ایک رشتہ ہے جس میں بندہ اپنی بندگی، عاجزی، فرمانبرداری اور محتاجی کا اعتراف کرتے ہوئے رب کی کبریائی کا اقرار کرتا ہے۔ یہ اپنے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ جو حضرات نماز کو ظاہری رسم سمجھ کر اور ناقابل فہم انداز سے ادا کرتے ہیں وہ اس کی اصلیت سے نا آشنا ہیں۔ یہ صرف جسم اور اعضاء کی حرکت یا زبان سے چند کلمات ادا کرنے کا نام نہیں بلکہ دل و روح دونوں خالقِ حقیقی کے سامنے جھکانے کا نام ہے۔ نماز ہی تو دنیا میں اپنے پروردگار سے ملاقات کا ایک ذریعہ ہے، جس میں ہم مسلسل ذاتِ باری تعالیٰ کے دربار میں آ کر بھی لاپرواہی کرتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ سرہندی لکھتے ہیں کہ دنیا میں نماز کا درجہ وہی ہے جو آخرت میں دیدارِ الٰہی کا ہے۔ اس دنیا میں بندہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب نماز ہی میں حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں انتہائی قربت دیدار کے وقت نصیب ہوگی۔ نماز اسلام کا بہت ہی اہم رکن اور اپنے رب سے تعلق جوڑنے کا وسیلہ ہے۔ نماز کو آپ ﷺ نے جنت میں جانے کی ضمانت اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے۔ یہ اسلام کا وہ اہم فریضہ ہے جو کسی حالت میں معاف نہیں۔ گرمی ہو یا سردی، حالتِ جنگ ہو یا امن، تندرستی ہو یا بیماری، صورتِ قیام ہو یا سفر، ہر حال میں یہ فرض ادا کرنا پڑتا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی امت کو آخری وصیت یہی تھی کہ مسلمانو! نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال کرنا۔ فریضۂ نماز جس قدر اہم ہے، اس کا طریقۂ ادائیگی بھی بہت اہم ہے۔ اس کی تاکید میں صرف یہی شامل نہیں کہ اسے ادا کرو بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔ (بخاری شریف) نماز تو برائی سے بھی روکتی ہے، مگر یہ کیسی نماز ہے جو ہمیں مسجد میں لا کر باجماعت کھڑا کر کے موسیقی اور ترانے بجانے سے نہیں روک سکتی۔ ہم نہ صرف اپنی نماز مردہ کر رہے ہیں بلکہ دوسروں کی نمازوں پہ بھی اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں، کیونکہ ایک موبائل کی گھنٹی کئی نمازیوں کی توجہ اپنی طرف کر دیتی ہے۔ آخر کسی کے خشوع و خضوع کو ہم ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ نماز کے دوران ہی میرے خیالات کے اس بھنور میں غور و فکر کی ایک اور لہر اٹھی۔ دفعتاً مجھے ایک اور خیال آیا کہ کافی حد تک یہ بھی ممکن ہے کہ نماز میں موسیقی بجانے والے نماز کا اصل طریقہ نہیں جانتے اور اسے دیکھا دیکھی ہی ادا کرتے ہیں۔ کتنا ہی اچھا ہو کہ یہ لوگ صحیح طرح نماز سیکھ لیں۔ ان کی نماز میں کئی اور خامیاں بھی تو ہو سکتی ہیں رکوع و سجود میں بھی کچھ بے ضابطگی ممکن ہے جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں بھی تو یہ خود ذمہ دار ہیں۔ ہمارے پاس امورِ دنیا سیکھنے کے لیے بہت وقت بلکہ ساری زندگی ہے اور نماز کی درستگی کے لیے کوئی ٹائم نہیں۔ جہالت کسی گناہ یا قصور سے معافی کا بہانہ نہیں ہوسکتی کیونکہ جاہل ہونا بھی ایک جرمِ سنگین ہے۔ جس سے نہ صرف اپنی ذات کے لیے مہلک اثرات پیدا ہوتے ہیں بلکہ اس کی آگ پورے معاشرے کو جلاتی ہے اور معصوم لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آتے ہیں۔ لاعلمی کا جواز جرم کی ذمہ داری سے راہِ فرار اختیار کرنے کے مترادف ہے۔ انہی خیالات کے عالم میں مجھے ایک اور حدیث شریف یاد آئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مساجد میں گانے بجانے کے آلات لے کر آیا کریں گے۔ آج یہ پیشین گوئی درست ثابت ہوگئی ہے۔ لیکن یہ حدیث موبائل میوزک کا دفاع ہرگز نہیں کرتی اور اسے جواز بنا کر مسجدوں میں گانے بجانے کو تحفظ فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ پیارے نبی نے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ گانے بجانے کے آلات لے کر آئیں اور دورانِ نماز موسیقی کی دھن بجائیں۔ غور و فکر کے اس عالم میں مجھے ابوجہل کی نسلوں کا تذکرہ بھی یاد آ گیا جب میں نے کہیں پڑھا تھا کہ کفار اور مشرکینِ مکہ مساجد کے باہر نماز کے اوقات میں شور و غل اور اودھم مچایا کرتے تھے۔ آج ہم انجانے میں کہیں ان سے بھی آگے نہ نکل جائیں اور شاید ہمارا کردار کہیں بدتر نہ ہو جائے، کیونکہ وہ مساجد کے باہر یہ کام کرتے تھے اور ہم مساجد کے اندر صفوں میں گھس کر یہ کام کرتے ہیں۔ یہ تمام خیالات جو میں نے قلمبند کیے ہیں، یہ نماز کے دوران ہی میری سوچوں کے دریچوں پہ دستک دیتے رہے ہیں۔ یہ نماز کی حالت میں میری Stream of consciousness تھی جس کو میں نے الفاظ کا لبادہ پہنا دیا۔ یہ تسلسل اس وقت ٹوٹا جب امام صاحب نے پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا۔ یہ سب خیالات موبائل میوزک سے پیدا ہوئے۔ بظاہر تو نماز میں نے مکمل کر لی ہے لیکن اس کی مقبولیت اور فضیلت میں شاید ابھی بہت کمی ہے، جس کا ذمہ دار میرے علاوہ، میرے ساتھ کھڑا دوسرا نمازی بھی ہے۔

☆......☆......☆

تھر میں بسی لاچار زندگی

بنت اعجاز

تھر پارکر صوبہ سندھ میں واقع ایک صحرا ہے جس میں تا حد نگاہ ریت ہی ریت ہے سنہری ریت اور کھجور کے درخت تھر کی پہچان ہیں۔ ضلع تھر پارکر کی آبادی ایک اندازے کے مطابق 13 لاکھ پر مشتمل ہے۔ حالیہ تحقیق کے مطابق تھر میں اموات کی شرح میں اضافے کی ایک اہم اور بڑی وجہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی نہ ہونا ہے پورے علاقے میں 400 پلانٹ صاف پانی کے لگائے گئے جن میں سے 100 پلانٹ ناکارہ پڑے ہیں تھر کی 60 فیصد آبادی کا دارومدار اس وقت بارش کے پانی یا کنوؤں پر ہے۔

تھر کا سب سے بڑا مسئلہ قحط سالی ہے۔ ناکافی خوراک اور قحط سالی کی وجہ سے لوگ نہری علاقوں میں نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں ایک نوزائدہ بچے کا وزن تقریباً 2.5 کلوگرام ہوتا ہے مگر تھر میں پیدا ہونے والے بچے کا وزن دو کلوگرام سے بھی کچھ کم ہوتا ہے اسی طرح تھر کی حاملہ عورتیں نہ صرف کم وزن کا شکار ہیں بلکہ وہاں کی اکثریت انیمیا یعنی خون کی کمی کا شکار ہیں۔

ضلع تھر پارکر میں بچوں کی اموات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اموات میں اضافے کی وجہ صرف خوراک میں کمی نہیں ہے بلکہ تحقیق کے مطابق بچوں کی زیادہ شرح اموات کے پیچھے بہت سے عوامل اور مسائل کارفرما ہیں ان عوامل میں خوراک کی مسلسل فراہمی نہ ہونا پینے کے صاف پانی کا فقدان. صفائی ستھرائی میں کمی خواتین کی ناخواندگی . غربت چھوٹی عمر کی شادیاں عوام کا زچہ اور بچہ کی صحت سے لاعلم ہونا ہے۔

اس ضلع میں روتی بلکتی ننھی جانوں کو زندگی کی رمق دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اس ضلع میں ڈاکٹرز اور دواؤں کا بھی بہت فقدان ہے ایک تو عوام میں علم و شعور کی کمی ہے اور دوسرا ڈسپنسری اور ہسپتال بہت فاصلے پہ ہیں جہاں ہر ایک کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ تھر میں بھی امن و امان کی صورتحال پاکستان کے دوسرے علاقوں سے مختلف نہیں ہے۔ وہاں کی روتی بلکتی زندگیوں کو کوئی مسیحا چاہیے مائیں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر گوشوں کو بھوک سے تڑپتا دیکھتی ہیں وہیں دوسری طرف ہمارے حکمرانوں کے ٹیبل انواع اقسام کے کھانوں سے سجے ہوتے ہیں۔ جہاں تھر میں معصوم لوگ پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہوتے ہیں وہیں دوسری طرف ہمارے ہاں بارشوں کا سارا پانی ندی نالوں کی طغیانی اور سیلاب کا باعث بنتا ہے اصل میں تو سب بے حس ہو چکے ہیں۔

کیا عوام اور کیا حکمران، سب پیٹ بھر کے کھانے والوں کو بھوک کی شدت کا اندازہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا میٹھا ٹھنڈا پانی پینے والوں کو پیاس کی شدت بھلا کیسے محسوس ہو سکتی ہے خدارا حکمرانوں اپنی آنکھیں کھولو حرص لالچ کی بندھی پٹی کو اتار پھینکو اس سے پہلے کہ ان لاچار ماؤں کے آنسو اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

کیونکہ مظلوم کی آہ ساتوں آسمان چیرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتی ہے۔

☆......☆......☆

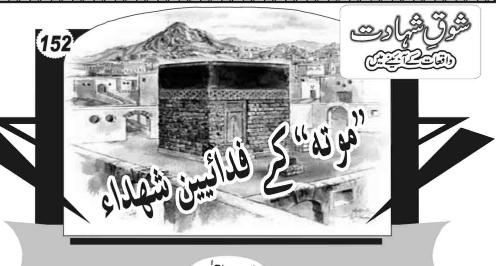

محمد عبید الرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے امارت قبول کرنے میں کچھ تامل کیا۔ لیکن تمام مسلمانوں نے ان کے امیر ہونے پر اتفاق کرلیا۔ تب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جھنڈا لے کر آگے بڑھے اور نہایت شجاعت اور بہادری سے اعداء اللہ کا مقابلہ کیا۔

صحیح بخاری میں خود حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ موتہ میں لڑتے لڑتے میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں، صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

جنگ کا پہلا دن بلا کسی نتیجہ کے ختم ہوا۔ دوسرے دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کی ترتیب اور شکل تبدیل کردی۔ مقدمۃ الجیش کو ساقہ اور میمنہ کو میسرہ کردیا۔ دشمن لشکر کی بدلی ہوئی شکل دیکھ کر مرعوب ہوگئے اور یہ سمجھے کہ مسلمانوں کے پاس نئی کمک آگئی ہے۔ یوں اللہ پاک نے ان کے دلوں پر رعب ڈال دیا اور وہ شکست کھا کر بھاگے، اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو تاریخی فتح سے نوازا۔

ابن سعد ابو عامر سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رومیوں پر حملہ کیا تو ان کو ایسی شکست فاش دی کہ میں نے ایسی شکست کبھی نہیں دیکھی۔ مسلمان جہاں چاہتے تھے وہیں اپنی تلوار رکھتے تھے، یعنی اپنی مرضی سے چن چن کر بھیڑ بکریوں کی طرح رامیوں کو قتل کررہے تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ غنیمت میں کچھ سامان بھی ملا۔ رومیوں کی پسپائی کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا تعاقب مناسب نہ سمجھا اور اپنی قلیل جماعت کو لے کر مدینہ واپس آگئے۔

اس غزوہ میں بارہ مسلمان شہید ہوئے جن کے اسماء مبارک یہ ہیں:

(۱) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
(۲) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت مسعود بن اسود رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت وہب بن سعد رضی اللہ عنہ
(۶) حضرت عباد بن قیس رضی اللہ عنہ
(۷) حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ
(۸) حضرت سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
(۹) حضرت ابوکلیب بن عمرو رضی اللہ عنہ
(۱۰) حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ
(یہ دونوں بھائی ہیں)
(۱۱) حضرت عمرو بن سعد رضی اللہ عنہ
(۱۲) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ
(یہ دونوں بھائی ہیں)
(زرقانی/ فتح الباری، باب غزوۃ موتہ)

جس روز اور جس وقت مقام موتہ میں غازیان اسلام کی شہادت کا یہ حادثہ پیش آرہا تھا تو حق جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے سرزمین شام کو آپ ﷺ کے سامنے کردیا...... اب میدان کارزار آپ ﷺ کی نظروں کے سامنے تھا...... آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کرنے کے لیے ''اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ'' کی منادی کرادی۔ صحابہ کرام جمع ہوگئے تو آپ ﷺ منمبر پر تشریف فرما ہوئے...... میدان کارزار آپکی نظروں کے سامنے تھا...... ارشاد فرمایا:

''زید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کافروں سے خوب قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہوا اور جنت میں داخل ہوا، زید کے بعد جعفر نے جھنڈا تھاما اور اعداء اللہ سے خوب لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور جنت میں داخل ہوا اور فرشتوں کے ساتھ جنت میں دو بازوؤں کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے، اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا...... یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے اور کچھ دیر تک خاموشی کا عالم طاری رہا...... انصار یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور چہروں پر پریشانی کے آثار نمایاں ہونے لگے اور یہ خیال ہوا کہ شاید عبداللہ بن رواحہ سے کوئی ناپسندیدہ کام ہوگیا ہے، جس سے آپ ﷺ خاموش ہیں...... کچھ دیر بعد آنحضرت ﷺ پھر گویا ہوئے اور فرمایا: عبداللہ بن رواحہ نے بھی کافروں سے خوب جہاد و قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہوئے، اور یہ تینوں جنت میں اٹھا لیے گئے اور تخت زریں پر متمکن ہیں۔ لیکن میں نے عبداللہ بن رواحہ کا تخت کچھ ہلتے ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ میں عبداللہ بن رواحہ کا تخت ہلتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ مجھے بتایا گیا کہ عبداللہ بن رواحہ کو مقابلے کے وقت تھوڑا سا تردد پیش آیا اور تھوڑی سی پس و پیش کے بعد وہ آگے بڑھے جبکہ زید اور جعفر بلا کسی تردد و پس و پیش کے آگے بڑھے۔''

ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

''ثم اخذ الرأية عبدالله بن رواحة فاستشهد ثم دخل الجنة معترضا فشق ذلک علی الانصار، فقيل: يارسول الله! ما اعترضه؟ قال لما اصابته الجراح نكل فعاتب نفسه فشجع فاستشهد فدخل الجنة فسرى عن قومه.''

(اخرجه البيهقي و كذا في البداية والنهاية ص ۲۴۷ ج ۴ والخصائص الكبرى ص ۲۶۰)

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور شہید ہوئے پھر وہ جنت میں کچھ رکتے رکتے داخل ہوئے یہ سن کر انصار کو رنج ہوا۔ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت عبداللہ بن رواحہ کو میدان کارزار میں زخم لگے تو وہ (بمقتضائے بشریت تھوڑی دیر کے لیے) سست ہوگئے اور پیش قدمی میں پس و پیش کرنے لگے پھر انہوں نے اپنے نفس کو ملامت کی اور عتاب کیا اور ہمت و شجاعت سے کام لیا اور لڑ کر شہید ہوگئے اور جنت میں داخل ہوگئے یہ سن کر انصار کی پریشانی دور ہوگئی۔

آپ ﷺ یہ کہہ رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر فرمایا:

''اب ان کے بعد سیف من سیف اللہ (اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار) نے (یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) اسلام کا جھنڈا سنبھالا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللهم انه سيف من سيوفك فانت تنصره فمن يومئذ سمى سيف الله.''

''اے اللہ! خالد تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ پس تو ہی اس کی مدد فرمائے گا۔''

پس اسی روز سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیف اللہ کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

(صحیح بخاری/ وتشریحات ابن اسحٰقؒ وبیہقی)

(ماخوذ از: سیرۃ المصطفیٰ ﷺ بتغیر یسیر)

غزوہ موتہ کے احوال پڑھنے کے بعد...... اب مزید کچھ شہدائے موتہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حضرت وہب بن سعد عامری رضی اللہ عنہ

قریش کی شاخ بنی عامر بن لؤی میں سے تھے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:

وہب بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے کون سے سال نبوت میں اسلام قبول کیا؟ اہل سیر نے اس کی تصریح نہیں کی البتہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ ہجرت نبوی ﷺ سے پہلے شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوگئے تھے۔ جب ہجرت مدینہ کی اجازت ملی تو انہوں نے راہ حق میں گھربار چھوڑ کر مدینہ کی راہ لی اور حضرت کلثوم بن ہدام انصاری رضی اللہ عنہ صاحب رحلِ رسول اللہ کے مہمان بنے۔

ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ہجرت کے چند ماہ بعد مہاجرین اور انصار میں برادری قائم کی تو حضرت وہب رضی اللہ عنہ کو سوید بن عمر رضی اللہ عنہ کا دینی بھائی بنایا۔ ابن اسحاقؒ نے کفر حق کے معرکہ اول کے شرکاء میں حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا لیکن موسیٰ بن عقبی، ابو معشر اور محمد بن عمر کی روایت کے مطابق وہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

بدر کے بعد انہوں نے احد، احزاب اور خیبر کے غزوات میں داد شجاعت دی۔

ذیقعدہ ۶ ہجری میں ''بیعت رضوان'' کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ اس میں چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرور عالم ﷺ کے دست مبارک پر جانثاری کی بیعت کی اور بارگاہ خداوندی سے کھلے لفظوں میں خوشنودی کی بشارت پائی۔ حضرت وہب بن سعد رضی اللہ عنہ بھی ان خوش بخت صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل تھے۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں سرور عالم ﷺ نے اپنے سفیر حضرت حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے ایک مہم ''موتہ'' بھیجی۔ لشکر اسلام میں حضرت وہب بن سعد بھی شامل تھے۔ موتہ کی خونی لڑائی میں متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم نے رومیوں کے ٹڈی دل سے مردانہ وار لڑتے ہوئے جام شہادت پیا۔ بالآخر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رومیوں کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔ حضرت وہب بن سعد رضی اللہ عنہ اسی لڑائی میں خلعت شہادت پہن کر خلد بریں کو سدھارے۔

☆.....☆.....☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

سعید شہیدؒ سعادت دارین میں
شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد صاحب جلال پوریؒ

تو سعادت مند ہے اس دار میں
اے میرے بیٹے چلا تو ں گلشن ابرار میں
حامل اوصاف یوسف تو بھی یوسف ہوگیا
شیخ کے پہلو میں سویا جملہ اخیار میں
شیخ نے حسن ادا سے کھینچے ہیں عشاق سب
مل جل گئے محبوب سب فردوس کے گلزار میں
اے شہید عشق تیری کیا عجب پرواز ہے
پی کے جام عشق پہنچا محفل سرکار میں
تیرے خامہ نے کیے تھے ملحدوں کے سر قلم
حق چمکتا تھا تیرے کردار میں گفتار میں
اے میرے لخت جگر محبوب تو منظور تو
روٹھ کے ہم سے تو پہنچا رحمت غفار میں
گود میں بھی لے لیا احباب کو اولاد کو
رحمتیں نازل ہوں سب پہ قبر کے انوار میں

بات یہ ہے کہ قرآن جس طرح جلدی یاد ہوجاتا ہے اور محبت کرنے والوں کے دل میں سما جاتا ہے اسی طرح وہ یاد نہ رکھنے والوں کے سینے سے چلا بھی جاتا ہے۔

قرآن پاک پڑھ کر بھول جانے والے کیلئے سخت وعید ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''جو شخص قرآن پاک پڑھتا ہے پھر وہ بھول جاتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذامی ہوگا (یعنی اس کے اعضاء اور دانت گرے ہوئے ہوں گے)''۔ (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ سیدالکونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر میری امت کے ثواب کے کام پیش کئے گئے تو میں نے ثواب کے کاموں میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہو اور کوئی شخص اسے نکال دے اور مجھ پر میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو کوئی سورت یا آیت عطا فرمائی گئی ہو پھر وہ اس کو بھول جائے''۔ (ترمذی، مشکوۃ)

(۲۴) کاہن کی تصدیق کرنا

غیب کی خبریں دینے والے پر دھت یا احوال عالم معلوم کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھنے والے نجومی کی تصدیق کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس نے تصدیق کی اس کے قول کی تو اس کے چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہیں اور ان کا کہنا کیسا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لیس بشیء کچھ بھی نہیں! تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ فلاں فلاں بات نہیں کہتے تھے؟ (یعنی بعض باتیں تو ان کی صحیح و درست ثابت ہوئیں) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک کلمہ حق کا شیطان اٹھاتے اور محفوظ رکھتے ہیں (یعنی جنات جو آسمان پر جاکر سننے کی کوشش کرتے ہیں) اور پھر اس کاہن کے کان میں ڈال دیتے ہیں۔ تو اس ایک سچی اور حق آسمانی بات کے ساتھ وہ مزید جھوٹ ملا کر دینا کو بتاتے ہیں اور لوگ ان کو سچا قرار دیتے ہیں''۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ شخص جس نے علم نجوم میں سے کسی قدر علم حاصل کیا تو بے شک اس نے جادو کے علم میں سے ایک شعبہ حاصل کیا اب اس کی مرضی ہے بڑھائے اس علم کو جتنا بڑھائے یا ترک کردے''۔ (ابوداؤد)

(۲۵) زنا

زنا کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے...... اس گناہ کی سزا آخرت میں تو بہت بھیانک ہے ہی...... دنیا میں بھی شریعت نے اس کی بہت سخت ''حد'' رکھی ہے......

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا''. (الاسراء)

ترجمہ: اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بری راہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ولا تاخذكم بهما رافة في دين الله ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الأخر وليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين''. (نور)

ترجمہ: زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد سو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو اور اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرنے میں تم کو ان پر ترس نہ آنا چاہیے، اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس پر سائبان کی طرح ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اپنی بدکاری سے نکل جاتا ہے تو ایمان پھر اس کی طرف لوٹ آتا ہے''۔ (نسائی)

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین اشخاص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ اشخاص یہ ہے...... بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور فقیر متکبر۔'' (مسلم)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے مسلمانوں کی جماعت! زنا اور بدکاری سے خود کو بچاؤ، کیونکہ زنا کی وجہ سے چھ سزائیں ملتی ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی سزائیں یہ ہیں۔

(۱) (اللہ تعالیٰ چہرے کی رونق ختم کردیتے ہیں۔
(۲) اور عمر میں بے برکتی ڈال دیتے ہیں۔
(۳) اور ہمیشہ فقر و تنگدستی میں مبتلاء کردیتے ہیں۔ (بیہقی)

اور آخرت کی تین سزائیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس پر ناراض اور غضبناک ہوتے ہیں۔
(۲) بدترین طریقے سے اس سے حساب لیتے ہیں۔
(۳) اس کو جہنم کے عذاب میں عذاب دیتے ہیں۔ (طبرانی)

(۲۶) عورتوں کا شادی بیاہ میں زیب و زینت کی نمائش کرنا اور پردہ کا خیال نہ کرنا

حضور نبی کریم صلی الہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چار قسم کی عورتیں جنت میں جائیں گی اور چار قسم کی جہنم میں...... وہ چار جو جنت میں جائیں گی تو ان میں سے ایک ایسی پاک دامن عورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور شوہر کی اطاعت گزار ہے اور کثیر الاولاد صابرہ شاکرہ ہے۔ شرم و حیا کی پیکر ہے، اگر شوہر گھر سے غائب ہو تو اپنی جان کی حفاظت اور شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہے اور اگر شوہر حاضر و موجود ہو تو اپنی زبان روکے رکھتی ہے اور شوہر کو زبان سے کوئی اذیت نہیں دیتی اور وہ عورت جس کا شوہر مرگیا ہو اور پیچھے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہو تو اس عورت نے اپنے آپ کو دوسری شادی سے روک لیا اور ان بچوں کی تربیت اور خدمت اور ان کے ساتھ احسان کرتی ہے (وہ صرف اس ڈر سے شادی نہیں کرتی کہ کہیں یہ بچے ضائع نہ ہوجائیں) یہ جنت میں جائے گی''۔

اور وہ چار عورتیں جو جہنمی ہیں...... ایک تو وہ عورت ہے جو بدزبان و بدکلام ہو، شوہر کے سامنے زبان درازی کرتی ہے اور اس سے فحش گوئی سے پیش آتی ہے۔ اگر شوہر غائب ہو نفس کی حفاظت نہیں کرتی اور اگر موجود ہو تو زبان درازی سے اس کو ستاتی ہے۔

دوسری وہ عورت ہے جو شوہر کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف دیتی ہے۔

تیسری وہ عورت ہے جو غیر مردوں سے پردہ نہیں کرتی اور بن سنور کر بے پردہ گھر سے نکلتی ہے۔

اور چوتھی وہ عورت جس کو کھانے، پینے اور سونے کے علاوہ کوئی مقصد نہیں اس کو نماز و روزہ احکام الٰہی کی کوئی پرواہ نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ و رسول کی اطاعت اور نہ شوہر کی فرمانبرداری۔ بس صرف پیٹ ہی پیٹ کی فکر ہے۔ (مفہوم حدیث)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ میں خود اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شدید گریہ وزاری فرمارہے تھے...... میں نے عرض کیا: یارسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کیا بات ہے جس نے آپ کو گریہ میں مبتلاء کردیا اور رلایا؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

''اے علی! جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے اپنی امت کی عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف انواع و اقسام کے عذاب ہورہے تھے تو میں ان کے شدت عذاب کو دیکھ کر رو دیا...... اور میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں سے لٹک رہی تھی اور اس کا دماغ جوش میں اُبل رہا تھا اور ایک دوسری عورت دیکھی جو اپنی زبان سے لٹک رہی تھی اور گرم کھولتا پانی اس کے حلق میں ڈالا جارہا تھا اور ایک تیسری عورت دیکھی جس کی ٹانگیں چھاتیوں سے اور ہاتھ پیشانی سے بندھے ہوئے تھے اور چوتھی عورت دیکھی جو اپنے پستانوں کے ساتھ معلق تھی اور ایک پانچویں عورت کو دیکھا جس کا سر خنزیر کا سر تھا اور باقی جسم گدھے جیسا تھا اور اس پر ہزار ہا عذاب کے انواع مسلط تھے اور چھٹی عورت دیکھی تو وہ کتے کی صورت میں تھی اور آگ اس کے منہ سے داخل ہوکر اس کے پاخانہ کی جگہ سے نکل رہی تھی اور فرشتے آگ کے ہتھوڑوں سے اس کے سر پر مارتے جارہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوگئیں اور عرض کیا: میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک! ان عورتوں کے اعمال کے متعلق بتادیں کہ ان کے کیا اعمال تھے جن کی وجہ سے ان پر یہ عذاب مسلط ہوا؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لخت جگر! جو عورت اپنے بالوں سے لٹک رہی تھی یہ ایسی عورت تھی جو غیر مردوں سے اپنے بال نہیں چھپاتی تھی اور جو عورت زبان سے لٹکی ہوئی تھی تو وہ اپنے شوہر کو زبان درازی سے ایذاء پہنچاتی تھی اور جو عورت پیتانوں اور چھاتیوں سے لٹکی ہوئی تھی تو یہ وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے بستر کو خراب و فاسد کرتی تھی اور وہ عورت جس کے ہاتھ پیشانی سے اور ٹانگیں چھاتیوں سے بندھی ہوئی تھیں اور اس پر سانپ، بچھو مسلط تھے تو یہ وہ عورت تھی جو جنابت اور حیض کے بعد غسل نہیں کرتی تھی اور گندی اور میلی کچیلی رہتی تھی اور نماز سے استہزاء و مذاق کیا کرتی تھی...... اور وہ عورت جس کا سر خنزیر کا اور باقی جسم گدھے جیسا تھا یہ چغل خور، جھوٹی عورت تھی اور وہ عورت جو کتے کی صورت میں تھی اور آگ اس کے منہ سے داخل ہوکر اس کے جائے پاخانی سے نکلتی تھی، تو یہ دنیا میں نیکی کر کے جتلانے والی اور کینہ پرور حاسدہ تھی۔ اے بیٹی! ہلاکت ہے اس عورت کیلئے جو شوہر کی نافرمان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عورتوں کیلئے گھر سے باہر نکلنے میں کوئی اجازت نہیں مگر بحالت اضطراری و مجبوری''۔ (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دفعہ باہر تشریف لائے تو چند عورتیں باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر دریافت فرمایا کہ کیوں بیٹھی ہو؟ عورتوں نے جواب دیا کہ جنازہ کا انتظار کررہے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا یہ میت کو غسل دیں گی''؟ تو عورتوں نے جواب دیا، نہیں...... پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا جنازہ اُٹھائیں گی''؟ جواب دیا، نہیں...... فرمایا: کیا یہ میت کو قبر میں اُتارنے والوں میں شامل ہوں گی؟ جواب دیا، نہیں...... اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم پھر لوٹ جاؤ (یعنی اپنے گھروں میں چلی جاؤ) گناہ کرنے والیاں ہیں نہ کہ ثواب جمع کرنے والیاں۔ (ابن ماجہ)

☆.....☆.....☆

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: مجھے کچھ وصیتیں کیجیے! فرمایا:

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ تمہارے ہر کام کو زینت بخشنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کی پابندی رکھو کہ اس سے عالم بالا میں تمہارا تذکرہ ہوتا رہے گا اور زمین میں تم کو خاص نور حاصل ہوگا، میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا کہ خاموش زیادہ رہا کرو کیونکہ خاموشی شیطان کو بھگانے والی ہے اور دین کے کاموں میں تمہاری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتا جاتا ہے اور چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا: حق بات کہو اگرچہ تلخ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور فرمائیے! فرمایا: جو کچھ تم اپنے بارے میں جانتے ہو وہ تم کو لوگوں کے درپے ہونے سے روک دے۔'' (اس حدیث کو حافظ بیہقی اور امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے)

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ تقویٰ کمال ایمان کو کہتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا دینی احکام کو بھی بجالائے گا اور جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے بچے گا اسی سے ایمان کامل ہوتا ہے اور اسی سے دنیا بھی سنورتی ہے اور دین بھی۔

آج جو مسلمانوں میں جرائم کی کثرت ہے کہ روزانہ اخبارات میں اغوا، قتل، چوری، ڈکیتی، رشوت، ذخیرہ اندوزی، دغا، فریب وغیرہ کے واقعات چھپتے رہتے ہیں۔ اس کا سبب اس کے سوا کچھ نہیں کہ دلوں سے خوف خدا اور اندیشۂ آخرت اٹھ گیا ہے۔ مسلمانوں نے آج کل یہ سمجھ لیا ہے کہ بس کلمہ پڑھ لیا، یہی کافی ہے۔ عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف کلمہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ کی مدد صبر و تقویٰ کے بعد نازل ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ ارشاد مبارک ہے:

''بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین۔

ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنھم بما کانوا یکسبون۔''

ترجمہ: بے شک اگر تم صبر و استقلال اور تقوی اختیار کرو اور دشمن دفعۃً تم پر حملہ کردے تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو خاص نشان لگائے ہونگے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اگر یہ بستی والے ایمان اور تقوی اختیار کرتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں نازل کرتے اور رحمت کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا کہ ایمان اور تقوی کی ضرورت نہیں تمہاری ہمت اور تدابیر ہی سے سب کام ہوجائیں گے تو ہم نے ان کے اعمال بد کے سبب ان کو پکڑ لیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ جب سونے کی جگہ میں جاؤ یعنی سونے کا قصد کرو تو سورۃ حشر پڑھ لیا کرو۔ اگر تم اس رات مرگئے تو شہید مرو گے۔ اس کو ابن سنی نے ''عمل الیوم واللیلہ'' میں روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں بجائے سورۃ حشر کے اواخر سورت حشر ''هو الله الذی لا اله الا هو'' سے ختم سورت تک پڑھنے کا بھی یہی ثواب آیا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ جب سونے کے لیے خواب گاہ کا ارادہ کرو تو یہ پڑھ لیا کرو!

''اللهم اسلمت نفسی الیک وفوضت امری الیک ووجهت وجهی الیک والجات ظهری الیک رغبة ورهبة الیک لا ملجأ منک الا الیک امنت بكتابك الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت.''

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنی ذات کو آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ اپنے ہر کام کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اپنے چہرے کا رخ آپ کی طرف پھیرتا ہوں۔ آپ ہی سے پشت پناہی چاہتا ہوں۔ آپ ہی سے امید رکھتا ہوں اور آپ ہی سے ڈرتا ہوں۔ آپ سے بھاگنے کی اور پناہ کی جگہ آپ کے سوا کوئی نہیں۔ آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی ہے اور آپ کے نبی ﷺ پر بھی ایمان لایا جن کو آپ نے بھیجا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم رات ہی کو مرگئے تو فطرت و اسلام پر مروگے اور اگر صبح کو اچھے خاصے اٹھ گئے تو خیر و برکت پاؤ گے۔ (اس کو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے)

ضرغامہ بن علیہ بن حرملہ عنبری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرما دیجیے!

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور جب تم کسی مجلس میں بیٹھو پھر وہاں کھڑے ہوجاؤ اور لوگوں کو ایسی باتیں کرتے سنو جو تم کو پسند ہوں تو اس مجلس میں پھر آؤ اور اگر ان کو ایسی باتیں کرتے سنو جو تم کو ناگوار ہوں تو اس مجلس کو چھوڑ دو۔ (اس کو امام احمدؒ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اپنے پیچھے بھی اچھی باتوں اور اچھے کاموں میں مشغول پاؤ ان کو اپنا جلیس بناؤ اور جن لوگوں کو اپنے پیچھے بری باتوں اور برے کاموں میں مشغول پاؤ ان کو اپنا ہم نشین نہ بناؤ ان سے الگ رہنا ہی اچھا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا، مجھے کچھ وصیت کیجئے! فرمایا کہ اپنے دین میں اور دین کے کاموں میں اخلاص پیدا کرو تھوڑا عمل بھی کافی ہوجائیگا۔

یہ حقیقت ہے کہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتا اور اخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل بھی وزنی ہوجاتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو اولیاء امت ہیں فرماتے ہیں کہ یاد رکھو ہر وقت موت کئے لیے تیار رہو۔ (شاید ہمیں نفس نفس واپسی بود!)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ وصیت کیجئے! فرمایا: غصہ نہ کیا کرو کیونکہ غصہ ایمان کو ایسے خراب کرتا ہے جیسا کہ شہد ایلواء کو۔ (اس کو حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے)

مراد بے جا غصہ ہے جس کی شریعت سے اجازت نہ ہو اور جہاں شریعت نے غصہ کرنے کی اجازت دی ہے وہاں غصہ کرنا جائز ہے مگر وہاں بھی حدود کی رعایت ضروری ہے، حد سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، مجھے کچھ وصیت کیجئے! فرمایا کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے امید قطع کر لو اور طمع و حرص سے بچتے رہو کہ یہ نقد احتیاج ہے (حریص آدمی محتاج ہی ہے گو بظاہر دولت مند ہو) اور ایسی بات اور ایسے کام سے بچو جس سے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

اسود بن احرام حارسی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، مجھے کچھ وصیت کیجئے! فرمایا: تمہیں اپنی زبان پر قابو ہے؟ میں نے کہا کہ اگر مجھے اپنی زبان پر قابو نہ ہو تو کس چیز پر قابو ہوگا۔ فرمایا کہ تم کو اپنے ہاتھوں پر قابو ہے؟ میں نے کہا کہ اگر میں اپنے ہاتھوں پر قابو نہ رکھوں تو کس چیز پر قابو رکھوں گا۔ فرمایا: تو بس اپنی زبان سے اچھی بات کے سوا کچھ نہ نکالو اور اپنے ہاتھ کو نیکی کے سواء کسی چیز کیا کسی کام کی طرف نہ بڑھاؤ!

سبحان اللہ! کس خوبی کے ساتھ نصیحت فرمائی ہے کہ پہلے بتا دیا کہ انسان کی زبان اور ہاتھ پیر اسی کے اختیار میں ہیں اور ان سے جو گناہ ہوتے ہیں اختیار سے ہوتے ہیں بے اختیار نہیں ہوتے۔ پس انسان کو اپنے اختیار سے کام لینا اور زبان ہاتھ پیروں کو گناہ سے بچانا چاہیے اور معلوم ہے کہ زیادہ تر گناہ زبان ہی سے ہوتے ہیں جس نے ان کو بچا لیا اس نے گویا اپنے آپ کو پوری طرح گناہ سے بچا لیا۔

☆.....☆.....☆

بقیہ: کلمہ حق

اور جیلوں کو آباد کیا گیا تو کبھی غیر اسلامی، غیر اخلاقی کاموں کی سرپرستی کر کے اُنہیں پروان چڑھایا گیا۔ پھر جب انہی طبقات کی غلط پالیسیوں کی بدولت ملک افراتفری کا شکار ہوا، لوگ بھوک کے مارے خودکشی کرنے لگے، غربت کے مارے والدین اپنے بچوں کو فروخت کرنے بازاروں میں آگئے، غیر ملکی مالیاتی اداروں سے اربوں روپے قرض لیے گئے اور پھر اس قرض کی بدولت اُن کی پالیسیاں نافذ کر کے بے چینی پھیلائی گئی تو اب سب خرابیوں کا آسان حل یہ تجویز کیا گیا کہ سارا ملبہ بے چارے مولوی پر گرا دو، جسے کبھی کسی فیصلہ کن عہدے اور منصب تک پہنچنے ہی نہیں دیا گیا۔

روشن خیالی کا سب سے بڑا علمبردار، ملحدین کی پسندیدہ شخصیت اور سول سوسائٹی کا ''ابوجان'' صدر پرویز ملک سے بھاگ گیا، جب کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے ہر قسم کے جبر اور ہر سطح پر ناانصافی کے باوجود اسلام کی مشعلیں اٹھائے آج بھی وطن عزیز میں موجود ہیں، صرف موجود ہی نہیں بلکہ پرعزم اور تازہ دم ہیں۔

صدر پرویز ایک ناکام شخص تھا۔ اُس نے عالمی برادری سے جہاد ختم کرنے کیلئے لاکھوں ڈالر لیے لیکن آج دنیا بھر میں جہادی صدائیں پہلے سے زیادہ گونج رہی ہیں۔ اُس نے دینی مدارس کو ختم کرنے کیلئے ہر طرح کے جتن کیے لیکن آج پاکستان میں اُس کے دور سے دوگنے دینی مدارس، دینِ اسلام کی شمعیں جلا رہے ہیں۔ اُس نے کشمیر کا سودا کر کے انڈیا کو خوش کرنے کی کوشش کی لیکن کشمیر کی تحریک جہادِ آزادی آج پورے انڈیا تک پھیل چکی ہے۔

اُس نے پاکستانی عوام کو محض دھوکہ دینے کیلئے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگایا لیکن وہ ہر سیاہ و سفید کا مالک بننے اور تمام اختیارات کا مکمل مرکز بننے کے باوجود وطن عزیز میں کوئی سیاسی، سائنسی یا معاشی انقلاب برپا نہیں کر سکا۔

پاکستانی عدالتوں کے مفرور مجرم کا کردار موجودہ صاحبانِ اقتدار کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

''دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو''

اللہ کریم وطن عزیز کی ہر فتنے سے حفاظت فرمائے اور اہل وطن کو ہر پریشانی اور تکلیف سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

☆.....☆.....☆

یمنی شہر تعز میں گھمسان کی لڑائی — سعودی اتحاد کی بمباری 119 حوثی باغی ہلاک، درجنوں زخمی

الربیعی اور عسیلان میں اتحادی طیاروں کے حملے میں درجنوں حوثی ہلاک اور زخمی، باغیوں کا اسلحہ ڈپو تباہ کردیا گیا

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں سعودی اتحادی طیاروں کی بمباری سے 119 حوثی باغی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے جبکہ تعز میں حکومتی فورسز اور باغیوں میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ تفصیلات کے مطابق یمن کے شہر حاجا میں سعودی اتحادی افواج کی فضائی کارروائی کے نتیجے میں 41 حوثی باغی ہلاک اور 75 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یمن کے شہر حاجا کے بازار میں سعودی اتحادی افواج کی فضائی کارروائی کے نتیجے میں 41 افراد ہلاک اور 75 زخمی ہوگئے۔ حملے کے بعد امدادی ٹیموں نے زخمیوں کو ہسپتالوں میں منتقل کیا جہاں بیشتر افراد کی حالت تشویش ناک ہونے کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ ادھر یمن کے شہر تعز میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے جہاں حوثی اور معزول صالح کی ملیشیائیں شہر کے مغربی حصے میں اپنے ٹھکانوں کو واپس لینے کی کوششیں کررہی ہیں۔ سرکاری فوجی اور عوامی مزاحمت کاروں نے تعز کے پرانے ہوائی اڈے اور شہر کے مغرب میں واقع بریگیڈ 35 کے صدر دفتر پر ملیشیاؤں کے ایک بڑے حملے کو پسپا کردیا۔ اس دوران مسلح ملیشیاؤں کی جانب سے کاتیوشا راکٹوں اور مارٹر گولوں کا استعمال کیا گیا۔ لڑائی میں بریگیڈ 35 کے اسٹاف آفیسر کرنل محمد عبداللہ العونی جاں بحق ہوگئے۔ تعز کے ایک اور محاذ پر سرکاری فوج اور عوامی مزاحمت کاروں نے پیش قدمی کرتے ہوئے الربیعی کے علاقے میں ملیشیاؤں کے زیر قبضہ ٹھکانوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ اس دوران الربیعی کے علاقے میں پھیلے ہوئے پہاڑی ٹھکانوں پر اتحادی طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں درجنوں حوثی باغی ہلاک و زخمی ہوگئے۔ اس کے علاوہ شہر کے مشرق میں باغیوں کے اسلحہ ڈپو کو نشانہ بنایا گیا جن میں ہتھیار، دھماکہ خیز مواد اور بارودی سرنگوں کو رکھا گیا تھا۔

ترکی کے شہر استنبول میں خودکش حملہ، 4 افراد ہلاک، 7 زخمی

استقلال سٹریٹ دھماکے کے بعد شہریوں میں افراتفری پھیل گئی، فضائی نگرانی

استنبول (نیٹ نیوز) ترکی کے شہر استنبول میں شاپنگ کے لئے مشہور علاقے میں ایک خودکش حملے کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک اور 7 زخمی ہوگئے ہیں۔ یہ دھماکہ استنبول کی بین الاقوامی براں ڈز اور شاپنگ سنٹرز کی دکانوں سے آراستہ اور سیاحوں میں یکساں مقبول استقلال سٹریٹ پر کیا گیا ہے جہاں پر پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے گاڑیوں کی آمد ورفت بند ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ دھماکے کے بعد پولیس نے ہیلی کاپٹر سے علاقے کی فضائی نگرانی کی جبکہ لوگوں میں افراتفری پھیل گئی۔ اس سے پہلے بھی دارالحکومت انقرہ میں ایک خودکش حملہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں 37 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

چین کا فلپائن میں امریکی فوجی اڈوں کی تعمیر پر اظہار تشویش

امریکی اڈوں کو کسی تیسرے فریق کیخلاف استعمال نہیں کرنا چاہیے، چینی وزارت خارجہ

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین نے فلپائن میں امریکی فوجی اڈوں کی تعمیر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان اڈوں کو کسی تیسرے فریق کے خلاف یا کسی ملک کی خودمختاری کیخلاف استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، چینی وزارت خارجہ کی ترجمان نے امریکا اور فلپائن کے درمیان فلپائن میں 5 اڈوں کی تعمیر کے معاہدے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ ان اڈوں کو کسی تیسرے فریق کیخلاف یا کسی ملک کی خودمختاری اور سلامتی کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، ان کا کہنا ہے کہ امریکا بیجنگ پر بحیرۂ جنوبی چین میں فوجی طاقت بڑھانے کا الزام عائد کررہا ہے لیکن امریکا خود اس کے اطراف میں اپنے فوجی اڈے قائم کررہا ہے اور واشنگٹن اس کی وضاحت کس طرح کرے گا، کیا یہ مسلح کرنے کا عمل نہیں ہے۔ دوسری جانب امریکی اتحادیوں ملائیشیا اور آسٹریلیا نے بحیرۂ جنوبی چین میں آزادانہ بحری نقل وحرکت کا مطالبہ کیا ہے، آسٹریلوی وزیر دفاع نے اپنی ملائیشین ہم منصب سے ملاقات کے بعد کہا کہ ہم اس بات پر متفق ہیں کہ ہماری سرگرمیاں جاری رہیں گی اور عالمی قوانین کے تحت ہم اس خطے میں اپنے بحری اور ہوائی جہازوں کو نقل وحرکت جاری رکھیں گے۔

کیمرون، بوکوحرام کے 89 اراکین کو سزائے موت سنادی گئی

یاؤنڈے (نیٹ نیوز) کیمرون میں بوکوحرام کے 89 اراکین کو سزائے موت سنادی گئی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق کیمرون کی فوجی عدالت نے بوکوحرام کے ان اراکین کو نائیجیریا سے ملحق شمالی علاقے میں حملوں پر دہشت گردی کا مرتکب قرار دیا ہے۔ کیمرون میں 2014ء میں انسداد دہشت گردی کا قانون منظور کیا تھا جس میں سزائے موت متعارف کروائی گئی تھی۔ اس قانون کی منظوری کے بعد پہلی مرتبہ سزائے موت سنائی۔

بھارت میں قید 9 پاکستانی واہگہ بارڈر پر پاکستانی حکام کے حوالے

لاہور (نیٹ نیوز) بھارت نے پاکستان کے 9 قیدیوں کو رہا کردیا۔ ذرائع کیمطابق بھارتی حکام نے پاکستان کے 9 سول قیدیوں کو واہگہ بارڈر پر پاکستانی حکام کے حوالے کیا یہ قیدی سرحدی حدود کی خلاف ورزی پر گرفتار کئے گئے تھے۔

انڈونیشیا میں فوجی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ، سوار 13 افسر ہلاک

جکارتہ (مانیٹرنگ سیل) وسطی انڈونیشیا میں فوجی ہیلی کاپٹر حادثے کے باعث گر کر تباہ ہوگیا، جس کے نتیجے میں اس میں سوار 13 افراد کے ہلاک ہوگئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کیمطابق مقامی فوجی ترجمان کا کہنا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر 13 فوجی افسر سوار تھے اور ابتدائی رپورٹس کے مطابق تمام فوجی ہلاک ہوگئے ہیں تاہم ہم ان کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہیلی کاپٹر انڈونیشیا کے وسطی علاقے سولاویسی کے ضلع پوسو کے ایک گاؤں میں گر کر تباہ ہوا، جہاں ایک عسکریت پسند گروپ حکومت کے خلاف گوریلا کارروائیوں میں مصروف ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ کچھ عرصے میں انڈونیشیا کے متعدد فوجی طیارے حادثے کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ ایک چھوٹا طیارہ ٹیسٹ فلائٹ کے دوران آبادی پر گر کر تباہ ہوگیا تھا، مذکورہ واقعے میں 3 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ 2015 کے دسمبر میں وسطی جاوا میں ایک فوجی طیارہ حادثے کا شکار ہوا گیا تھا جس کے نتیجے میں طیارے میں موجود دونوں ہوا باز ہلاک ہوگئے تھے۔

افغانستان، ہلمند میں طالبان کے ہاتھوں تباہ ہونے والے امریکی ہیلی کاپٹر کو فضاء میں آگ لگی ہوئی ہے

امریکا، بارش اور سیلاب سے 5 افراد ہلاک، ہزاروں افراد بے گھر

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکا کی جنوبی ریاستوں میں بارش اور سیلاب سے 5 افراد ہلاک اور ہزاروں افراد بے گھر ہوگئے۔ امریکی میڈیا کے مطابق امریکی ریاستوں لوزیانا اور مسی سپی میں سیلاب کی تباہ کاریاں تا حال جاری ہیں۔ بارشوں اور سیلاب کے باعث متعدد علاقے مکمل طور پر پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لوزیانا میں مختلف حادثات کے دوران 4 اور اوکلاہاما میں ایک شخص ہلاک ہوچکا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے سے جاری سیلاب کے باعث 5 ہزار سے زائد گھروں کو نقصان پہنچا جبکہ متعدد سڑکیں سیلابی پانی میں بہہ گئیں۔ ریسکیو اہلکاروں نے سیلاب میں پھنسے ہزاروں افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کردیا ہے۔

چین میں کینسر کے علاج کی نئی دوا تیار

بیجنگ (نیٹ نیوز) چینی سائنسدانوں نے کینسر کا نیا طریقہ علاج دریافت کرلیا۔ ماہرین کی ٹیم نے کئی برسوں کی تحقیق کے بعد ایک نئی دوا تیار کرلی ہے جو ٹی سیلز کی کارکردگی کو بڑھا دیتی ہے، جس سے وہ کینسر سیلز کے خلاف بہتر کام کرتے ہیں۔ اسے کلرٹی سیل کا نام بھی دیا گیا۔

دبئی سے روس جانیوالا مسافر طیارہ گر کر تباہ، 62 افراد ہلاک

طیارہ لینڈنگ کے وقت حادثے کا شکار ہوا جو روسی شہر روستوف اون ڈون جارہا تھا، ہلاک شدگان میں 55 مسافر اور عملے کے 7 ارکان شامل

ریکارڈرز درست حالت میں برآمد، 2 گھنٹے تک فضا میں چکر لگانے کی اطلاعات، لینڈنگ کی کوشش میں زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، ذرائع

ماسکو (نیٹ نیوز) روس میں متحدہ عرب امارات کا مسافر طیارہ گر کر تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں 4 بچوں سمیت 62 افراد ہلاک ہوگئے، حکام کے مطابق دبئی سے روس کے شہر روستوف اون ڈون جانے والا ایک مسافر طیارہ لینڈنگ کے وقت حادثے کا شکار ہوا، اس میں سوار 55 مسافر اور عملے کے 7 ارکان مارے گئے، تباہ شدہ طیارے کے دونوں ریکارڈرز برآمد کرلیے گئے ہیں، جو درست حالت میں موجود ہیں، روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ متاثرین کے اہل خانہ کی ہر ممکن مدد کی جائے، حکام کے مطابق حادثہ ہفتے کی صبح روس کے جنوبی شہر روستوف اون ڈون کے ہوائی اڈے پر پیش آیا، اطلاعات کے مطابق متحدہ عرب امارات کی فضائی کمپنی کی فلائٹ دبئی کے بوئنگ 737-800 طیارے میں زمین پر اترتے وقت آگ لگ گئی، تاحال حادثے کی وجوہ معلوم نہیں ہوسکتی تاہم خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ حادثہ خراب موسم اور کم روشنی کے باعث پیش آیا، اس طرح کی بھی اطلاعات ہیں کہ طیارہ لینڈنگ کے انتظار میں 2 گھنٹے تک فضا میں چکر لگاتا رہا، اس کے بعد لینڈنگ کی کوشش میں زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اس میں آگ لگ گئی، مقامی وزارت ہنگامی حالات کی ترجمان مرینہ کستیوکووا نے غیر ملکی خبر رساں ادارے کو بتایا کہ طیارے میں 55 مسافر اور عملے کے 7 ارکان سوار تھے جو دبئی سے آرہے تھے، حادثہ زمین پر اترتے وقت روستوف اون ڈون کے ہوائی اڈے پر پیش آیا۔ حکام کے مطابق طیارے میں سوار کوئی شخص زندہ نہیں بچا، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسافروں میں زیادہ تر افراد روسی باشندے ہی تھے، حادثے کے بعد روستوف اون ڈون آنے والی دیگر پروازوں کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ ذرائع ابلاغ سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جائے حادثہ پر ایک کے قریب امدادی کارکن موجود ہیں اور آگ بجھادی گئی ہے۔

کشمیری طلبا کو ہراساں کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، شبیر شاہ

ایسے ہتھکنڈوں کا مقصد کشمیری نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ کرنا ہے، سربراہ فریڈم پارٹی

سری نگر (نیٹ نیوز) فریڈم پارٹی کے محبوس سربراہ شبیر احمد شاہ نے بیرون ریاست زیر تعلیم طلبہ کے خلاف کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نوجوان حصول تعلیم کے سلسلے میں بیرون ریاست یونیورسٹیوں سے استفادہ حاصل کررہے ہیں اور ان پر کڑی نگاہ رکھنے یا ان کے کوائف جمع کرنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہیں ذہنی طور ہراساں کیا جائے اگر کسی بھی طالب علم کو کوئی گزند پہنچی تو اس کا سخت ردعمل سامنے آئے گا۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کشمیری طلبہ کے خلاف حکومتی کارروائیوں کو غیر انسانی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا اس طرح کی کارروائیوں کا مقصد ان کے کیریئر کو تباہ کرنے اور ان میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ریاست ریاستی طلبا کو تحقیق کے نام پر ہراساں کیا جارہا ہے اور انہیں تشویش میں مبتلا کیا جارہا ہے۔ پیپلز فریڈم لیگ جنرل سیکریٹری محمد رمضان خان نے بھارت کی مختلف ریاستوں میں زیر تعلیم طلبا پر مرکزی وزارت داخلہ کی ایما پر پولیس کی طرف سے تنگ وطلب کرنے نیز ہر طالب علم کو پولیس تھانوں میں رپورٹ کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتی پولیس کشمیریوں کی زندگی اجیرن بنارہی ہے۔

یمن پر اقوام متحدہ کی رپورٹ میں ٹھوس شواہد فراہم نہیں کیے گئے، سعودی اتحاد

حکومت کا 90 فی صد شہریوں پر اثر ورسوخ ہے اس سے رابطہ کیوں نہیں کیا گیا، جنرل عسیری

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں آئینی حکومت کی بحالی کے لئے قائم سعودی اتحاد کے ترجمان کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے فوجی اتحاد پر شہری ہلاکتوں کی ذمہ داری عاید کرنے کی رپورٹ میں ٹھوس شواہد فراہم نہیں کئے گئے ہیں۔ جنرل احمد العسیری نے ایک عربی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یمن میں اب ایک حکومت موجود ہے جس کا 90 فی صد شہریوں پر اثر ورسوخ ہے تو اس سے رابطہ کیوں نہیں کیا گیا، اتحاد پر کیوں بہتان لگائے جارہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے شواہد کہاں ہیں؟ ترجمان کا کہنا تھا کہ عالمی تنظیم نے مختلف لوگوں کے تاثرات پر تکیہ کرلیا اور آئینی حکومت سے رابطہ ہی نہیں کیا۔" عسیری نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ عالمی برادری کی جانب سے تسلیم شدہ آئینی حکومت کے اعداد وشمار کو کیوں نظر انداز کیا جارہا ہے؟ ان کا مزید کہنا تھا" یہ ناممکن ہے کہ اقوام متحدہ اپنی معلومات حوثی سوشل میڈیا یا دیگر میڈیا ذرائع سے اکٹھا کرتی ہے۔ ہمارا مقصد یمنی عوام پر مسلط مصیبتوں کو ختم کرنا ہے۔" جنرل عسیری نے اس موقع پر اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ زید رعد الحسین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ یمن میں مستقل سیاسی حل کی تلاش میں مزید قوت صرف نہیں کررہے ہیں۔ جمعہ کے روز رعد الحسین نے ایک بیان میں کہا تھا کہ اگر اعداد وشمار کو دیکھا جائے تو ہمیں پتا لگے گا اتحاد یمن میں متحارب گروپوں کی لڑائی کے نتیجے میں شہری ہلاکتوں سے دوگنی تعداد کی اموات کا ذمہ دار ہے۔

شام روسی اور حکومتی طیاروں کی بمباری 8 بچوں سمیت 60 افراد شہید

حملے میں 5 روسی فوجی ہلاک

رقہ میں بمباری سے 39 افراد شہید ہوئے، مرنیوالوں میں میں 5 بچے اور 7 خواتین بھی شامل، تدمر میں 70 حملے کئے گئے

ماسکو، دمشق (نیٹ نیوز) شام میں بشارالاسد حکومت کے مخالفین پر حکومتی اور روسی طیاروں کی بمباری میں 8 بچوں سمیت 60 افراد شہید ہوگئے جبکہ النصر کے کارکنوں کی جانب سے روسی فوجیوں پر حملہ کیا گیا جس میں 5 روسی فوجی واصل جہنم ہوگئے، بشارالاسد کی سرکاری فورسز اور روسی طیاروں نے رقہ اور تدمر کے شہروں پر بمباری کی۔ تفصیلات کے مطابق شامی انسانی حقوق کی تنظیم کا کہنا ہے کہ شامی شہر رقہ میں تازہ فضائی حملوں میں 39 شہری شہید ہوگئے، جن میں 5 بچے اور 7 خواتین بھی شامل ہیں، انہوں نے کہا کہ شام کے تاریخی شہر تدمر میں بھی بمباری کی اور 70 حملے کیے، جس میں 3 بچوں سمیت 17 افراد شہید ہوئے۔

بولیویا، طیارہ بازار میں گر گیا 4 افراد ہلاک، 3 خواتین زخمی

لاپاز (نیٹ نیوز) بولیویا میں طیارہ گرنے سے 4 افراد ہلاک اور 3 خواتین زخمی ہوگئیں۔ بولیوین میڈیا کے مطابق دارلحکومت لاپاز میں ذرائع ابلاغ سے گفتگو کرتے ہوئے سیکورٹی ادارے کے افسر ماوریسو میراندا نے بتایا کہ ٹرینیڈاڈ شہر کے لیے ٹیک آف کرنے والا سیسنا 206 طیارہ پرواز کے کچھ دیر بعد شمالی علاقے میں ایک بازار پر گر کر تباہ ہوگیا جس کے نیچے میں 4 افراد ہلاک اور 3 خواتین زخمی ہوگئیں۔ زخمیوں کو قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق حادثے کی وجوہات جاننے کے لئے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

انڈونیشیا، مچھلیوں کا غیر قانونی شکار کرنے کی انوکھی سزا، کشتی کو دھماکا خیز مواد سے اڑادیا گیا

جکارتہ (نیٹ نیوز) انڈونیشیا میں مچھلیوں کا غیر قانونی شکار کرنے کی انوکھی سزا ملنے لگی، حکام نے پکڑی جانے والی کشتی کو دھماکا خیز مواد سے اڑادیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق مغربی جاوا میں حکومت نے مچھلیوں کا غیر قانونی شکار کرنے والے مچھیروں کو انوکھی سزادی اور کشتی کو دھماکا خیز مواد سے اڑا دیا۔ ڈرون کیمرے سے بنائی گئی فوٹیج سماجی میڈیا پر جاری کر دی گئی۔ یہ کشتی چھبیس فروری کو پکڑی گئی تھی، کپتان اور عملے کے دس ارکان کو حراست میں رکھا گیا ہے۔

امریکہ، سابق پولیس اہلکار کی ٹول پلازہ میں فائرنگ، 2 گارڈز کو مار ڈالا

پنسلوانیا (نیٹ نیوز) امریکی ریاست پنسلوانیا میں سابق پولیس اہلکار نے ٹول پلازہ پر چوری کے دوران فائرنگ کر کے 2 گارڈز کو ہلاک کردیا، پولیس نے موقع پر پہنچ کر مشتبہ شخص کو فائرنگ کر کے زخمی کردیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق پنسلوانیا کے مغربی علاقے میں یہ چوری کا واقعہ پیش آیا، جہاں ایک سابق پولیس اہلکار ٹول پلازہ پر رقم چرانے کیلئے پہنچا اور وہاں موجود 2 گارڈز کو فائرنگ کر کے ہلاک کردیا۔ مشتبہ شخص جب ٹول پلازہ پر موجود ایک گاڑی سے رقم نکالنے لگا تو اتنے میں دیگر پولیس اہلکار بھی وہاں پہنچ گئے اور سابق پولیس اہلکار کو فائرنگ کر کے زخمی کردیا۔

سعودی عرب اور اردن میں ٹریفک حادثات، 35 افراد جاں بحق 57 زخمی

عمرہ کیلئے آنے والے 43 مصری افراد کی بس مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے حادثے کا شکار، 19 جاں بحق، 25 زخمی

اردن کے صوبہ معان میں بس حادثے میں 16 فلسطینی جاں بحق، 36 زخمی ہوئے، تمام افراد عمرہ ادائیگی کیلئے جارہے تھے

مدینہ منورہ، عمان (نیٹ نیوز) سعودی عرب اور اردن میں ٹریفک حادثے کے نتیجے میں 35 افراد جاں بحق اور 57 زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق سعودی عرب میں معتمرین کی بس الٹنے سے 19 مصری باشندے جاں بحق جب کہ 25 زخمی ہوگئے۔ مصری میڈیا کے مطابق حادثہ ہفتے کو علی الصبح مکہ اور مدینہ کو ملانے والی سڑک پر پیش آیا، مصر سے تعلق رکھنے والے 43 افراد عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ جارہے تھے کہ ان کی بس الٹ گئی، زخمیوں میں ڈرائیور بھی شامل ہے۔ ادھر اردن کے جنوبی صوبہ معان میں بس کے ایک حادثے میں 16 فلسطینی عازمین عمرہ جاں بحق اور 36 دیگر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں کئی افراد کی حالت نازک ہے۔ اردن میں شہری دفاع کے سرکاری ترجمان فرید الشرع کے مطابق شہری دفاع کے اہلکاروں نے جائے حادثہ پر پہنچ کر زخمیوں کو نکالا اور پھر ان کو معان کے سرکاری ہسپتال اور ہسپتال منتقل کیا گیا۔ فرید الشرع نے مزید بتایا کہ سعودی عرب کی سرحد پر پہنچنے سے قبل اردن کے علاقے المدورہ میں یہ بس الٹ گئی۔ بس میں سوار تمام افراد عمرے کی ادائیگی کے لیے جارہے تھے۔ شہری دفاع کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ زخمیوں میں کئی افراد کی حالت تشویش ناک ہونے کے سبب ہلاکتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

بھارتی رکن پارلیمنٹ نے مودی حکومت اور فوج کے پول کھول دیئے

پٹھانکوٹ حملے کے بعد فوج 12 گھنٹے خالی عمارت پر فائرنگ کرتی رہی، اسدالدین

نئی دلی (نیٹ نیوز) بھارتی لوک سبھا کے مسلمان رکن اسدالدین اویسی نے بی جے پی حکومت کی ناقص گورننس پر کھل کر برس پڑے اور فوج کی کارکردگی کا پول کھول دیا۔ لوک سبھا میں اظہار خیال کرتے ہوئے اسدالدین اویسی کا کہنا تھا کہ پٹھان کوٹ حملے کے بعد ہماری این ایس جی ایک عمارت میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر 12 گھنٹے تک فائرنگ کرتی رہی اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عمارت تو خالی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ پٹھان کوٹ واقعہ پر تحقیقات کے لئے پاکستان کی ایک ٹیم بھارت آرہی ہے، وزیر دفاع کہتے ہیں کہ اس ٹیم کو ایئربیس کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب کہ وزیر داخلہ کہتے ہیں کہ پاکستانی ٹیم کو تحقیقات کے لئے اندر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ آپ لوگ پہلے آپس میں یہ طے کرلیں کہ اندر جائیں گے یا باہر جائیں گے، دوبارہ اگر پٹھان کوٹ کی طرز کا حملہ ہوا تو کون سا رئیمبو اس کا انچارج ہوگا کیونکہ بی جے پی کی تو حکومت ہی رئیمبو کی حکومت ہے اور یہاں ہر کوئی رئیمبو بننے کی کوشش کرتا ہے۔

نائیجیریا کی 2 مساجد میں خودکش حملے 24 نمازی شہید متعدد زخمی

دونوں حملے صبح فجر کی نماز کے وقت کیے گئے، خودکش بمباروں نے تھوڑے تھوڑے وقفے سے خود کو دھماکے سے اڑایا

موغادیشو (نیٹ نیوز) نائیجیریا میں دو مساجد میں خودکش حملوں کے نتیجے میں 24 نمازی شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق حملہ آوروں نے فجر کی نماز کے وقت مسجد کو نشانہ بنایا، خودکش بمباروں نے تھوڑے تھوڑے وقفے سے خود کو دھماکے سے اڑایا، میڈیا کا کہنا ہے کہ پہلا حملہ میدوگوری کے نواح میں واقع ایک مسجد میں کیا گیا جبکہ دوسرا حملہ ایک اور مسجد میں اس وقت کیا گیا جب نمازی مسجد سے باہر نکلنے کی کوشش کررہے تھے، ان حملوں کی ذمہ داری ابھی تک کسی نیقبول نہیں کی، تاہم واضح رہے کہ نائیجیریا میں اکثر وبیشتر ہونے والے حملوں میں شدت پسند تنظیم بوکوحرام کا ہاتھ ہوتا ہے۔ برسوں سے جاری اس لڑائی میں اب تک نائیجیریا کے ہزاروں شہری لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

فلپائن: مسلح افراد اور فوج میں جھڑپ، 8 ہلاکتیں ہوئیں

منیلا (نیٹ نیوز) فلپائن میں سرکاری دستوں اور مسلح افراد کے مابین جھڑپ میں 8 افراد ہلاک ہوگئے، مرنے والوں میں 7 مسلح افراد اور ایک فوجی شامل ہے۔

☆16 مارچ کپواڑہ میں بھارتی فوج اور مجاہدین میں جھڑپ، ایک مجاہد شہید، 3 اہلکار زخمی ☆17 مارچ مقبوضہ کشمیر، قابض انڈین فورسز نے 2 افراد کو مجاہد قرار دیکر شہید کردیا ☆18 مارچ وڈر بالا راجواڑ میں شہید ہونیوالے دونوں نوجوانوں سپرد خاک، دونوں کی شناخت نہ ہوسکی ☆19 مارچ سرینگر، مظاہرے کے دوران فریدہ بہن جی، مولوی بشیر درجنوں کارکنوں سمیت گرفتار ☆20 مارچ پروفیسر گیلانی کی گرفتاری اور طلباء کو ہراساں کرنے کیخلاف احتجاجی مظاہرے، درجنوں گرفتار ☆21 مارچ بھارتی فوج کے حملے میں مجاہد شہید، جوابی کارروائی میں 5 اہلکار زخمی ☆22 مارچ انصاف کی عدم فراہمی، 24 کشمیریوں کی بارہمولہ جیل میں بھوک ہڑتال۔

☆16 مارچ مغربی کنارہ، اسرائیلی فورسز کی وحشیانہ فائرنگ سے 2 فلسطینی شہید ☆17 مارچ اسرائیلی ٹرین پر پتھراؤ کے الزام میں بیت المقدس سے 5 فلسطینی بچے گرفتار ☆18 مارچ دہشت گرد اسرائیلی فوج نے غزہ کے شہریوں کی مسجد اقصیٰ آنے پر پابندی عائد کردی ☆19 مارچ غرب اردن، اسرائیلی پولیس کی فائرنگ سے 17 سالہ فلسطینی شہید ☆20 مارچ اسرائیلی عقوبت خانوں میں قید 64 فلسطینی خواتین میں 14 کم عمر بچیاں بھی شامل ☆21 مارچ غزہ، متاثرہ گھروں کی مرمت کیلئے اقوام متحدہ و دیگر اداروں کی 33 ملین ڈالر کی امداد ☆22 مارچ مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی ٹرین پر فلسطینی نقاب پوش نوجوانوں کا حملہ۔

☆16 مارچ عراقی فوج کا طیارہ کرکوک میں گر کر تباہ، تین اہلکار لاپتہ ☆17 مارچ بعقوبہ میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے پولیس کی گاڑی کو جزوی نقصان، 3 اہلکار زخمی ☆18 مارچ شمالی عراق، راکٹ حملے میں ایک امریکی فوجی ہلاک ☆19 مارچ صوبہ انبار میں عراقی فورسز اور مسلح افراد کے درمیان جھڑپ، 2 افراد زخمی ہوگئے ☆20 مارچ بحیرہء روم سے 2 ہزار شامی مہاجرین کو بچا لیا گیا، 2 ہلاک ☆21 مارچ روسی طیاروں کی رقہ پر بمباری، 39 شہری شہید، درجنوں زخمی ہوگئے ☆22 مارچ شام میں حکومت مخالفین کی فائرنگ سے 5 روسی فوجی ہلاک، 2 زخمی۔

☆16 مارچ قلات میں ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ، پولیس چیف سمیت 6 اہلکار ہلاک ☆17 مارچ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے 2 کمانڈروں سمیت 22 اہلکار طالبان کے ساتھ شامل ہوگئے ☆18 مارچ ہلمند میں طالبان نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا، سوار 4 اہلکار جہنم واصل ☆19 مارچ کنٹر میں مجاہدین کے تباہ کن حملے، 4 ٹینک تباہ، 27 اہلکار ٹھکانے لگا دیئے گئے ☆20 مارچ لشکر گاہ کے علاقے بابا جی میں مجاہدین اور فورسز میں ایک گھنٹہ شدید لڑائی ☆21 مارچ کنڑ میں مجاہدین کا فورسز کی تین چوکیوں پر قبضہ، 2 ٹینکوں سمیت بھاری فوجی سازوسامان غنیمت ☆22 مارچ گریشک میں فوجی کاروان پر مجاہدین کا وسیع حملہ، 3 ٹینک تباہ، درجنوں ہلاکتیں ہوئیں۔

بقیہ 1

سوار غندآب ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر سخی داد سمیت 6 اہلکار لقمہ اجل بن گئے۔ جبکہ ضلعی مرکز کے قریب گشتی پارٹی پر ہونے والے دھماکہ سے ایک فوجی ہلاک جبکہ دو مزید ہوگئے۔ روزگان، ضلع چارچینہ کے ہوتی کے علاقے میں دو کمانڈروں سمیت 22 پولیس اہلکاروں نے مخالفت سے دست برداری کا اعلان کرتے ہوئے مجاہدین سے آملے۔ صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد کے سوتک کے علاقے کورکوری کے مقام پر قائم کٹھ پتلی فوجیوں کی چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک چوکی اللہ تعالی کی نصرت سے مکمل طور پر فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 17 ہلاک ہوگئے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع بالابلوک میں کٹھ پتلی فوجیوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 3 کمانڈروں سمیت 12 اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں صوبہ روزگان کے چنارتو اور چھارچینہ اضلاع میں کٹھ پتلی فوجیوں کی چوکیوں پر حملے ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع چنارتو کے شفلوغ اور چرمستان علاقوں کے درمیان واقع کٹھ پتلی فوجیوں کی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 9 اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے صوبہ کنڑ سینگر یوشی اور کوتک کے درمیانی علاقے ٹانگل کے مقام پر کٹھ پتلی فوجیوں کی ضلع اسمار سے آنے والے شکست خوردہ کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس میں 4 فوجی ٹینک اور 2 گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 27 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ ادھر مجاہدین نے غازی آباد کے سوتک کے علاقے میں واقع فوجی بیس اور آس پاس مقامی چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا جس میں 10 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے کافی مقدار میں اسلحہ اور دیگر فوجی سازو سامان غنیمت کر لیا۔ غزنی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں مرکز کو نقصان پہنچنے کے علاوہ ایک پولیس اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ دوسری جانب میران کے علاقے میں آپریشن کیلئے آنے والے کٹھ پتلی فوجیوں کے کاروان پر مجاہدین نے اسی نوعیت کا حملہ کیا جس کے نتیجے میں حواس باختہ دشمن نے فرار کی راہ اپنالی اور لڑائی کے دوران 5 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 6 زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء صوبائی دارالحکومت لشکر گاہ شہر کے قریب بابا جی کے علاقے میں واقع پولیس اہلکاروں کی چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جو ایک گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ کی نصرت سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 4 اہلکار ہلاک ہو گئے۔ دوسری جانب ضلع نادعلی میں شاول ماندہ کے قریب کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی اہم چوکی پر حملہ ہوا جس سے چوکی کا ایک ٹاور تباہ اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 9 اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے۔ علاوہ ازیں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع اسمار میں کٹھ پتلی فوجیوں کی چوکیوں پر حملے کئے۔ تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے ڈب، چیکو، بروڑ نامی چوکیوں اور سپیشل فورس اہلکاروں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس میں ڈب نامی چوکی مکمل طور پر فتح اور وہاں تعینات 8 اہلکار ہلاک ہوگئے۔ رپورٹ کے مطابق بروڑ اور چیکو نامی چوکیوں میں موجود 8 سیکورٹی اہلکار بھی مارے گئے اور ایک فوجی ٹینک دھماکہ خیز مواد سے تباہ اور اس میں سوار 5 اہلکار لقمہ اجل بن گئے۔ ضلع دہراود کے مربوطہ علاقوں میں 49 پولیس اہلکاروں اور مقامی جنگجوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کی مخالفت سے دست برداری کا اعلان کردیا۔ صوبہ بلمند ضلع خانشین میں کٹھ پتلی فوجیوں کے مراکز پر مجاہدین نے کلینک، مکتب اور پانچ مکانات میں قائم کٹھ پتلی فوجیوں کے مراکز پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں تمام (سات) مراکز فتح، چار ٹینک ایک گاڑی اور کافی اسلحہ غنیمت کر لیا گیا۔ جبکہ وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 6 ہلاک جبکہ دیگر فرار ہونے کے علاوہ دو فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔ کابل جلال آباد قومی شاہراہ پر مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجیوں کی سپلائی کانوائے پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جو دو گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں ایک سپلائی اور ایک فوجی رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ پانچ سیکورٹی اہلکاروں کی ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔ کنڑ، فوجی کاروان کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے اور دوسرے کو مجاہدین نے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔ ذرائع کے مطابق دونوں ٹینکوں میں سوار اہلکاروں میں سے 4 ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ صوبہ بلمند ضلع گریشک حیدر آباد کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں کے محصور کاروان پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں 3 فوجی ٹینک تباہ اور ان میں سوار اہلکاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

بقیہ 2

جامعہ قادریہ ملتان) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (ناظم اعلیٰ باب العلوم کہروڑ پکا) نے تقریری مقابلے میں منصفین کے فرائض انجام دیئے۔ تقریب کے شرکاء میں دور کے علاقے مثلاً کراچی، بالاکوٹ وغیرہ سے آنے والے قافلوں نے ۱۶ مارچ کو ہی بہاولپور کا سفر شروع کر دیا تھا۔ مہمان خصوصی مولانا عمار صاحب کے خطاب کے بعد اس کے بعد مفتی محمد مظہر اسعدی صاحب نے تقریری مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا۔ جس کے مطابق پوزیشن لینے والے طلبہ درج ذیل ہیں: اس کے بعد مفتی محمد مظہر اسعدی صاحب نے تقریری مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا۔ جس کے مطابق پوزیشن لینے والے طلبہ درج ذیل ہیں: اول انعام: عطاء اللہ (مرکز الجمیل الاسلامی اسلام آباد) دوسرا انعام: محمد حذیفہ (جامعہ الصابر بہاولپور) سوم انعام: عمر فاروق (تعلیم القرآن جابہ بالاکوٹ)، سوم انعام: ولی حسن (جامعۃ الصابر بہاولپور) نے حاصل کیا۔ واضح رہے کہ اول انعام گیارہ ہزار پر مشتمل تھا۔ دوسرا انعام ۷ ہزار اور تیسرا انعام پانچ ہزار پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ ہر خطیب کو اعزازی انعام دیا گیا جو تین ہزار کی مالیت پر مشتمل تھا۔ اعزازی انعام میں سے ایک عدد کلاک (گھڑی) اسی مقابلے کے لئے خاص طور بنوائی گئی تھی اور "منتخب جواہر" کتاب دی گئی تھی۔

بقیہ 3

کا نشانہ بنایا، اسرائیلی فورسز کا الزام ہے کہ شہید دونوں فلسطینی فوجیوں پر چاقو حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ادھر اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے ایک فلسطینی شہید ہوگیا، اسرائیلی فورسز نے الزام عائد کیا ہے کہ شہید ہونے والا شخص چاقو حملوں میں ملوث تھا، واضح رہے اسرائیل کی جانب سے روزانہ کے حساب سے جانیوالے فائرنگ کے واقعات کے نتیجے میں اب تک 188 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔ اسرائیلی پولیس نے ایک فلسطینی نوعمر حملہ آور کو گولیاں مار کر شہید کردیا گیا ہے۔ پولیس نے مطابق مغربی اردن کے شہر ہیبرون میں اس فلسطینی نوجوان حملہ آور نے چاقو کی مدد سے وار کرتے ہوئے ایک اسرائیلی بارڈر گارڈ کو زخمی کیا تو سکیورٹی فورسز نے فائرنگ کر دی۔ شہید ہونے والے اس فلسطینی حملہ آور کی عمر 17 برس بتائی گئی ہے۔ دریں اثناء اسرائیلی پولیس نے فلسطین کے مقبوضہ بیت المقدس میں کارروائی کے دوران 5 کم عمر فلسطینی لڑکوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ بیت المقدس میں یہودی کالونیوں کے درمیان چلنے والی ٹرین پر پتھراؤ میں ملوث ہیں۔ اسرائیلی ویب پورٹل نے اسرائیلی پولیس کے حوالے سے بتایا ہے کہ گزشتہ روز شمالی بیت المقدس میں شعفاط قصبے سے گزرتے ہوئے اسرائیلی ٹرین پر پتھراؤ کیا گیا جس کے نتیجے میں ریل کار کے شیشے ٹوٹ گئے تھے۔ اسرائیلی فورسز نے اردن کو مسجد اقصیٰ کے احاطے میں سیکورٹی کیمرے نصب کرنے سے روک دیا ہے جبکہ اردن نے کہا ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ کے کمپاؤنڈ میں اسرائیلی فورسز کی جارحیت کو روکنے کے لئے آئندہ چند روز میں قبلہ اول کے احاطے میں کیمرے نصب کر دیے جائیں گے، مسلمانوں کی انتہائی مقدس مسجد کا انتظام اردن کے زیر نگرانی میں قائم ایک وقف کرتا ہے، کیمرے نصب کرنے کا فیصلہ گزشتہ برس اکتوبر میں کیا گیا تھا، اردنی وقف نے بتایا ہے کہ اسرائیلی پولیس نے مسجد کے علاقے میں سکیورٹی کیمرے نصب کرنے سے انہیں فی الحال روک دیا ہے۔ فلسطین میں اسیران کے حقوق کیلئے کام کرنیوالی تنظیم نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اسرائیلی عقوبت خانوں میں پابند سلاسل فلسطینی خواتین کی تعداد 64 ہوگئی ہے جن میں 14 کم عمر بچیاں بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق انسانی حقوق کی تنظیم کلب برائے اسیران کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ رواں ماہ (مارچ) کے دوران اسرائیلی فوج کی کارروائیوں میں مزید 8 خواتین کو حراست میں لیا گیا جن میں دو کم عمر بچیاں شامل ہیں۔ قدس پریس کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز اسرائیلی فوجیوں نے مغربی کنارے کے شمالی شہر جنین کے جنوب مغربی قصبے یعبد میں تلاشی کے دوران ایک 17 سالہ فلسطینی لڑکی شیماء عطاطرہ کو حراست میں لے لیا۔ قبل ازیں صہیونی فوج نے نابلس سے 25 سالہ ایناس سعید ابو ہلال اور مشرقی بیت المقدس کے ابودیس قصبے سے چاقو حملے کی منصوبہ بندی کے الزام میں 30 سالہ وفاء محمد ابو ہلال کو حراست میں لینے کے بعد نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ علاوہ ازیں غزہ کی پٹی میں اسرائیلی جنگ کے نتیجے میں جزوی طور پر متاثر ہونیوالے مکانات کے مالکان کو اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کی جانب سے مجموعی طور پر 33 ملین ڈالر کی امدادی رقم ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق غزہ کی پٹی میں فلسطینی وزیر برائے آبادکاری مفید الحسابنہ نے بتایا کہ حکومت اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے یو این ڈی پی کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط کئے گئے ہیں جس کے تحت غزہ کی پٹی میں 2014ء کے وسط میں اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ جنگ سے جزوی طور پر متاثر ہونیوالے 20 مکانات کی بحالی اور مرمت کیلئے ان کے مالکان کو 33 ملین ڈالر کی رقم ادا کی جائیگی۔

بقیہ 4

کرایا گیا تھا اور وہ تین دن تک اسپتال کے انتہائی نگہداشت والے کمرے آئی سی یو میں رکھنے کے بعد یہاں سے رخصت کئے گئے تھے۔

بقیہ 5

اور کیلی فورنیا میں 10 لاکھ اپنے گھروں سے محروم ہوسکتے ہیں۔ سمندر کی سطح میں اضافے کے باعث دیگر جو ریاستیں خطرے سے دوچار ہیں ان میں نیو یارک، نیو جرسی، ورجینیا، میساچوسٹس، ٹیکساس، جنوبی اور شمالی کیرولائنا شامل ہیں۔

بقیہ 6

کیلئے دوڑیں لگا دیں، لوگ خوف کے باعث ادھر ادھر بھاگتے رہے۔ بیلجیم کے نشریاتی ادارے آر ٹی بی ایف نے عینی شاہدین کے حوالے سے بتایا کہ شیرٹن ہوٹل کے سامنے ڈیپارچر لاونج میں کئی افراد زخمی یا بے ہوش ہوئے ہیں۔ مقامی میڈیا نے عینی شاہدین کے حوالے سے بتایا کہ متعدد افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جبکہ ایک شخص ہلاک ہوا۔ کچھ ذرائع ابلاغ میں متعدد افراد کے ہلاک ہونے کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ مزید تفصیلات ابھی موصول ہو رہی ہیں۔ انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر دھماکوں کے بعد جو تصاویر جاری کی گئی ہیں ان میں عمارت سے دھواں اٹھتا نظر آرہا ہے اور بڑی بڑی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے ہوئے واضح نظر آرہے ہیں۔ مقامی خبر رساں ادارے بیلگا کے حوالے سے بتایا جارہا ہے کہ ایئرپورٹ کی عمارت سے مسافروں کو باہر نکالا جارہا ہے۔ ایئرپورٹ پر دو دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیلجیم کی حکومت نے دھماکوں میں متعدد افراد کے ہلاک یا زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے تاہم ان کی حتمی تعداد کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ دھماکوں کے بعد برسلز میں ریل سروس بھی عارضی طور پر بند کردی گئی ہے جبکہ برسلز آنے اور جانے والی تمام پروازیں بھی منسوخ کردی گئیں۔ علاوہ ازیں برسلز دھماکوں سے چند ہی روز پہلے پولیس نے برسلز میں ایک ڈرامائی کارروائی کرتے ہوئے صالح عبدالسلام نامی ایک شخص گرفتار کرلیا گیا۔ صالح عبدالسلام کو پیرس میں گزشتہ سال نومبر میں ہونے والے حملوں کا مرکزی ملزم تصور کیا جاتا ہے جس میں ایک سوتیس افراد ہلاک ہوئے تھے۔

بقیہ 7

رہنے والے طبقہ منافقین کے خوب پردے چاک کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ غزوہ بدر کل بھی مسلمانوں کے لیے حجت تھا، آج بھی حجت ہے اور قیامت تک لیے حجت رہے گا۔ کل بھی غزوہ بدر میں ابوجہل مارا گیا تھا اور آج کے ابوجہل بھی جہاد کے سامنے خاک چاٹ رہے ہیں۔ کل بھی ابوجہل جہاد اور مجاہدین کے روکنے کے لیے تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ہوا اور آج کے جہاد دشمن بھی ناکام ونامراد ہورہے ہیں اور پوری دنیا ان کی ذلت اور رسوائی کا تماشا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔

بقیہ 8

ساتھیوں سے مطالبہ کیا۔ بعد میں ضلعی منتظم بھائی بخت زیب نے اپنے بیان میں ہفتہ وار اور ماہانہ اجتماعات اور روزانہ فضائل جہاد کی تعلیم پر زور دیا اور کہا کہ ان اجتماعات کی بدولت جہاد کی مختلف شعبہ جات کے لیے افراد تیار ہوتے ہیں جو بعد میں کفر کے لیے دردسر بن جاتے ہیں۔

بقیہ 9

ہم پڑھیں گے۔ نبی ﷺ کے طریقے پر۔ اللہ نے حکم دیا حج کرو! حج کریں گے نبی ﷺ کے طریقے پر۔ اللہ نے حکم دیا جہاد کرو! جہاد کرو! جہاد کریں گے نبی ﷺ کے طریقے پر۔ مسلمانو جہاد کرو! تمہاری نسلیں فصلیں عزت آبرو محفوظ رہیں گی۔ قرآن کانفرنس میں 150 شرکاء شریک ہوئے اور جہاد، نماز اور حج سے آگاہی حاصل کی۔

بقیہ 10

نے مویشی منڈی کی طرف جانے والے محمد مجلوم اور آزاد خان عرف ابراہیم کو بالومتھ جنگل میں شدید تشدد کے بعد قتل کردیا۔ 35 سالہ محمد مجلوم اور 15 سالہ ابراہیم مویشیوں کا کاروبار کرتے تھے۔ ضلع کے ایس پی کا کہنا تھا کہ دونوں افراد کے قتل سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل ان سے شدید نفرت کرتے تھے۔ واقعے میں ہندو انتہا پسند ملوث ہوسکتے ہیں۔ جھارکھنڈ وکاس مورچا کے مقامی ایم ایل اے پرکاش رام نے دعویٰ کیا کہ واقعے کے پیچھے ہندو انتہا پسندوں کا ہاتھ ہے۔ دونوں افراد کے قتل پر لواحقین نے احتجاج کیا جس سے علاقے کی صورتحال کشیدہ ہوگئی جبکہ مظاہرین کی جانب سے پولیس پر پتھراؤ بھی کیا گیا جس سے متعدد اہلکار زخمی ہوگئے۔ کشیدہ صورتحال پر قابو پانے اور پتھراؤ کے بعد پولیس کی جانب سے مظاہرین پر لاٹھی چارج اور ہوائی فائرنگ کی گئی۔

بقیہ 11

گر کر تباہ ہوگیا ہے، فوجی ذرائع کے مطابق طیارہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے گر کر تباہ ہوا جس کے بعد جہاز میں موجود عملے کے 3 ارکان لاپتہ ہوگئے ہیں جبکہ مجاہدین نے دعوی کیا ہے کہ یہ طیارہ ہم نے مار گرایا جس کے نتیجے میں جہاز میں موجود عملے کے 5 ارکان ہلاک ہوگئے، ٹوئٹر پر اپنے ایک بیان میں مجاہدین نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے عراقی فوج کے طیارے کو حویجہ کے قریب نشانہ بنایا جو بمباری میں مصروف تھا۔ شمالی عراق میں ایک امریکی فوجی ہلاک ہوگیا، امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے ایک اہلکار نے فرانسیسی خبر رساں ادارے کو بتایا کہ امریکی فوجی کی ہلاکت ایک راکٹ حملے میں ہوئی، میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی فوجی کو مجاہدین نے راکٹ حملے سے واصل جہنم کیا۔

بقیہ 12

میں بھارت کے مختلف حصوں میں کشمیریوں کو ہراساں کئے جانے کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملہ آوروں کے بجائے کشمیری طلباء کی گرفتاری اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ بھارتی حکومت کشمیری طلباء کے خلاف انتقامی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے بھارت میں عدم برداشت اور انتہا پسندی کی واضح دلیل ہیں۔ حریت رہنماؤں نے کہا کہ کشمیری بھارت کے کسی کونے میں محفوظ نہیں ہیں اور بھارت کشمیری طالب علموں کے مستقبل کو تاریک بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کشمیری طالب علموں اور تاجروں کو بھارت کی مختلف خفیہ ایجنسیوں اور انتہا پسندوں تنظیموں کی طرف سے ہراساں اور پریشان کرنے کے عمل کو ایک منظم حکمت عملی قرار دیا۔ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے بھی بھارت میں کشمیری طلباء کے ساتھ روا رکھے جارہے سلوک پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ سرینگر میں بار کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس میں کہا گیا کہ کشمیری طلباء کو ہراساں کئے جانے کا عمل قابل تشویش ہے اور اسکے خلاف زبردست آواز بلند کی جانی چاہیے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ پہلے نئی دلی میں جواہر لال نہرو یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ میں کشمیری طلباء کو ہراساں کیا گیا اور انکے خلاف بھارت مخالف نعرے بلند کرنے پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے۔ بیان میں کہا گیا کہ اس کے بعد کولکتہ پولیس نے کشمیری طلباء کے کوائف جمع کرنے کا عمل شروع کیا۔ جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر کے ترجمان ایڈووکیٹ زاہد علی نے سرینگر میں ایک بیان میں بھارت میں کشمیری طلباء کو ہراساں کئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی پولیس نے راجستھان میں چار کشمیری طالب علموں کو گرفتار کرکے انہیں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں کشمیری طلباء کو ہراساں کئے جانے کی کارروائیوں کے پیچھے فرقہ پرست فسطائی قوتوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں زیر تعلیم کشمیری طلباء کو منظم طریقے سے ہراساں کئے جانے کی مہم شروع کی گئی ہے اور سیکورٹی کے نام پر طلباء کو ہراساں کرنا قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کارروائیوں کے بعد کشمیری طلباء اپنی تعلیم ترک کر کے کشمیر واپس آنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ مسلم دینی محاذ اور نام نہاد اسمبلی کے رکن انجینئر رشید نے اپنے بیانات میں بھارتی ریاستوں میں کشمیر طالب علموں کو ہراساں کئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ طالب علموں کو اپنی تعلیم ترک کرنے پر مجبور کرنے کی مہم کا حصہ ہے۔ سی پی آئی ایم کے لیڈر محمد یوسف تاریگامی اور ایمپلائیز جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے صدر عبدالقیوم وانی نے بھی اپنے بیانات میں کشمیری طلباء کو ہراساں کئے جانے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے یہ سلسلہ فوری بند کئے جانے کا مطالبہ کیا۔

بقیہ 13

اسلامی بنگلا دیش کے امیر مطیع الرحمان کو سزائے موت سنائی تھی تاہم اب ان کا ڈیتھ وارنٹ بھی جاری کردیا گیا ہے۔ بنگلا دیشی میڈیا کے مطابق مطیع الرحمان نے حسینہ واجد کی عدالتوں کے فیصلے کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قانون کے مطابق مطیع الرحمان پندرہ روز میں عدالتی فیصلے کو چیلنج کرسکتے ہیں۔

بقیہ 14

شہر کے راجاجیل مقام سے کئی اہم اشیاء ملی ہیں جن میں زیورات، ہار، دھات سے بنے موتی، خول، ہڈیاں اور پتھر سے بنے برتن شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ قبرستان خانہ بدوش کمیونٹیز کا تھا جو 6500 سے 7000 سال پرانا ہے۔

بقیہ 15

ریاست مہاشٹرا کے وزیر ماحولیات شیوسینا کے رہنما رام داس قدم نے بھارت ماتا کی جے کا نعرہ لگانے سے انکار پر اسدالدین اویسی کو پاکستان جانے کا مشورہ دیا۔ رام داس کا کہنا ہے کہ اسدالدین اویسی کو بھارت میں رہنے کا کوئی حق نہیں انہیں پاکستان چلے جانا چاہیے۔ مسلمانوں اور پاکستان مخالفت کے لیے مشہور انتہا پسند شیوسینا کے رکن نے اویسی کی تقریر کی انکوائری کا بھی مطالبہ کیا۔ دوسری طرف اقلیتوں پر مظالم کے لیے مشہور مودی سرکار کی جماعت بی جے پی نے اسدالدین اویسی کی تقریر کے خلاف تحقیقات شروع کردی ہیں۔ اسدالدین اویسی نے بیان دیا تھا کہ اگر ان کی گردن کاٹ دی جائے تو بھی وہ بھارت ماتا کی جے نہیں بولیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارت کے آئین میں کہیں نہیں لکھا کہ بھارت ماتا کی جے کہا جائے۔

بقیہ 16

لیا گیا۔ کشمیری رہنماؤں نے مظاہرین سے خطاب میں کہا کہ کشمیر سلگتا ہوا مسئلہ ہے اور خطے میں امن کا قیام اس مسئلے کو کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کرنے سے منسلک ہے۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے سرحدی ضلع کپواڑہ میں بھارتی فوج نے ایک مجاہد کو شہید کردیا، جھڑپ میں مجاہدین کی جوابی فائرنگ سے 2 اہلکار ہلاک اور تین اہلکار زخمی جبکہ دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے، سرحدی ضلع کپواڑہ کے علاقے کیرن سیکٹر میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ میں ایک مجاہد شہید جبکہ تین اہلکار زخمی ہوگئے۔ گزشتہ روز 5 راجپوت رائفلز کے اہلکاروں نے دوران ڈیوٹی مجاہدین کی موجودگی کی اطلاع پر علاقے کو گھیرے میں لیا اور آپریشن شروع کیا۔ فوج کے ایک آفیسر نے کہا کہ دوطرفہ فائرنگ کے تبادلہ میں ایک مجاہد شہید ہوا جبکہ تین اہلکار زخمی ہوئے جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے جنہیں فوجی ہسپتال منتقل کردیا گیا۔ بھارتی فوج نے 2 نوجوانوں کو مجاہد قرار دیکر شہید کردیا۔ شمالی کشمیر کے علاقے وڈر بالا راجواڑ میں شہید ہونے والے دونو جوانوں کو سپرد خاک کردیا گیا۔ بھارتی فوج نے گذشتہ شام کو شہید ہونے والے دونو ں نوجوانوں کی نعشیں مقامی لوگوں کے حوالہ کر دیں۔ جس کے بعد انہیں وڈر بالا میں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ بھارتی فوج کی 21 راشٹریہ رائفلز اور پولیس نے وڈر بالا راجواڑ علاقے کو گزشتہ روز گھیرے میں لے لیا اور تلاشی کارروائی شروع کی اور 2 نوجوانوں کو مجاہد قرار دیکر شہید کردیا اور بعد ازاں دونوں کی نعشوں کو مقامی لوگوں کے حوالے کردیا۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقے پلوامہ میں بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپ کے دوران ایک مجاہد شہید کردیا گیا، مجاہدین کے گروپ کی فورسز اہلکاروں کیخلاف جوابی کارروائی، ہینڈ گرینیڈ دھماکے میں پانچ اہلکار زخمی دو کی حالت تشویشناک مجاہدین کارروائی کے بعد بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ سیکیورٹی فورسز نے سرچ آپریشن شروع کردیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہ آسکی۔ بھارتی فوج کی 55 آر آر اور ایس او جی پلوامہ نے گنڈ پورہ پلوامہ کا محاصرہ شروع کیا۔ فورسز محاصرہ کرنے میں محو ہی تھے کہ اسی اثناء میں مجاہدین کے ایک گروپ نے فورسز پر ہینڈ گرینیڈ داغا اور گولیاں بھی چلائیں۔ فورسز نے جواب میں فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں تصادم شروع ہوا۔ آدھا گھنٹہ تک جاری رہنے والے اس تصادم میں ایک مجاہد شہید ہوگیا جبکہ ذرائع کے مطابق ایک دوسرا مجاہد بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ کشمیری پروفیسر ایس آر گیلانی کی نئی دہلی میں گرفتاری اور کشمیری طلبا کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے خلاف مقبوضہ کشمیر کے کئی شہروں سری نگر، سوپور میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ نے لال چوک میں احتجاجی دھرنا دینے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے پولیس نے فرنٹ کے کئی قائدین سمیت درجنوں کارکنوں کو اس وقت حراست میں لیا جب انہوں نے امیراکدل بنڈ سے مارچ کرتے ہوئے لال چوک کی طرف پیشقدمی کی۔ لبریشن فرنٹ نے لال چوک میں احتجاجی دھرنا دینے کا پروگرام بنایا تھا۔ پروگرام کے مطابق مسجد حمزہ امیراکدل بنڈ میں فرنٹ کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے امیراکدل بنڈ جمع ہوکر احتجاج کیا اور پروفیسر ایس آر گیلانی کو رہا کرنے کے حق میں نعرے لگائے۔ بعد میں نائب چیئرمین شوکت احمد بخشی کی قیادت میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں شامل کارکنوں نے ہاتھوں میں پلیٹ گن سے زخمی لوگوں، عبدالرحمان گیلانی اور دوسرے متاثرین کی تصاویر اور پلے کارڈ اٹھائے رکھے تھے۔ ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈز لئے شرکا جلوس نیائیس آر گیلانی کو رہا کرو، جے این یو طالب علموں کو ہراساں کرنا بند کرو، کشمیریوں کا قتل عام بند کرو، سرکاری دہشت گردی بند کرو، نوجوانوں کا قتل عام بند کرو کے نعرے بلند کرتے ہوئے لال چوک کی جانب مارچ شروع کیا تاہم پولیس نے انہیں روکنے کیلئے پہلے ہی امیراکدل بنڈ کی ناکہ بندی کی تھی اور گاڑیوں کو تیاری کی حالت میں رکھا تھا۔ جس کے بعد پولیس نے جلوس کو کوکر بازار میں روک لیا۔ شرکا جلوس کی سخت مزاحمت کے بعد پولیس کی بھاری تعداد نے شوکت احمد بخشی، شیخ عبدالرشید، بشیر احمد کشمیری، پروفیسر جاوید اور ارکین امتیاز احمد گنائی، بشارت احمد بٹ، علی محمد اڑھن، شاکر احمد، فیاض احمد لون، محمد حنیف ڈار، عرفان احمد خان اور محمد افضل شیخ سمیت درجنوں کارکنوں کو حراست میں لے لیا اور انہیں پولیس سٹیشن کوٹھی باغ میں بند کردیا۔ گرفتاریوں سے قبل شوکت احمد بخشی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ آج کا یہ احتجاج نئی دلی میں پروفیسر ایس آر گیلانی کی مسلسل گرفتاری، بھارت میں زیر تعلیم کشمیری طلبا پر عذاب وعتاب کرنے، جے این یو طلبا کو ہراساں کرنے اور پیلٹ گن، پیرگیس اور دوسرے مہلک ہتھیاروں کے بے دریغ استعمال کے خلاف کیا جارہا ہے۔

بقیہ 17

شامل ہے۔ حکام کے مطابق اب تک حادثے کی وجوہات کا پتا نہیں چل سکا۔ امریکی نشریاتی اداریکی رپورٹ کے مطابق طیارہ اس وقت حادثے کا شکار ہوا جب وہ مشرقی صوبے پستازہ کے جنگل ایمازون کے اوپر پرواز کررہا تھا۔

بقیہ 18

ہوئے کہا کہ اس مقابلے میں بھارتی فورسز کا بھی جانی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ داؤد کے جاں بحق ہونے سے اگرچہ ایک خلا پیدا ہوا تاہم ان کی قربانی جنت ارضی کو غلامی سے نجات دلانے میں موثر کردار ادا کرے گی اور ان کے خون کے ہر قطرے سے ہزاروں داؤد جنم لیں گے۔ اجلاس میں شہدا حزب قائدین کو زبردست خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے ان کے مشن کو ادھورا نہ چھوڑنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اجلاس میں غازی نصیب الدین، انجینئر فردوس کرمانی، غازی الیاس اور منظور احمد خان کی 19 ویں برسی پر انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ قائدین انتہائی زیرک اعلیٰ تعلیم یافتہ، نبض شناس، متقی اور عسکری امور کے ماہر ین تھے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ قربانیاں دینا واقعی آسان نہیں لیکن یہی قربانیاں بالآخر منزل کا تعین کرلیتی ہیں۔ اجلاس میں بابائے ملت مرحوم لسہ خان کو بھی شاندار خراج عقیدت ادا کیا گیا اور عسکریت پسندوں کو حریت پسند عوام کے درمیان کالی بھیڑیوں پر نظر رکھنے کی اور بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کہنے والوں سے محتاط رہنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔

بقیہ 19

نے بہاولپور مرکز عثمان وعلی کے منعقدہ طلبہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ اجتماع شعبہ المرابطون کے زیر اہتمام اور امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالی کی زیرامارت ہوا۔ اس اجتماع میں ملک بھر کے دینی مدارس سے سینکڑوں طلبہ شریک ہوئے تھے۔ اس کا مقصد طلبہ کرام کو علمی خدمات کے ساتھ ساتھ عملی خدمات اور جہادی خدمات کے لیے آگاہ کرنا اور انہیں اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں سے روشناس کرانا تھا۔

بقیہ 20

گئیں، دوسرے واقعے میں ایک شخص نے اپنے بھائی اور بھابی کو ہلاک کرنے کے بعد خود کو بھی گولی ماردی۔

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

تحفۃ القلم

افاداتِ اکابر

جنت کا اعلیٰ مقام ''الفردوس''

جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے اور یہ ان حضرات کے لئے ہے، جنہوں نے راہ خدا میں جاں بازی و جاں نثاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہو، چنانچہ بعض احادیث میں شہید فی سبیل اللہ کے لئے جنت الفردوس کی بشارت آئی ہے۔ اسی طرح انبیاء اور صدیقین اور شہداء صالحین علیٰ حسب مراتب جنت الفردوس میں ہوں گے، چونکہ جنت کا انعام بدوں استحقاق کے محض مالک کی عنایت ہے، گو اپنے اعمال جنت الفردوس کے لائق نہ ہوں، مگر مالک کے کرم سے امید کرتے ہوئے جنت الفردوس ہی مانگنی چاہئے، اس لئے فرمایا کہ ''جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس ہی مانگو۔'' یہ روسیاہ بھی آنحضرت نبی رحمت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے دعا کرتا ہے: یا اللہ! آپ کی رحمت اور آپ کے لطف و کرم کے صدقے آپ سے جنت الفردوس کی درخواست کرتے ہیں، یا اللہ! ہماری دعاء قبول فرما کر اپنے مقبول بندوں سے ہمیں ملحق فرما۔ آمین یارب العالمین

(معارف نبوی ﷺ: ص ۳۰۱)

معارفِ جہاد

سوچ کا فرق

ایک سوچ یہ ہے کہ ''ہم مسلمان ہیں، کمزور ہیں کفار بہت طاقتور ہیں وہ ہمیں بہت نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے ہم ان سے دوستی کرلیں، ان کے ساتھ تعاون کریں آخر ہم نے دنیا میں تو رہنا ہے''

گویا کہ کافروں کے شر سے صرف کافروں کی دوستی ہی ہمیں بچا سکتی ہے (نعوذ باللہ)

دوسری سوچ یہ ہے کہ ''ہم مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ کے وفادار بندے ہیں، جو بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن کافر ہوگا ہم اس کے دشمن ہیں۔ ہم ساری دنیا کے کفار کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں ہم کمزور ہیں، کفار طاقتور ہیں تو وہ ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ صرف وہی ہمیں ہر نقصان سے بچا سکتا ہے۔ اور ہم نے ہمیشہ دنیا میں تو نہیں رہنا اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے اس لئے دنیا کے عارضی مفاد کی خاطر ہم کافروں سے دوستی کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کریں۔'' (رنگ و نور جلد ۵: ص ۳۹)

عہد زریں

قبرص پر پہلا جہاد ۲۷ ہجری

نقوش عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں، بحری جہاد کا سلسلہ شروع ہوا۔

چنانچہ سنہ ۲۷ ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شامی مسلمانوں کا لشکر لے کر قبرص کی طرف روانہ ہوئے۔ شامی لشکر کی قیادت حضرت عبداللہ بن قیس الجاسی کے سپرد کی۔ اس جہاد میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے اہل خانہ شریک تھے۔

دوسری طرف حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی السرح اپنا لشکر لے کر اسکندریہ سے روانہ ہوئے۔

جب یہ تمام لشکر جزیرہ میں اکٹھے ہوگئے تو عمومی قیادت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ لے لی۔ مزید تفصیلات اگلے شمارہ میں ان شاء اللہ۔ ذیل کے نقشے میں ان اسفار کی کچھ نشاندہی موجود ہے۔

☆......☆......☆

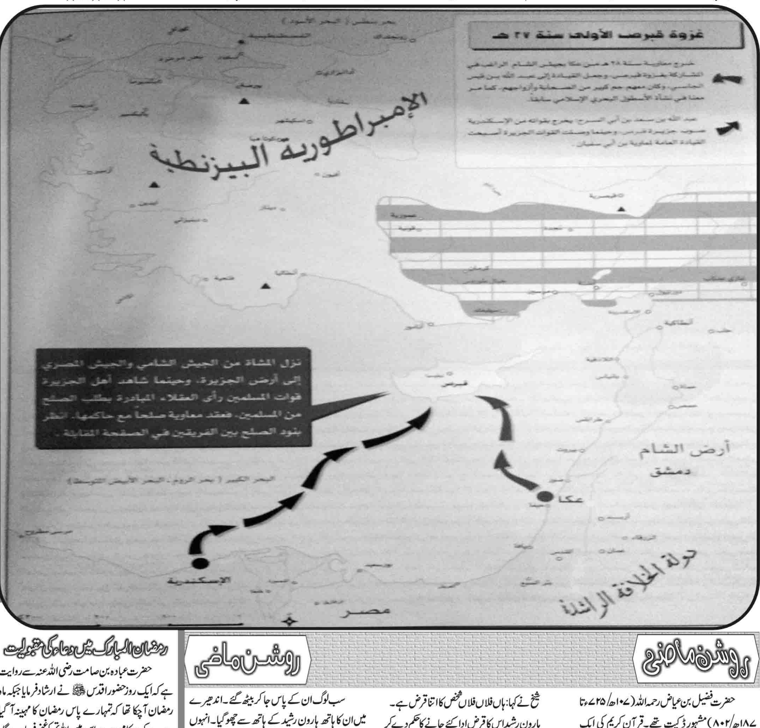

تابندہ ستارے

29

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابو حفصہ

یروشلم میں صلیبیوں کا اجتماع

لوئیس اپنی فوج کے ساتھ سیدھا یروشلم پہنچا۔ عیسائیوں نے اس کی آمد پر بڑی خوشی منائی۔ اسی اثنا میں شہنشاہِ جرمنی بھی سمندر کے راستے عکہ سے ہوتا ہوا یروشلم آپہنچا۔

یورپ کے ان طاقتور حکمرانوں کے اکٹھے ہوجانے سے عیسائیوں کی مسرت دو چند ہوگئی۔

دونوں بادشاہ گلے مل کر خوب روئے اور توبہ و استغفار کر کے مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر جنگ کرنے کا عہد کیا۔ ان دنوں یروشلم کا بادشاہ بالڈون ثالث تھا، وہ اپنی تخت نشینی کے دن سے ہی یروشلم کی سلطنت کو وسیع کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اب جو اس نے فرانس اور جرمنی کے بادشاہوں کی متحدہ قوت کو اپنی پشت پر دیکھا تو اس کے دل میں ملک گیری کی خواہش زور پکڑ گئی۔ تینوں بادشاہوں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی جس میں طے پایا کہ مسلمانوں پر کاری ضرب لگانے کے لیے سب سے پہلے دمشق پر حملہ کیا جائے۔

دمشق پر صلیبیوں کی یلغار اور پسپائی

تینوں عیسائی بادشاہوں کا متحدہ لشکر طے شدہ منصوبہ کے مطابق تیزی سے دمشق کی طرف بڑھا اور ربیع الآخر ۵۴۳ھ کے آغاز میں اس کے سامنے پہنچ گیا۔ شہر کے تین طرف مٹی کی مضبوط فصیل بنی ہوئی تھی اور ایک طرف گنجان باغوں کی اس قدر کثرت تھی کہ کوئی بڑا لشکر ان میں سے آسانی سے نہ گزر سکتا تھا۔ صلیبیوں نے اسی طرف سے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ دمشق پر ان دنوں امیر مجیر الدین ابک (یا ابق) کی حکومت تھی یہ بڑا نا اہل آدمی تھا اور اس کی نالائقی کی وجہ سے حکومت کے سیاہ و سپید کا مالک اس کا وزیر معین الدین انز (انار) بنا ہوا تھا۔ معین الدین دمشق کے پرجوش عوام اور علما کی مدد سے کئی ماہ تک صلیبی حملہ آوروں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اس دوران عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کئی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ شیخ عبدالرحمٰن حلحول رحمہ اللہ اور فقیہ امام یوسف فندلاوی مالکی رحمہ اللہ جن کا شمار دمشق کے مشائخ کبار میں ہوتا تھا، انہی جھڑپوں میں عیسائیوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امام یوسف رحمہ اللہ بے حد کبیر السن تھے معین الدین نے ان کو لڑائی سے روکنا چاہا لیکن ان کی غیرت دینی نے گوارا نہ کیا کہ ان کے گھر یعنی دمشق کے دروازے پر جہاد ہو رہا ہو اور وہ اس میں شرکت سے محروم رہیں۔ وہ قرآن کریم کی آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (بیشک اللہ نے مومنوں کا مال اور جانیں جنت کے عوض خرید لی ہیں) پڑھتے ہوئے مردانہ وار صلیبی فوج میں گھس گئے اور نہایت بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔

صلیبی لشکر چونکہ تعداد اور قوت میں بہت زیادہ تھا اس کا دباؤ دمشق پر اس قدر بڑھ گیا کہ ایک دن وہ شہر سے متصل میدان اخضر تک پہنچ گیا۔ والی دمشق کے پاس اس کے سوا اب کوئی چارہ نہ رہا کہ سیف الدین غازی یا نور الدین محمود کو اپنی مدد کے لیے بلا بھیجے کیونکہ ان کی زبردست قوت ہی صلیبیوں کا سر توڑ سکتی تھی۔ اس نے سیف الدین غازی کو سارا حال لکھ بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ بلا تاخیر دمشق کے مسلمانوں کی مدد کے لیے پہنچ جائے۔

سیف الدین غازی یہ پیغام ملتے ہی ایک جرار فوج لے کر دمشق کی طرف چل پڑا۔ دوسری طرف سے نور الدین محمود بھی مجاہدین کی ایک بہت بڑی جمعیت کے ہمراہ حلب سے دمشق کی طرف روانہ ہوا اور حمص میں سیف الدین غازی سے آملا۔ اب دونوں بھائی صلیبیوں پر ایک بھرپور ضرب لگانے کے لیے تیار ہوگئے۔ ادھر صلیبیوں نے جب اس زبردست لشکر کی آمد آمد کی خبر سنی تو انہوں نے خیریت اسی میں سمجھی کہ فی الفور دمشق سے اپنا محاصرہ اُٹھالیں۔

چنانچہ وہ راتوں رات ہی دمشق سے یروشلم کی طرف روانہ ہوگئے اور سیف الدین غازی اور نور الدین محمود کو ان سے جنگ کرنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ مغربی مؤرخین صلیبیوں کی اس شرمناک ناکامی کا سبب عیسائی سرداروں کے باہمی تشتت وافتراق کو بتاتے ہیں۔

اس کے بعد صلیبی لشکر نے عسقلان پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا لیکن یہ بیل بھی منڈھے نہ چڑھ سکی کیونکہ اس عرصہ میں شہنشاہ جرمنی جو اس ہنگامہ خیزی سے بیزار ہوچکا تھا، دمشق کے محاصرہ میں ناکامی کے بعد بہت جلد اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ شاہِ فرانس کچھ عرصہ اور فلسطین میں رہا اور پھر ۱۱۴۹ء میں وہ بھی یورپ کو واپس چلا گیا۔ اس طرح دوسری صلیبی جنگ جس جوش اور سرگرمی سے شروع ہوئی تھی اس سے کہیں زیادہ ناکامی اور تباہی پر ختم ہوگئی۔ یورپ نے اس جنگ میں اپنے لاکھوں آدمی کٹوا ڈالے لیکن حاصل کچھ بھی نہ کر سکا۔ لوئیس ہفتم اور کانرڈ سوم کے ماتھے پر بدنامی کا ایسا داغ لگا کہ پھر انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی بھول کر بھی ''جنگ مقدس'' کا نام نہ لیا۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

1

ابو محمد

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (۱۰۷ھ/ ۷۲۵ء تا ۱۸۷ھ/ ۸۰۲) مشہور ڈکیت تھے۔ قرآن کریم کی ایک آیت سن کر ایسے بدلے کہ تقویٰ وطہارت میں بے مثال ہوگئے، حق گوئی و بیباکی کا یہ حال تھا کہ بادشاہ سے بھی نہ ڈرتے تھے کبھی کسی بادشاہ سے ملنا پسند نہ کرتے تھے۔

فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ جب خلیفہ ہارون رشید نے حج کو جانے کا ارادہ کیا تو کسی نیک وصالح بزرگ سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

پہلے وہ فضل بن ربیع کو لے کر سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ فضل بن ربیع نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

انہوں نے اندر سے پوچھا: ''کون'' فضل بن ربیع نے کہا: دیکھو امیر المومنین آپ سے ملنے آئے ہیں۔

اتنا سن کر وہ لپک کر دروازہ پر آئے اور دروازہ کھول کر امیر المومنین سے کہا: آپ نے کیوں زحمت کی، مجھے ہی بلا لیا ہوتا، میں خود حاضر ہوجاتا۔

ہارون رشید نے کہا: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

سفیانؒ بن عیینہ رحمہ اللہ دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے، جب ہارون رشید رخصت ہونے کو ہوا تو پوچھا: شیخ آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔

شیخ نے کہا: ہاں فلاں فلاں شخص کا اتنا قرض ہے۔

ہارون رشید اس کا قرض ادا کئے جانے کا حکم دے کر رخصت ہوگیا۔ پھر وہ عبدالرحمٰن اصفہانی رحمہ اللہ کے یہاں گئے، مگر خلیفہ کو ان لوگوں کی باتوں سے تسلی نہ ہوئی اس کے بعد یہ لوگ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے یہاں پہنچے۔ دستک دی انہوں نے اندر سے پوچھا: ''کون؟''

فضل بن ربیع نے کہا: امیر المومنین! آپ سے ملنے آئے ہیں۔

انہوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: مجھ سے امیر المومنین کو ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے معاف رکھیں۔ میری مشغولیت میں کیوں مخل ہوتے ہیں۔

فضل بن ربیع نے کہا: کیا آپ پر اولی الامر کی اطاعت لازم نہیں ہے؟

یہ سن حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کوٹھے سے نیچے اُترے اور دروازہ کھولا۔

سب لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اندھیرے میں ان کا ہاتھ ہارون رشید کے ہاتھ سے چھو گیا۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کتنا نرم ہاتھ ہے۔ کاش! کل یہ دوزخ کی آگ میں نہ جلے۔

ہارون رشید نے کہا: شیخ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

فرمایا: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنائے گئے تو رو کر فرمایا: میں خلافت دے کر آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں۔ انہوں نے اس کو آزمائش کہا......اور آپ اور آپ کے اصحاب اس کو نعمت سمجھتے ہیں۔

جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلافت کے بوجھ سے بہت ڈرے اور گھبرائے تو حضرت محمد کعب رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المومنین اپنی رعایا میں بڑوں کی اپنے والد کی طرح توقیر کیجئے، اوسط عمر والوں کا بھائی کی طرح اکرام واعزاز کیجئے اور چھوٹوں سے بیٹے کی طرح شفقت و محبت سے پیش آیئے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المومنین! دنیا میں روزہ دار کی طرح رہنا چاہئے۔

حضرت رجاء بن حیات بولے: امیر المومنین! اگر آپ قیامت میں اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

رمضان المبارک میں دعاء کی مقبولیت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جبکہ ماہ رمضان آچکا تھا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ برکت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تم کو غنی فرما دے گا، پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس ماہ میں دعاء قبول فرمائے گا (اور فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرماتا ہے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اچھے اعمال پیش کرو کیونکہ بدنصیب وہ ہے جو اس ماہ میں اللہ کی رحمت سے محروم کردیا گیا۔ (مجمع الزاوائد ص ۱۶۲ ج ۳ بحوالہ معجم کبیر طبرانی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے، اس ماہ میں جس طرح دیگر عبادات میں خوب بڑھ چڑھ کر وقت لگایا جائے، اسی طرح دعائیں بھی خوب کی جائیں، خصوصیت کے ساتھ شب قدر میں خوب لگن کے ساتھ دعاء کریں۔

مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ (وہ اس لیے چیختا کہ) اس نے فرشتہ دیکھا اور جب تم گدھے کے بولنے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو) کیونکہ (وہ اس لیے چیختا کہ) اس نے شیطان کو دیکھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۳ بحوالہ بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مرغ اذان دے تو اس وقت اللہ کے فضل کا سوال کرے مثلاً یوں کہے اللھم انی اسئلک من فضلک کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے فرشتوں کی تشریف آوری یوں بھی بابرکت ہے پھر جب بندے اس موقعہ پر دعاء کریں گے تو اغلب واقرب ہے کہ فرشتہ بھی آمین کہہ دے گا ان کی آمین ہماری دعاء کے ساتھ لگ جائے تو قبولیت سے زیادہ قریب تو ہو جانے میں کیا شک ہے، حضور اقدس ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ گدھا ایسے موقع پر بولتا ہے جبکہ اسے شیطان نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ شیطان دل میں برے وسوسے ڈالنے کے لیے اور طرح طرح کی تکلیف پہنچانے کے لیے انسانوں کے پاس آتا ہے انسانوں کو تو نظر نہیں آتا گدھے کو نظر آجاتا ہے۔ گدھے کی آواز انسانوں کو چونکا دیتی ہے کہ تمہارے آس پاس تمہارا دشمن ہے لہٰذا اس مردود سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے، ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب رات کو کتے کی آواز سنو تب بھی شیطان مردود سے پناہ مانگو۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ رات کو شیاطین پھیل جاتے ہیں اور کتے ان کو دیکھ دیکھ کر بھونکتے ہیں، ہم کو حکم ہوا کہ ایسے موقعہ پر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیں۔

ہر مشکل کے لیے نماز پڑھی جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز پڑھنے میں مشغول ہوجاتے تھے۔ (ابوداؤد ص ۱۸۷ ج ۱)

قرآن مجید میں ارشاد ہے: یا ایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ

یعنی اے ایمان والو، مدد مانگو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ جب کوئی مشکل پیش آئے یا کسی مصیبت کا سامنا ہو تو صبر اور صلوٰۃ یعنی نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگی جائے، صبر بہت بڑی چیز ہے اس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ مصیبت بھی دور فرماتے ہیں۔ جب مومن بندہ مصیبت میں جزع وفزع اور گھبراہٹ نہیں دکھاتا اور اللہ جل شانہٗ سے ہی امید باندھ کر مصیبت کے دفع ہونے کا انتظار کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے اور مصیبت دور کردی جاتی ہے۔ جس کو صبر کی دولت مل گئی وہ بہت بڑی دولت سے نوازا گیا۔ قال النبی ﷺ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر (بخاری، مسلم)

مصیبت دور کرنے کا دوسرا ذریعہ نماز ہے، نماز بہت بڑی چیز ہے بندہ کا اللہ جل شانہٗ سے خصوصی تعلق نماز کے ذریعہ پیدا ہوجاتا ہے۔

☆......☆......☆

عجائبِ قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

اور اس میں ایسے بیٹھے رہتے ہیں جیسے کشتی میں چنانچہ آیت فیض اشاعت گواہ ہے: افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یعنی آیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے ہیں کہ اس کی پیدائش کس طرح کی گئی ہے، یہ جانور دس روز تک اگر پانی نہ ملے تو صبر کرسکتا ہے اور تین روز تک بے غذا کے بھی بسر کرسکتا ہے، خدا نے اس کی گردن لمبی کی ہے تا کہ اس کے ہاتھ پیر کے مناسب ہو اور جبکہ کھڑے ہو کر چرنے میں مصروف ہو تو اس کو تکلیف نہ ہو، نیز واسطے اس کے کہ اس کے ہونٹ بدن کے کھجلانے کو جہاں پر وہ چاہے پہنچ جائیں کہتے ہیں کہ یہ جانور پُر کینہ ہوتا ہے اگر شتر بان اس کو مارے تو وہ اس کا بدلا لیوے گا اگرچہ کسی قدر عرصہ بھی گذرا ہو اور یہ جانور مادہ شباط میں جو رومی مہینے کا نام ہے اور ماہ پھاگن سے مراد ہے شہوت خیز ہو کر زیادہ کھانا شروع کرتا ہے اور ان دنوں میں اس کو سخت مار کا بھی خیال نہیں ہوتا، ان دنوں تین اونٹ کا بوجھ ایک اونٹ اٹھا سکتا ہے اس وقت مناسب ہے کہ شیرہ فودنج یعنی پودینہ کو ہی کا اس کے ہر دو سوراخ بینی میں ڈالیں تا کہ اس کی مستی شہوت دور ہو اور جب اونٹ جنگل میں بیمار ہوتا ہے تو بلوط کے برگ و بار کھانے سے آرام پاتا ہے اور اگر سانپ کاٹتا ہے تو کیکڑہ کھانے سے اچھا ہوجاتا ہے، بلیناس کہتا ہے کہ خرچنگ یعنی کیکڑہ سانپ کے دفعیہ زہر کو نہایت عمدہ ہوتا ہے، کہتے ہیں کہ اونٹ کا پتہ نہیں ہوتا اور شقشقہ یعنی بلبلانے کے وقت میں جو اونٹ کے گلے میں آجاتا ہے اس کو نہیں معلوم کیا کہتے ہیں۔

خواص: اگر اس کے مغز استخوان کو گندنا کے ساتھ حاملہ کے شکم پر ملیں فوراً بچہ پیدا ہو، کہتے ہیں کہ اونٹ کا زہرہ نہیں ہوتا لیکن اس کی جگہ پر ایک اور چیز مانند پوست کے ہوتی ہے اور پوست میں لعاب ہوتا ہے اگر اس لعاب کو آنکھوں میں لگا دیں رتوندھی کو مفید ہو اور سر پر لگانے سے بال جم آئیں اور لمبے اور سیاہ ہوں اگر گردن اور گلو پر ملیں درد گلو دود ہو اگر آدھے دانگ لعاب کو مع مشک کے مرگی والے کی ناک میں ٹپکائیں نہایت مفید ہے اگر کوئی ہمیشہ اونٹ کا جگر کھائے ڈھلکا آنکھ کا بند ہوا اگر تین مرتبہ کھائے تاریکی چشم دور ہوجائے، چربی اس کی جہاں پر رکھیں وہاں سانپ نہ رہے گا اگر اس کے کوہان پر جلا کر پانی کے ساتھ بواسیر پر ملیں نافع ہے اور صرف دھواں بھی، بلیناس نے لکھا ہے کہ شتر کے کان میں ایک غدہ مانند پتھر کے ہوتا ہے جس وقت اس کو باہر نکالیں بالکل پتھر ہو جاتا ہے جب سرکہ کے ساتھ اس کو پیستے ہیں تو سفید ہو جاتا ہے پس یہ دفعیہ زہر قاتل کے واسطے نافع ہے، اس کے استخوان کو روغن زیتون میں سودہ کر کے مرگی والے کو سر پر ملیں مفید ہوگا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ

طب نبوی ﷺ

144

بعض اطباء نے اسے داء الاسد (شیر کی بیماری) کہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس بیماری کی وجہ سے بیمار کا چہرہ شیر کی طرح ہوجاتا ہے کہ چہرہ چھوٹے چھوٹے ورم اور گرٹیاں رونما ہوجاتی ہیں، اطباء کے نزدیک یہ متعدی امراض میں سے ہے، ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ایسے جذامی کو دیر تک دیکھتے رہنے سے منع فرمایا (بلکہ) جذامی شخص کو کہلا بھیجا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے اور اسے واپس بھیج دیا۔

پھر ایک حدیث میں یہ گذرا کہ آپ ﷺ نے ایک جذامی کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

تو تطبیق یوں ہوگی کہ آپ ﷺ کا اجتناب کرنا احتیاط پر اور اس کے ساتھ کھانا بیان جواز پر محمول ہے۔

ابن قتیبہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جذامی شخص کی مجالست ومخالطت سے بسا اوقات تکلیف پہنچتی ہے اس سے آنے والی بدبو کی وجہ سے، نہ کہ اس لیے کہ یہ متعدی مرض ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کا یہ حکم اس قول سے منسوخ ہے کہ لاعدوی ولا طیرۃ کہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا بدشگونی اور بے حقیقت چیزیں ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ کا جذامی کے ساتھ کھانا بھی اس کے نسخ کی دلیل ہے۔

باقی رہا آپ کا ارشاد گرامی کہ: ''جذامی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگا جاتا ہے۔''

تو یہ حکم اباحت کے طور پر دیا گیا ہے، یعنی جب تم سے اس کی تکلیف برداشت نہ ہو رہی ہو تو اس سے دور بھاگو، کیونکہ بدبو بھی امراض کے تعدی کا ایک سبب ہے اور حقیقت میں ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہی ہوتی ہے۔

ناپاک چیزوں سے علاج کرنا:

اس سے پہلے طارق بن سوید کی حدیث گزر چکی ہے جس میں خمر (شراب) وغیرہ سے علاج کرنے کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

''خمر'' کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے یعنی خمر بھی اور خمرہ بھی۔ مخبر صادق ﷺ نے خبر دی ہے کہ شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اس لیے کہ اس میں بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں جیسے عقل کا ختم ہونا جب عقل نہیں رہے گی تو دین بھی نہیں رہے گا اور جب دین جائے گا تو جہنم ہی ٹھکانہ بنے گا۔

☆......☆......☆

الادب و الادیب

وہ تیغ تیغ نہیں جو ستم مٹا نہ سکے
وہ ہاتھ ہاتھ نہیں جو گلا دبا نہ سکے
وہ برق برق نہیں جو چمک دکھا نہ سکے
گرے زمیں پہ مگر گھاس بھی جلا نہ سکے
وہ ڈھال ڈھال نہیں جان جو بچا نہ سکے
عدو کے وار کو جو بے اثر بنا نہ سکے
وہ چاند چاند نہیں جو سیاہ راتوں میں
کسی غریب کا گھر بار جگمگا نہ سکے
وہ کہسار نہیں جو زمیں کے سینے پر
بلند ہو کے بھی اپنا مقام پا نہ سکے
وہ سرفروش وہ جانباز و شہسوار نہیں
جو اپنی تیغ سے قاتل کا سر اُڑا نہ سکے
اُٹھا کے پھینک دو کوڑے میں ایسے خنجر کو
ستم گروں کے جو نام ونشاں مٹا نہ سکے
وہ مردہ خور کوئی گدھ ہے، وہ عقاب نہیں
کہ جس کی تیز نظر میں شکار آ نہ سکے

(ہمشیرہ باہر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی وخوبصورتی کے لیے محنت میں لگے ہوئے ہونگے۔ یہ القلم میں کام کرنے والوں اور حضرت امیر محترم کے اخلاص کی برکت ہے کہ ہر کوئی اس اخبار کو حد سے زیادہ چاہتا ہے۔

اور چاہے بھی کیوں نہ کہ اس میں تقریباً دین کا خلاصہ آجاتا ہے اور اس پیارے اخبار میں دین کی سربلندی (جہاد) کو پانے کی دعوت ہوتی ہے اور طریقہ بھی ہوتا ہے۔

اور خاص طور پر صفحہ ۵ تو بہت دلچسپ مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔

اس میں جہاد کو حقیقی معنوں میں بیان کیا جاتا ہے اور فتنوں کا گلہ گھونٹا جاتا ہے۔ بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

والسلام

(محمد ذوالفقار بابر، کراچی)

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

کم سے کم مقدار

کسی حکم پر عمل کا کم سے کم درجہ وہ ہوتا ہے جس پر عامل ہو کر انسان وعید سے بچ جائے۔

ترک جہاد پر قرآن وحدیث میں شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

(۱) ترجمہ: اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو، کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو، دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔(التوبۃ:۳۸)

(۲) ترجمہ: اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(التوبۃ:۳۹)

(۳) ترجمہ: اور تم اس فتنہ سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ظالموں پر ہی نہ پڑے گا، اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔(سورۃ الانفال آیت25)

(۴) ترجمہ: جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ رسول اللہ کی مرضی کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا کہ گرمی میں مت نکلو، کہہ دو کہ دوزخ کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے، کاش یہ سمجھ سکتے۔سو وہ تھوڑا سا ہنسیں اور زیادہ روئیں، ان کے اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں۔سو اگر تجھے اللہ ان میں سے کسی فرقہ کی طرف پھر لے جائے پھر تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو کہہ دو کہ تم میرے ساتھ کبھی بھی ہرگز نہ نکلو گے اور میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑو گے، تمہیں پہلی مرتبہ بیٹھنا پسند آیا سو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔اور ان میں سے جو مرجائے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو، بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے۔(سورہ التوبہ آیت81/82/83/84)

علامہ ابن النحاس شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے نقل کے بعد مسلمانوں کو اس طرح مخاطب فرمایا:

''اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، ان آیات مبارکہ میں غور کرو کہ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں اور اس میں جان ومال خرچ نہ کرنے والوں کے لئے کتنی سخت وعید، کتنی بڑی رسوائی اور کتنا دردناک وبال ہے۔یہ آیات اگرچہ کچھ خاص (منافق) لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، لیکن ان میں ان تمام افراد کے لئے سخت تنبیہ اور وعید ہے جو ان منافقوں جیسے کام کریں گے اور منافقوں کی طرح فرض جہاد سے پیچھے رہ جائیں گے، بس اسی سے اندازہ لگالو کہ جہاد کا چھوڑنا کتنا برا کام ہے (کہ مسلمان کو منافقوں کی صف میں شامل کر دیتا ہے) وراس پر کتنی سخت وعید ہے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو جاؤ گے اور گائے کی دم پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی سے دل لگا لو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ (تعالیٰ) تم پر ذلت مسلط فرما دے گا اور اس وقت تک تم سے اس ذلت کو نہیں ہٹائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف نہیں لوٹ آؤ گے۔(ابوداؤد)

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب جہاد کو چھوڑ کر کھیتی باڑی اور اس طرح کے دوسرے کاموں میں مشغول ہوں گے تو ذلت اور پستی ان کا مقدر بن جائے گی اور وہ اس ذلت سے اسی وقت چھٹکارہ پا سکیں گے جب کافروں سے جہاد کریں گے، ان سے نفرت اور سختی کا برتاؤ کریں گے، اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے اور کفر اور کافروں کو مغلوب کرنے کے لئے محنت کریں گے (یاد رکھئے) یہ سب کچھ ان کے ذمے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) لازم ہے۔'' (فضائل جہاد42/43)

ان تمام نصوص اور ان کے علاوہ قرآن وحدیث کے کئی مقامات پر ترک جہاد پر شدید وعیدیں وارد ہوئیں ہیں۔ایسے کئی طویل قصے قرآن مجید میں مذکور ہیں جن میں جہاد سے پہلوتہی کرنے، اس میں سستی دکھانے اور جہاد کے موقع پر تاویلات اور بہانے کرنے والے افراد کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔قرآن مجید میں جتنے بھی غزوات کا تفصیلی تذکرہ ہے ان کے واقعہ میں مومنین اور کفار کے ساتھ ان لوگوں کا احوال اور حکم بھی بیان کیا گیا ہے جنہوں نے اس موقع پر اعراض کا رویہ اپنایا اور جہاد میں شرکت نہ کی۔ ہر موقع پر ان کی مذمت کی گئی اور انہیں شدید عذاب کی تہدید کی گئی۔البتہ دو احادیث میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ آ گیا ہے کہ ترک جہاد کی وعید اس ترک کے کس درجے کے ساتھ متعلق ہے اور دو احادیث میں یہ صراحت آگئی کہ کس حد تک عمل کرنے لینے سے وعید سے بچا جا سکتا ہے۔وعیدیں دو ہیں اور دونوں انتہائی سخت:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ اس نے دل سے جہاد کی سچی نیت کی وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرے گا۔(مسلم)

پہلی وعید یہ ہوئی کہ اسے ایمان کامل پر نہیں بلکہ نفاق کے ایک درجے پر موت آئے گی اور یہ مسئلہ قرآن مجید کی کئی آیات سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے کہ مومن کا ایمان نظریہ جہاد کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اس لئے قرآن مجید میں نفاق کا سارا موضوع ہی آیات جہاد کے گرد گھومتا ہے۔اس حدیث میں بھی یہ ارشاد بطور تفسیر وارد ہوا کہ کم از کم سچے دل سے جہاد کی نیت رکھنا ایمان کی تکمیل کے لئے لازم ہے اور یہ مسئلہ بھی خود قرآن نے حل کر دیا کہ نیت کے سچے ہونے نہ ہونے کی علامت کیا ہے؟

ترجمہ: اور اگر نیت رکھتے (جہاد میں) نکلنے کی تو ضرور اس کے لئے تیاری رکھتے۔(التوبۃ46)

بقدر استطاعت جہاد کی تیاری رکھنے کو نیت کی سچائی کی علامت کے طور پر خود اللہ رب العزت نے متعین فرما دیا۔ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جس قدر استطاعت ہو اتنی جسمانی ومادی تیاری رکھے اور دل میں سچائی کے ساتھ جہاد کی نیت رکھے تاکہ اس شدید وعید سے بچ سکے۔ایک مسلمان کے لئے ایمان کامل کے حصول سے بڑھ کر کوئی ہدف نہیں اور ایمان کامل سے محرومی سے بڑھ کر کوئی وعید نہیں۔

(۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خود بھی جہاد نہ کیا اور نہ کسی مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا اور نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے کسی دردناک مصیبت میں مبتلا فرما دے گا (ابوداؤد)

یعنی اولین درجہ خود جہاد میں عملی شرکت کرنا ہے، اوسط درجہ مجاہد کو سامان جہاد فراہم کرنا اور ادنی درجہ مجاہد کے گھر کی دیکھ بھال اور کفالت کرنا ہے۔جس نے ان میں سے کسی درجے پر بھی عمل نہ کیا اس کے لئے وعید ہے ''اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ''......

اللہ تعالیٰ اسے ''قارعۃ'' میں مبتلا کر دے گا۔

''قارعۃ'' کس درجے کی مصیبت کو کہا جاتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ قرآن مجید میں قیامت کو ''القارعۃ'' کہا گیا ہے۔

اس امر کو دونوں طرح ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں وعید کے انداز میں اور دوسری روایت میں وعید کے الفاظ نہیں البتہ جہاد میں شرکت کے درجات کو اسی ترتیب سے واضح کیا گیا ہے۔

''جس شخص نے کسی غازی کو سامان جہاد فراہم کیا اس نے بھی جہاد میں شرکت کی اور جس نے کسی غازی کے پیچھے اس کے گھر بار کی کفالت کی اس نے بھی جہاد میں شرکت کی۔(متفق علیہ)

یہ ہیں جہاد میں شرکت نہ کرنے پر سخت وعیدیں اور وہ کم سے کم درجہ جس پر عمل پیرا ہو کر وعید سے بچا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ 05 مارچ — ۲ 19 مارچ

دورہ تربیہ: ۱ 11 مارچ — ۲ 25 مارچ

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ 18 تا 24 مارچ

بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد سیمز و پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ 04 تا 10 مارچ

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

الحمد للہ! کہ مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں ایک بار پھر طلبہ دین کا عظیم الشان اجتماع ہوا اور غزوہ بدر کے عنوان سے دعوت جہاد کی ولولہ انگیز صدائیں بلند ہوئیں۔ جی ہاں! ۱۷ مارچ بروز جمعرات مرکز عثمان وعلی بہاولپور میں آل پاکستان طلبۂ مدارس کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس کا موضوع ''غزوہ بدر معارف واسباق'' متعین تھا۔ اس حتمی تقریب سے پہلے تقریباً تین چار ماہ قبل سے ہی ملک میں ڈویژنل سطح ''غزوہ احد، معارف واسباق'' کے عنوان سے تقریبات منعقد ہوئیں اور انہی مقابلوں میں پوزیشن لینے والے طلبہ حتمی مقابلے میں شریک ہوئے۔ یہ سلسلہ گزشتہ چند سالوں سے بحسن وخوبی جاری ہے اور طلبہ کا اس کی طرف رجحان قابل تحسین ہے۔

لیکن اس سال کے حتمی تقریری مقابلے کے ساتھ المرابطون کے زیر اہتمام ملک بھر کے طلبہ کے لیے ''طلبہ اجتماع'' کے نام سے بھی ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جو اپنی نوعیت کا منفرد پروگرام تھا۔اس اجتماع کے مقاصد میں یہ بات شامل تھی کہ وہ اس مرکز میں آکر اپنے منصب کو سمجھیں اور اس منصب کا ایک خاص پہلو کہ طالب علم کو صرف طالب علم نہیں بلکہ ایک اچھا سچا، پکا اور مخلص مجاہد، سپہ سالار اور کمانڈر بھی ہونا چاہیے، حاصل کریں۔

تقریب کے شرکاء میں دور کے علاقے مثلاً کراچی، بالاکوٹ وغیرہ سے آنے والے قافلوں نے ۱۶ مارچ کو ہی بہاولپور کا سفر شروع کر دیا تھا اور ادھر خود مرکز شریف میں میزبان طلباء اور اساتذہ کی چہل پہل شروع ہو چکی تھی۔ ۱۷ مارچ کی صبح تک جو مہمان تشریف لا چکے تھے ان کو بوقت صبح ناشتہ کرایا گیا۔ ناشتہ کے بعد کچھ نے پروگرام کی تیاری شروع کردی۔ مقررین خطباء اپنی تقاریر میں بہتری پیدا کرنے میں مصروف ہوگئے اور دیگر مہمانان گرامی محو استراحت ہوگئے۔

مرکز شریف میں رونق بڑھتی ہی جا رہی تھی ہر طرف سے آنے والے مہمانوں کا خیر مقدم کیا جا رہا تھا، انکا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کی کوشش کی رہی تھی۔ ادھر مرکز شریف کے در و دیوار کو اشتہارات اور بینر سے سجایا جا رہا تھا۔ سب سے پہلے مین گیٹ پر جو جملہ مہمانوں کی توجہ کا مرکز بنتا وہ یہ تھا۔

''ہم آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں''

اس کے علاوہ المرابطون کا خاص رسالہ جو ابھی زیر اشاعت ہے اس کا خوبصورت بینر بھی مہمانوں کے لیے باعث توجہ بنا ہوا تھا۔ مرکز کی ایک دیوار پر یوں دعوتی پیغام درج تھا: ''آؤ طلباء بھائیوں جیش محمد کے پرچم تلے کفر کے ایوانوں کو ڈھانے چلیں''۔ اس کے علاوہ دیگر اشعار واقوال سے مزین یہ چاردیواری ہر فرد کی نظروں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔ تقریری مقابلے کے لیے نماز مغرب کے بعد خطباء میں رولنمبر تقسیم کئے گئے اور ساتھ ساتھ دیگر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعد از عشاء سب سے پہلے حسب معمول درس قرآن دیا گیا۔ مدرس حضرت اقدس استاذ محترم مولانا قاری صادق صاحب مدظلہ تھے ان کے درس کے بعد اسٹیج سیکرٹری صاحب نے باقاعدہ طور پر مقابلے کا آغاز کرتے ہوئے کلام پاک کے لیے قاری محمد فیاض صاحب کو دعوت دی۔

تلاوت کے بعد حضرت مفتی محمد اکرم صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے تقریب کا آغاز کیا۔ حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ اور نظموں کے بعد تقریری مقابلے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

اس تقریری مقابلے میں منصفین درج ذیل تھے:

☆ حضرت مفتی مظہر اسعدی صاحب (مدیر اسعد بن زرارہ، بہاولپور)

☆ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (استاذ الحدیث جامعہ قادریہ ملتان)

☆ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (ناظم اعلیٰ باب العلوم کہروڑپکا)

تقریری مقابلے کے دوران لاہور سے آئے ہوئے بھائی عثمان صاحب جو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہیں انہوں نے اعزازی بیان کیا اور انہی کے ساتھ جامعہ الصابر کے ایک طالب علم نے عربی زبان میں اپنی خطابت کے جوہر دکھائے۔

تقریباً ۳۷ کل خطباء کی تقریروں کے بعد آخر میں مہمان خصوصی امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے برادر صغیر مولانا محمد عمار صاحب نے مفصل، ولولہ انگیز، موثر علمی، اور فکری بیان فرمایا جس میں جہاد کی اہمیت، جہاد کی ابدیت، غزوہ بدر کا دل افروز تذکرہ، شہدائے اسلام کی مثالی قربانیوں اور امت مسلمہ کے جسد واحد میں زہر قاتل بن کر رہنے والے طبقہ منافقین کے خوب پردے چاک کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ غزوہ بدر کل بھی مسلمانوں کے لیے حجت تھا، آج بھی حجت ہے اور قیامت تک لیے حجت رہے گا۔کل بھی غزوہ بدر میں ابوجہل مارا گیا تھا اور آج کے ابوجہل بھی جہاد کے سامنے خاک چاٹ رہے ہیں۔کل بھی ابوجہل جہاد اور مجاہدین کے روکنے کے لیے تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ہوا اور آج کے جہاد دشمن بھی ناکام ونامراد ہو رہے ہیں اور پوری دنیا ان کی ذلت اور رسوائی کا تماشا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد مظہر اسعدی صاحب نے تقریری مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا۔جس کے مطابق پوزیشن لینے والے طلبہ درج ذیل ہیں:

اول انعام: عطاء اللہ (مرکز الجمیل الاسلامی اسلام آباد)

دوسرا انعام: محمد حذیفہ (جامعہ الصابر بہاولپور)

سوم انعام: عمر فاروق (تعلیم القرآن جابہ بالا کوٹ)

سوم انعام: ولی حسن (جامعۃ الصابر بہاولپور)

اول انعام تقریباً گیارہ ہزار پر مشتمل تھا۔دوسرا انعام ۷ ہزار اور تیسرا انعام پانچ ہزار پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ ہر خطیب کو اعزازی انعام دیا گیا جو تین ہزار کی مالیت پر مشتمل تھا۔اعزازی انعام میں سے ایک عدد کلاک (گھڑی) اسی مقابلے کے لئے خاص بنوائی گئی تھی اور ''منتخب جواہر'' کتاب دی گئی تھی۔

اسی اعلان کے بعد حضرت اقدس مولنا حبیب الرحمٰن صاحب نے اختتامی دعا فرمائی اور یہ نشست اختتام پذیر ہوئی، نشست کے آخر میں یہ اعلان کیا گیا کہ فجر کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔اس کے ساتھ ہی تقریری مقابلے اور طلبہ اجتماع کی پہلی نشست اختتام پذیر ہوگئی۔

دوسری نشست کا آغاز صبح نو بجے ہوا جس میں اسٹیج سیکریٹری مولانا عامر صاحب تھے۔تلاوت قرآن پاک کے لئے عبداللہ بھائی کو دعوت دی گئی اس کے بعد نعت شریف پیش کی گئی۔بعد ازاں شعبہ المرابطون کے صوبائی منتظمین کے بیانات ہوئے جن میں مولانا عامر صاحب، مولانا جمال الدین صاحب اور مولانا کلیم اللہ صاحب شامل تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں نظریہ جہاد کی طرف طلباء کو بلایا اور سمجھایا۔

ان کے بعد غازی ہند مولانا الیاس قاسمی صاحب نے غزوہ بدر کے اسباق اور جیل میں پیش آنے والے اپنے بعض سبق آموز واقعات سے مجلس کو تروتازہ کیا۔

اسی کے ساتھ ساتھ ترانے اور جہادی نظمیں بھی چلتی رہیں۔نظمیں پڑھنے والوں میں قاری رفیع صاحب، بھائی عدنان صاحب وغیرہ موجود تھے۔ پھر حضرت اقدس مفتی منصور صاحب کا بیان ہوا جنہوں نے غزوہ بدر کی روشنی میں طلباء کو جہاد سکھایا، سمجھایا اور اس کی طرف بلایا۔

اب پروگرام اختتامی مراحل پر پہنچ چکا تھا۔ انعامات کی تقسیم ہوئی اور اس کے بعد چونکہ نماز جمعہ کا وقت بھی قریب ہوا جاتا تھا لہٰذا لوگوں کو نماز کی تیاری کا وقت دیا گیا۔ تیاری کر کے تمام حضرات صفوں کی ترتیب میں بیٹھ گئے اور آخری بیان کا انتظار ہونے لگا۔اسی دوران ایک صاحب نے نعت اور نظم پیش کی۔نظم کا ایک فقرہ کچھ یوں تھا:

اللہ کے رستے میں جو جان لٹاتے ہیں
وہ مرتے نہیں ، مرکر زندہ ہو جاتے ہیں

اس کے بعد طلباء اجتماع اور تقریری مقابلے کا آخری بیان حضرت اقدس مولنا طلحہ السیف صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شروع فرمایا اور ورثۃ الانبیاء کے سامنے ورثۃ الانبیاء کی تصویر کشی فرمائی، ورثۃ الانبیاء کا معنی، منصب اور مقام بیان فرمایا، ورثۃ الانبیاء کے سامنے خود جہاد اور قربانی کا جذبہ بھر دیا، ہمت، خود اعتمادی، سینہ سپر ہو کر کھڑے ہونا، بہادر بن کر زندگی گزارنا اور اپنے نبی اور اسلاف کا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر زندگی گزارنا ہمارے منشور ہونا چاہئے تب ہی علمائے کرام اور طلبہ عظام ورثۃ الانبیاء کے عظیم منصب کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

الغرض ایک ایسا بیان تھا جس نے دلوں میں ہمت، عزائم میں ولولے اور نظریات میں پختگی بھر دی اور دنیا کے ظالم وجابروں کی بے وقعتی اور بے حمیتی طشت از بام کردی۔

اس بیان کے بعد نماز جمعہ اداء کی گئی اور اسی کے ساتھ یہ تقریری مقابلہ اور طلبہ اجتماع کی تقریب اختتام پذیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ شعبہ المرابطون اور جماعت کی تمام محنتوں کو قبول فرمائے ۔آمین

☆......☆......☆

امکان

میرے ہمدم! ایسا بھی تو ممکن ہے
آج کا دشمن کل کا دوست ہو سکتا ہے
دل سے عداوات کے وہ کانٹے خارج کر کے
اپنے من کی کالک بھی وہ دھو سکتا ہے
تیری خوشیوں کے لمحات میں شامل ہو کر
تیرے لئے پھولوں کے ہار پرو سکتا ہے
تجھ پہ جان نچھاور کر سکتا ہے وہ
اس کی گود میں میٹھی نیند تو سو سکتا ہے
تو اس کے اخلاص کو ٹھیس نہ لگنے دینا
ایسا پیارا کسی بہانے کھو سکتا ہے
اچھا نہیں الجھنا کسی بھی انسان سے
کچھ بھی انور کسی وقت بھی ہو سکتا ہے

پروفیسر انور جمیل

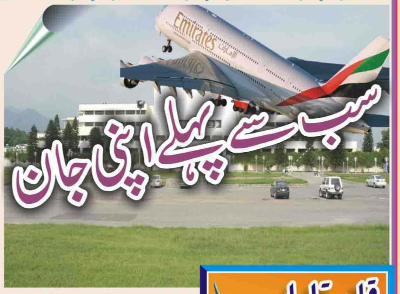

میں ''ڈرتا ورتا'' کسی سے نہیں ہوں... مگر ''کمانڈو'' اتنا بزدل نکلا کہ ''اداکاری'' کے جوہر دکھا کر بیماری کے بہانے ملک سے نکل بھاگا، عدالتیں راہ تکتیں ہی رہ گئیں، ججز پکارتے ہی رہ گئے، عدالتی ہرکارے آوازیں لگاتے رہے کہ ''ملزم پرویز مشرف حاضر ہو''...لیکن لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں علماء اور معصوم بچیوں کا خون بہانے والا...سنگین غداری کا ملزم پرویز مشرف پاکستان کے نظام، پاکستان کے حکمرانوں اور پاکستان کی عدالتوں سے زیادہ طاقتور نکلا...

لال مسجد کو خون میں نہلانے والے نے دبئی پہنچ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ صرف انسانوں کا ہی نہیں بلکہ پاکستان کے ''نظام انصاف'' کا بھی خون میں کرنے میں کسی سے کم نہیں ہے..''سب سے پہلے پاکستان'' کا منافقانہ نعرہ لگانے والا... پاکستان کو مشکل ترین حالات میں چھوڑ کر، ''سب سے پہلے اپنی جان'' بچا کر فرار ہوگیا...

اچھا ہوا کہ رسوا کن ڈکٹیٹر بھاگ گیا... اگر وہ عدالتوں کا سامنا کرتا اور یہ کہہ دیتا کہ ''مرجانا قبول ہے مگر ملک چھوڑنا قبول نہیں''، تو یہ خاکسار جو دس، گیارہ سالوں سے اپنے کالموں میں پرویز مشرف کے خلاف ''منفرد اصطلاحات'' استعمال کرتا آرہا تھا، وہ ساری ہی غلط ثابت ہو جاتیں...اگر وہ بیماری کا ڈرامہ رچا کر نہ بھاگتا تو یہ ثابت ہوتا کہ ''کمانڈو'' بزدل نہیں، بلکہ بہادر ہے، اور وہ واقعی ''ڈرتا، ورتا'' کسی سے نہیں ہے، اس کا سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بھی اخلاص پر مبنی ہے...اسے واقعی یہ دھرتی اور اس ملک کی مٹی اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے..لیکن ''ڈکٹیٹر'' کے فرار نے ہم جیسوں کے سارے کالمز درست ثابت کر دیئے، الوداع پرویز مشرف... الوداع، لیکن یاد رہے کہ کہ صرف دبئی نہیں بلکہ تم دنیا کے آخری کونے میں بھی جا بسو! تب بھی لال مسجد والوں کا خون، جامعہ حفصہؓ کی پاکباز بیٹیوں کی چیخیں، گوانتاناموبے کے قید خانوں میں جرم بے گناہی کی سزائیں کاٹنے والوں کی بددعائیں تمہارا پیچھا کرتی رہیں گی...

تم پاکستان کے ''نظام انصاف'' کا لاشہ تو تڑپا سکتے ہو، پاکستانی عدالتوں سے تو زیادہ طاقتور ہو سکتے ہو، مگر پاک پروردگار کی گرفت سے نہیں بچ سکو گے، مظلوم انسانوں پر ظلم ڈھانے والے کسی بھی دور کے کیوں نہ ہوں... قیامت تک کی ذلت ورسوائی ان کا مقدار بن جایا کرتی ہے، سنگین غداری کے ملزم پرویز مشرف کی بیرون ملک روانگی نے ''شریف برداران'' کی حکومتی رٹ کے بھی ''کس بل'' نکال کر رکھ دیئے... اور یہ ثابت کر دیا کہ وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے بھائی میاں شہباز شریف کا حکومتی ڈنڈا صرف مسجدوں، مدرسوں اور اسلام پسندوں کے لئے ہی مختص ہے...

ان کا قانون صرف مسجدوں کے اسپیکروں تک ہی محدود ہے، ان کی ذمہ داری صرف مغربی ایجنڈے کو آگے بڑھانے تک ہی محدود ہے...جہاد کو کیسے روکنا ہے، بے گناہ کشمیری مجاہدین کو گرفتار کر کے کیسے سزائیں دلوانی ہیں؟ بھارت کو کشمیری مجاہدین کے حملوں سے کیسے محفوظ بنانا ہے؟ بھارت کے ملزموں کو گرفتار کیسے کرنا ہے؟ بس ان کا مشن یہی ہے...

ان کی حکومت کی ساری طاقت جہادیوں، تبلیغی جماعتوں، مدرسوں اور مولویوں کے خلاف ہی وقف ہے، جب نریندر مودی جیسے ظالم دہشتگرد یا پرویز مشرف جیسے سنگین غداری کے ملزم کا سامنا ہو جائے تو ان کی طاقت کا پتہ پانی کی طرح ہو جاتا ہے... پھر ''شیر'' کو گیدڑ بنتے ہوئے دیر نہیں لگتی، لبرل نواز شریف نے...لبرل پرویز مشرف کے ساتھ ایک نیا این آر او کر لیا، مطلب یہ کہ جرم کر کے قانون سے بچنے اور حکمرانوں کا منظور نظر ہونے کیلئے لبرل لادین ہونا ضروری ہے۔ اللہ ان حکمرانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے...(آمین)

پرویز مشرف کی قانون سے ماوراء بیرون ملک روانگی نے اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ پاکستان میں قانون کی حکمرانی پر یقین اسلام پسند زیادہ رکھتے ہیں، مذہبی طبقے ہی آئین اور قانون کا مکمل احترام بھی کرتے ہیں، پاکستان کی اڑسٹھ سالہ تاریخ میں کوئی ایک ایسا واقعہ ثابت کیا جائے کہ جب کسی عالم دین، شیخ الحدیث یا مذہبی طبقے کے کسی نمایاں شخصیت نے قانون کا اس طرح سے مذاق اڑا کر ملک سے فرار ہونا گوارا کیا ہو؟...

یہ کیسے لبرل اور سیکولر ہیں کہ جب نواز شریف پرویز مشرف کے شکنجے میں آئے تو جان بچانے کیلئے معاہدہ کر کے جدہ چلے گئے، جب آصف علی زرداری کی طرف ''قانون'' نے پیش قدمی کی کوشش کی تو موصوف فوج کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی دھمکی دیکر دبئی بھاگ گئے، جب الطاف حسین کو ''قانون'' نے بلایا تو موصوف لندن میں جا چھپے، اور اب جب پرویز مشرف کا عدالتی ٹرائل ہو رہا ہے، اسلام آباد کی ایک عدالت نے غازی عبدالرشید شہیدؒ قتل کیس میں ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر رکھے تھے، بجائے اس کے کہ اسے گرفتار کر کے اسلام آباد کی عدالت میں بھیجا جاتا، الٹا اسے حکومتی حفاظت اور پروٹوکول میں بیرون ملک روانہ کر دیا گیا، پھر یہ حکمران کہتے ہیں کہ ملک میں امن قائم نہیں ہوتا...امن کیسے قائم ہو؟ جب حکمران غداری کے ملزموں کے سہولت کار بن جائیں گے تو پھر ''امن'' اس ملک کیلئے خواب بن جائے گا...

☆......☆......☆

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (16.03.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے خود..حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا..بس یہی ''مقابلہ حسن'' کی بنیاد ہے......اللہ تعالیٰ کا ہر حکم حسین ہے......اللہ تعالیٰ ہی حسن کا خالق ہے......وہ ''الجمیل'' ہے، وہ ''المصور'' ہے، وہ ''جمال'' سے محبت فرماتا ہے......اللہ تعالیٰ ہی ''حسن'' عطاء فرماتا ہے......کفر اور انکار میں کوئی ''حسن'' نہیں، کوئی جمال نہیں......کفار میں نہ جمال ہے نہ حسن...... جہاں حسن وجمال کے خالق پر ایمان نہ ہو وہاں حسن اور جمال کہاں سے آئے گا؟......جس دل میں اللہ نہ ہو اس دل کو کیا پتہ کہ حسن کیا ہے؟ جمال کیا ہے؟......درود وسلام میں اتنا حسن اور اتنا جمال ہے کہ......اس کی ایک جھلک گناہوں کو دھو دیتی ہے...... بدصورتی کو بھگا دیتی ہے......میل کچیل اور گندگی کو دور کر دیتی ہے......اور انسان کو حسن وجمال میں رنگ دیتی ہے......

درود وسلام میں عقیدہ بھی ہے......توحید والا حسین عقیدہ......اور عمل بھی ہے......عشق ووفا والا حسین عمل......درود وسلام میں یاری بھی ہے......حسین یاری......اور تعلق بھی ہے......حسین تعلق......درود وسلام میں رحمت بھی ہے......حسین رحمت......اور مغفرت بھی ہے......حسن مغفرت......درود وسلام میں سیر بھی ہے......حسین سیر......اور پرواز بھی ہے......حسین پرواز......درود وسلام میں نور بھی ہے......ہدایت بھی......روشنی بھی ہے، خوشبو بھی...... پیار بھی ہے محبت بھی...... ترقی بھی ہے حفاظت بھی......عزت بھی ہے لذت بھی......حسن ہی حسن، جمال ہی جمال......آج مغرب سے جمعہ شریف مرحبا......مقابلہ حسن مرحبا

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب

کی تصنیف فرمودہ آیات جہاد کی اولین مستقل تفسیر آن لائن دیکھیے
www.fathuljawwad.com

دیگر کتب اور تقاریر بھی انٹرنیٹ پر ملاحظہ کیجیے
www.rangonoor.com

آپکا ہردلعزیز ہفت روزہ ''القلم'' اب نئے اور خوبصورت انداز میں
www.alqalamonline.com

بچوں کا مقبول عام ماہنامہ ''مسلمان بچے'' پڑھیے
www.musalmanbachay.com

عزت مآب حیادار بہنوں اور بیٹیوں کیلئے ماہنامہ ''بنات عائشہ'' ملاحظہ کیجیے
www.banateayesha.com

دیندار صالح بچوں اور بچیوں کے شرعی طریقے پر نکاح کیلئے
www.ihyaesunnat.com

ہردلعزیز کالم ''رنگ ونور'' اور مرکز عثمانؓ وعلیؓ کا خطبۂ جمعہ آن لائن سنئے
www.rangonoor.com www.alqalamonline.com

موثر انداز میں دعوت جہاد اور جماعتی سرگرمیوں سے آگاہی کے لیے دیکھئے
www.sadaemujahid.com